صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 25 جون 2007 بمطابق 9 جمادی الثانی 1428ھ صبح نو بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہاں خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ہ

قُلۡ أَغَيۡرَ ٱللَّهِ أَبۡغِى رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ ۚ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ إِلَّا عَلَيۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزۡرَ أُخۡرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ فِيهِ تَخۡتَلِفُونَ

(ترجمہ) کہو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہ ہی ہر چیز کا رب ہے۔ ہر شخص جو کچھ کماتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے اس وقت وہ تمہارے اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دیگا۔ وما علینا الا البلاغ ہ

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ شہزادہ گستاسپ خان صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: تھینک یو، سر۔ میں آج مانسہرہ سے متعلق ایک بڑی Important چیز کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں سر۔ کچھ عرصہ پہلے جب Earth-quake ہوا تو نیو بالاکوٹ سٹی بنانے کا ایک منصوبہ آیا جس کیلئے صرف یونین کونسل ڈھوڈیال اور یونین کونسل مغل، دو یونین کونسلز میں ایک وسیع رقبہ حکومت نے Acquire کیا اور میں یہاں یہ کہتا چلوں کہ وہاں بھی جو Existing price of land ہے جو کہ Ground reality کے مطابق ہے، اس سے انحراف کیا گیا ہے اور لوگوں کو اس بارے میں تشویش ہے اور دوسرا یہ کہ وہ لوگ جو ہیں، اب ہمارے ریونیو منسٹر یہاں پر نہیں ہیں لیکن ہمارے بڑے عالم فاضل منسٹر یہاں پر ہمارے سامنے بیٹھے ہیں، سردار ادریس صاحب اور ہزارہ سے ان کا تعلق ہے اور یہ بھی نہیں چاہیں گے کہ ہزارہ میں لوگوں کا استحصال ہو، ان سے زمین بھی لی جائے، انہیں ٹھیک پرائس بھی نہ ملے اور ستم یہ ہے کہ انہیں کاغذات مال بھی نہیں دیئے جاتے اور نہ پٹواری، نہ گرداور، کوئی بھی ان کی شنوائی نہیں کر رہا تو میں کل وہاں پر گیا ہوا تھا تو بہت سارے لوگ مجھ سے ملے۔ یہ بکریال، ڈھوڈیال، المثال، ملتال کے لوگ مجھ سے ملے اور مجھے بتایا کہ ہماری نہ پٹواری سنتا ہے، نہ گرداور سنتا ہے۔ ہمیں یہ بھی نہیں بتایا جا رہا تھا کہ ہمارے حقوق کیا ہیں اس میں، نہ ہمیں فرد دیئے جا رہے ہیں۔ تو دوسرا سر، اب چونکہ ہزاروں کنال رقبہ وہ ان دو یونین کونسلوں سے لے رہے ہیں جس سے ان یونین کونسلز کا وجود بھی ختم ہو جائے گا۔ اب وہاں پر یونیورسٹی کا ایک سلسلہ چل نکلا ہے کہ پہلے ان لوگوں سے لینڈ لی تھی، اب دو ہزار کنال Irrigated land یونیورسٹی کیلئے لی جا رہی ہے۔ سر! ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ یونیورسٹی میں توسیع ہو لیکن موجودہ رقبہ جو یونیورسٹی کا ہے، وہ سارا Constructed نہیں ہے اور اسی میں ساری یونیورسٹی کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے اور اگر انہیں رقبہ درکار ہے تو Jaba sheep farm، جو ایک Abundant Sheep Farm ہے اور ہزاروں کنال رقبہ اس کے نزدیک ہی فالتو پڑا ہوا ہے اور سرکاری رقبہ ہے تو اسے وہ Acquire کریں، نہ کہ لوگوں کو Displace کریں اور اس سلسلے میں سر، میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤنگا کہ ہمارے لوگوں کیساتھ ایک تو

زلزلہ۔۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ سپیکر صاحب! شہزادہ صاحب بہت اہم بات پیش کر رہے ہیں لیکن کورم پورا نہیں ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میرے خیال میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میرے خیال میں انہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: Concerned Minister بھی نہیں ہیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بات پوری کرنے دیں تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میرے خیال میں انہیں تھوڑا سا برداشت کرنا چاہیئے کیونکہ یہ ہزارہ کے بہت لوگوں کا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: نہیں برداشت کرنے کی بات نہیں ہے۔ آپ کن کو مخاطب کر رہے ہیں؟ چیف منسٹر نہیں ہیں، اور منسٹرز نہیں ہیں، ایک وزیر اطلاعات ہیں اور دوسرے لوکل گورنمنٹ کے۔۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں، Sir, Cabinet is collectively responsible اور۔۔۔

جناب پیر محمد خان: اور آرٹیکل 55،۔۔۔۔۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): یہ آپ کا شانگلہ کا مسئلہ ہوتا تو آپ کبھی بھی اسطرح نہ اٹھتے۔ یہ ہزارہ کے، ہم لوگوں کا مسئلہ ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یہی میں بتا رہا ہوں کہ ہزارہ کیساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ یہ تو برداشت کریں ناں، یہ آدھے اپوزیشن میں ہیں اور آدھے گورنمنٹ میں بھی ہیں۔ میں یہاں صرف آپ کو گورنمنٹ کا۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: کورم پورا نہیں ہے۔ جب آئین کے مطابق اجلاس ہے نہیں تو کسطرح وہ بول سکتے

ہیں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! اب انہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے تو۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: نہیں، تکلیف نہیں، میں آئین کی بات کر رہا ہوں، اسی کتاب کی بات کر رہا ہوں۔ اس طرح آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ آپ کی۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: آپ بھی Constitution کے تحت چلیں گے اور ہم بھی چلیں گے، سب چلیں گے۔۔۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں سر، یہ۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو بات پوری کرنے دیں، پھر فیصلہ کرینگے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: ذرا گزارہ کر لیں۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: سر! یہ Illegal بات کر رہے ہیں۔ جب بات Illegal کر رہے ہیں تو کیسے پوری کرنے دینگے؟

جناب سپیکر: ان کو تھوڑا۔۔۔

جناب پیر محمد خان: آئین کے مطابق کورم پورا نہیں ہے تو ان کو ابھی بولنا نہیں چاہیئے۔ کورم پورا ہو تب۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! پیر محمد صاحب ہمارے ایک اچھے تکڑے پارلیمنٹرین ہیں، انہیں یہ بات ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔ دو منٹ کیلئے Bell بجائی جائے۔

(اس مرحلے پر دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: یہ صورتحال ہے۔ اجلاس کو تیس منٹ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(ایوان کی کارروائی کورم پورا نہ ہونے کی بناء پر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات) :جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب! لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو نکتہ اٹھایا ہے------

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں نے بات Complete نہیں کی ہے----

جناب سپیکر: Complete ہوا ہے، وہ سمجھ گئے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ بڑا ضروری ہے۔ میں یہ بتا رہا تھا کہ ایگریکلچرل لینڈ کے بارے میں یہ ہے کہ یہ سینیئر ممبر کالیٹر ہے کہ "It has been brought to the notice of the Chief Secretarythat in Charsadda, Mardan and other Districts of the Province, prime agriculture land is being acquired by the Revenue Department on behalf of various Federal and Provincial Government agencies.This must be stopped because Government have already prohibited the acquisition of the agricultural land for building construction. Even in the case of road construction great care should be taken to ensure that good agricultural land should not be acquired. Rules and orders of the Government already exist on the subject, which need to be implemented by all the districts and sub divisional offices. سر! اب یہاں پر ایک جگہ ایک ہے، دوسری جگہ دوسری ہے۔ تو میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ڈھوڈیال، بکریال اور مومن میں اگر یہ لینڈ لے لی گئی تو یہ لوگ بالکل بے سر و سامان ہو جائیں گے کہ ایگریکلچرل لینڈ بھی جائے گی، مکانات بھی جائیں گے اور یہ بے دست و پا ہونگے۔ میری گزارش ہے کہ Jaba Sheeps farm کو یہ لے لیں، وہاں پر چند ایک Sheeps ہیں اور اس کی کوئی یوٹیلٹی نہیں ہے اور گورنمنٹ لینڈ ہے، پیسوں کی بھی بچت ہو گی اور دوسرا سر، یہ کہ جب تک یونیورسٹی حکام کے ساتھ، مالکان اراضیات اور پراونشل گورنمنٹ، اصل میں Law and order

situation create ہوتی ہے تو پراونشل گورنمنٹ ذمہ دار ہوتی ہے، تو وہاں پر یہ ایشو بڑا گرم ہوا ہے تو یہ سر بڑا سخت اعتماد۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ جسطرح سے آنریبل ممبر نے، اپوزیشن لیڈر نے جو نکتہ اٹھایا ہے کہ وہاں دو یونین کونسلز کے حوالے سے لوگوں کے اندر وہاں پر بے چینی اور بد دلی پائی جاتی ہے، میں نے ان کے ساتھ بات بھی کی ہے اور میرے سیکرٹری ریونیو بورڈ بھی آئے ہوئے ہیں، میں نے ان سے بھی بات کی ہے کہ پہلی تاریخ کے بعد، اجلاس ختم ہونے کے بعد میں اور معزز ممبر، اپوزیشن لیڈر، ان کو ساتھ لے جاکر اس مسئلے کو ہم نے Settle کرنا ہے کہ اس کی قیمت کا کم از کم صحیح تعین ہونا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یہ اس وقت تک جب تک بات چیت نہیں ہوتی، یہ بند ہو Process۔۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: ٹھیک ہے جی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یونیورسٹی کے حوالے صوبائی گورنمنٹ نے باقاعدہ لینڈ رولز پلاننگ ڈیپارٹمنٹ قائم کیا ہے اور اس کو اس وقت تک ہم سٹاپ کرتے ہیں کہ پہلی تاریخ کے بعد ہم جائیں گے اور اس کو ہم Realistic approach کرینگے اور وہاں پر جو دوسرے لوکل گورنمنٹ کے منتخب نمائندے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر ہم اس مسئلے کو انشاء اللہ تعالیٰ Settle کرینگے اور In the mean time اس کو سٹاپ کرتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواست موصول ہوئی ہیں، وہ میں بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی ہیں: جناب نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب، ایم پی اے، آج سے 27 تاریخ تک کیلئے، جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے، جناب سعید گل

صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے، محترمہ یاسمین خالد صاحبہ، ایم پی اے، آج کیلئے، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے، Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: The leave is granted. On behalf of Minister for Law and Parliamentary Affairs, NWFP, the honourable Minister for Information to please move his Demand No.1. Honourable Minister for Information.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں On behalf of وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور شمال مغربی سرحدی صوبہ، تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 49,358,000 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2008ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

جناب سپیکر: نہیں، ٹوٹل ڈیمانڈ سارا 15,38,58,000 ہے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، ڈیمانڈ تو یہ کریں نا، ہاؤس تو Approve کرے گا سارا۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): یہ تو Partially اس کے ساتھ ساتھ مانگ رہا ہے نا، یہ اس کے آگے دوسری ڈیمانڈ آ رہی ہے سپیکر صاحب، اس کے ساتھ۔

جناب سپیکر: ہاں!

وزیر بلدیات: اس کے ساتھ دوسری آ رہی ہے الگ، دوسری آ رہی ہے۔

جناب سپیکر: یہاں تو۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! یہاں پر جو بک ملی ہے، اس میں ڈیمانڈ نمبر 1 جو ہے، وہ تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 1 ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: سارا ڈیمانڈ نمبر 1، Totally لے لیں نا۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں، ڈیمانڈ نمبر 1 ہے نا، ڈیمانڈ نمبر 1 کی Total amount ہے نا؟

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! ټوټل هم هغه چه کوم موږ سره په دغه باندے وه نو دا ټوټل دے۔

جناب سپیکر: تا سره دا کتاب شته؟

وزیر اطلاعات: سر! بالکل۔

جناب سپیکر: دا ټوټل ته اوګوره، ډیمانډ نمبر 1 د Page 1 نا تر 21 پورے اوګوره۔

وزیر اطلاعات: صحیح ده۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب! اگر یہ ہاؤس سے Approve کرانا چاہتے ہیں تو پھر سارا ڈیمانڈ Approve کرائیں گے نا۔ ہاؤس میں تو دوسرا ڈیمانڈ ہے ہی نہیں، ایک ہی ڈیمانڈ ہے۔

وزیر اطلاعات: دے کښ ډیمانډ نمبر 1 هم دغه دے۔

جناب عبدالاکبر خان: هغے بیا تهیک ده، Charge expenditure او Voted expenditure ځان له دی۔

جناب سپیکر: دے کښ Voted دے کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کولے شی بالکل۔

وزیر اطلاعات: اسمبلی سیکرټریټ ته، چه کوم تاسو ته موږ بله ورځ په ټیبل باندے راکړے دے، تاسو که هغه اوګورئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Jee, since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No.1, therefore the ……………

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے اس پر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ اس ہاؤس میں اس اسمبلی کی ڈیمانڈ پر کوئی کٹ موشن ہم نے نہیں دی تو اس کی بھی کچھ وجہ ہے۔ جناب سپیکر! اگر میں یہاں پر آپ کے سیکرٹریٹ کی اور آپ کی تعریف نہ کروں تو میرے خیال میں یہ زیادتی ہو گی کیونکہ ہمیں جو کتاب دی گئی ہے، آپ اس میں دیکھیں تقریباً 100 percent جو ڈیمانڈز ہیں اس اسمبلی کے علاوہ، ان میں Revised estimate بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اگر اس اسمبلی نے پچھلے سال ان کو دس کروڑ روپے دیئے تھے تو انہوں نے دس کی بجائے بارہ کروڑ روپے، پندرہ کروڑ روپے، بیس کروڑ روپے خرچ کئے ہیں یعنی یہاں تک کہ ڈبل، ڈبل خرچ ہوئے اور وہ آپ کی صرف واحد پراونشل اسمبلی ہے کہ جس کو ساڑھے پندرہ کروڑ روپے پچھلے سال اس ہاؤس نے دیئے تھے اور اس کے باوجود کہ پندرہ پرسنٹ Increase بھی Salaries میں ہوئی، انہوں نے چودہ کروڑ روپے خرچ کر دیئے یعنی ڈیڑھ کروڑ روپے کی بچت کی جو کہ ان کو Already allotted ہیں، جو کہ Already ان کو دیے گئے تھے، باقی آپ اگر دیکھیں تو میں ایک ایک کا نام تو نہیں لونگا لیکن ہر ایک نے جب اوریجنل ایک ہے اور Revised میں وہ بڑھ گیا ہے لیکن واحد پراونشل اسمبلی ہے کہ جسے جو بجٹ دیا گیا ہے، جو Approved بجٹ ہے، جو ان کو دیا گیا ہے، اس میں بھی ڈیڑھ کروڑ روپے کی بچت کر کے خزانے میں جمع کر دیا ہے تو میں اس پر تعریف کرتا ہوں اس سیکرٹریٹ کا۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔ میں تو اس پر Contradict کرتا ہوں۔ یہ تعریف کرتے ہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے ملک میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، یہ وکلاء صاحبان جو تحریک چلا رہے ہیں ڈکٹیٹرشپ کے خلاف، ملک میں جمہوریت کے حق کیلئے اور ہمارے آئین اور قانون کی بالادستی کیلئے تو ہمارے تقریباً تمیں اس صوبے میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشنز ہیں تو

چاہیئے یہ کہ یہ جو پیسے ان کے پاس پڑے ہیں یا نہیں ہیں یا اس میں بھی اگر ایسا کریں کہ جن وکلاء صاحبان نے Recently اپنا ٹائم دیا ہے اور اپنے ملک کیلئے اور جمہوریت کیلئے جدوجہد کی ہے، چاہیئے کہ پانچ، پانچ لاکھ روپے ہر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کو دیں اور پچاس لاکھ روپے ہائیکورٹ بار کو دیں تاکہ یہ لاء منسٹر صاحب جو ہیں، ان کی بھی، ہماری بھی اور ہماری حکومت کی بھی Contribution اس میں ہو اور اس کے ساتھ سپیکر صاحب، یہ جو انہوں نے صنعت، انڈسٹریز کے بارے میں بات کی ہے، اس سلسلے میں میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے یہ انڈسٹریز میں اتنے پیسے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر خان! یہ جب کٹ موشنز آئیں گی انڈسٹری کے۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: نہیں، یہ دیکھیں۔۔۔۔

<u>وزیر بلدیات</u>: صوبائی اسمبلی کا یہ ہے، اس میں تو صوبائی اسمبلی سے اوپر ہم نہیں دے سکتے نا، آپ دوسرے وہ جو اس میں آئے اس پر آپ بات کر کے تجویز پیش کریں۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: نہیں، میں عرض یہ کر رہا ہوں جیسے انہوں نے کہا ہے ڈیڑھ کروڑ آپ نے بچایا ہے تو بچائے ہوئے۔۔۔۔۔۔

<u>وزیر بلدیات</u>: نہیں، اس سے نہیں، صوبائی اسمبلی کے اخراجات سے، آپ سمجھے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: میری ریکویسٹ ہے کہ جو پیسے یہ مانگ رہے ہیں ہم سے، ان پیسوں سے ان کو بھی Accommodate کیا جائے۔

<u>وزیر بلدیات</u>: نہیں، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب! ان کا موقف یہ ہے کہ پراونشل اسمبلی سیکرٹریٹ اور آپ لوگوں نے، میں نے نہیں، آپ لوگوں کی کفایت شعاری کی وجہ سے ڈیڑھ کروڑ روپے اس ایوان نے بچائے ہیں، باقی جتنے بھی محکمہ جات ہیں، ان کے اخراجات پندرہ، بیس اور تیس فیصد بڑھے ہیں۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: میری Contention یہی ہے کہ جو ہمارے پیسے اگر انہوں نے بچائے ہیں تو

مہربانی کرکے اگلے سال میں یہ جو اپنے بجٹ میں پیسے مانگ رہے ہیں، یہ ہماری ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشنز اور ہائیکورٹ کو بھی پانچ، پانچ لاکھ روپے دیں تو میرے خیال میں سارا دو کروڑ روپیہ خرچ ہوگا تو اس سے وکلا صاحبان کو بھی سہولت ہوگی۔

Mr. Speaker: Since no cut motion ----

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں یہ تجویز پیش کرونگا کہ یہ بات جب ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کا ڈیمانڈ آجائے، اسی میں یہ بشیر خان، یہ تو صرف پراونشل اسمبلی کا Specific --------

جناب بشیر احمد بلور: میں اس پر اعتراض نہیں کرتا، انہوں نے ٹھیک کیا ہے مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو ڈیمانڈ ہم سے پاس کرا رہے ہیں تو اس میں ان کو بھی Accommodate کریں۔

Mr. Speaker: Since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No.1, therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it, may say ‘yes’

And those against it, may say ’No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 2. On behalf of Minister for Law and Parliamentay Affairs, the honourable Minister for Information, NWFP, to please move his Demand No. 2. Honourable Minister for Information, please.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 615,052,000 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2008ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is

“that a sum not exceeding Rs.615,052,000 only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of General Administration".

Cut motions on Demand No. 2. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں پانچ کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 5 crore only. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his cut motion on demand No. 2.

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! میں ڈیمانڈ نمبر 2 میں تین کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 3 crore only. Mr. Ikramullah Shahid, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. It lapses. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, please.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زہ د ایک سو گیارہ روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 111 only. Mr. Saeed Gul, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. It lapses. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Lapsed. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Lapsed. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 100 only. Mst. Nighat Yasmin Orakzai,

MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں اس پر ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 100 only. Syed Murid Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Lapsed. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA to please move her cut motion on Demand No. 2. Lapsed. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Lapsed. Mr. Abdul Akbar Khan…………

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! هغه بله ورځ آنریبل ممبرز پراونشل اسمبلی دوئ په ریکوئسټ باندے مونږ د Saturday چه کوم سیشن وو، هغه چهټی کړے وه او دا هم یو Consensus develop شوے وو چه بعض محکمو باندے به زمونږه چه کوم ملګری دی، هغوی به خپل کټ موشنز پیش کړی او بعضے به Withdraw کړی نو ما هغوی سره په هغه ټائم چه کوم زمونږ یوه ورځ Lapse شوے دےنو دے دوه ورځو کښې به مونږ Cover کړو ځکه چه Demands for grant ډیر زیات دی، کټ موشنز هم زمونږ د آنریبل ممبرز ډیر زیات دی نو ستاسو په وساطت سره زه دوئ ته ریکویسټ کوم چه اوس زمونږ اپوزیشن لیډرز دی، ممبرز دی او ملګری دی چه هغوی دا خپل-----

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دا چه کوم Important cut motions دی، دے باندے به خا مخا خبره کوؤ-----------

جناب سپیکر: جی، مسٹر عبدالاکبر خان، ایم پی اے۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ باقی ڈیمانڈز کی

طرح یہ بھی ایک انتہائی اہم ڈیمانڈ ہے اور جسطرح میں نے شروع میں کہا جناب سپیکر، کہ جب اس صوبے کی Highiet posts ہیں یعنی گورنر، چیف منسٹر، منسٹرز، اگر وہ Financial discipline نہیں رکھ سکتے، اگر وہ جو چیز مانگتے ہیں، فنانس ان کو دیتا ہے اور اس کے باوجود بھی کہ ان کی مرضی کا پیسہ ان کو ملتا ہے، اسی پر بھی وہ تقریباً increase % 50 کر جاتے ہیں جناب سپیکر، تو اس غریب صوبے کی کیا حالت ہوگی؟ آپ جناب سپیکر، اس میں دیکھیں کہ گورنر ہاؤس کے جو اخراجات تھے، ان کیلئے تین کروڑ، تیرہ لاکھ روپے رکھے گئے جبکہ انہوں نے خرچ کئے پانچ کروڑ، دس لاکھ، اب میں نہیں سمجھتا کہ جناب سپیکر، اتنی Increase کہ تین کی بجائے پانچ کروڑ روپے، Almost تقریباً ڈبل خرچہ کر دیا ہے۔ اب اس میں اگر میں Detail میں جاؤں تو صرف بجلی کا پینتیس لاکھ کی بجائے انہوں نے پچاس لاکھ روپے بجلی کا خرچ گورنر ہاؤس میں کر دیا۔ اس طرح جناب سپیکر، ٹیلیفون کیلئے گیارہ لاکھ روپے یعنی ایک لاکھ روپے مہینہ رکھے گئے تھے لیکن ایک لاکھ روپے مہینہ پر گورنر ہاؤس کا گزارہ نہ ہو سکا اور گورنر ہاؤس نے پچیس لاکھ روپے ٹیلیفون پر خرچ کئے، یعنی مطلب ہے کہ وہ More than double ہے۔ اب اگر ایک ایک یوٹیلٹی پر آپ ڈبل، ڈبل خرچ کرتے ہیں تو وہ پیسہ تو اس خزانے سے جاتا ہے۔ اسی طرح جناب سپیکر، اگر آپ چیف منسٹر کا لے لیں تو چیف منسٹر سیکرٹریٹ کیلئے چھ کروڑ انہتر لاکھ روپے پچھلے سال رکھے گئے تھے، اب چھ کروڑ، انہتر لاکھ کی بجائے انہوں آٹھ کروڑ، تہتر لاکھ روپے خرچ کر دیئے یعنی دو کروڑ روپے زیادہ، More then twenty five percent زیادہ اور پھر اگر میں ان یوٹیلٹی میں جاؤں، دوسری بات میں نہیں سمجھ سکا جناب سپیکر، کہ یہاں پر لکھا ہے کہ چیف منسٹر کی Pay دو لاکھ، باون ہزار ہے لیکن Actual میں وہ چار لاکھ ہے یعنی Increase in pay of Chief Minister کہاں سے آ گیا؟ ہاں اگر وہ % 15 جو ہمیں نہیں مل رہا ہے، % 15 تو گورنمنٹ ایمپلائز کو ملتا ہے، نہیں میرا مطلب ہے کہ گورنمنٹ ایمپلائز کیلئے ہے وہ Increase % 15، یہاں پر یہ 100 increase % اس کی تنخواہ میں کہاں سے آ گیا؟ اور پھر میں وہ بات نہیں کرتا کہ Discretionary grant میں جو اتنی زیادہ Increase کرا دی گئی ہے، ان کیلئے جو رکھے گئے تھے، جو ان کو ملنا ہے تو اسی

طرح پھر جناب سپیکر، اگر آپ ذرا ٹیلیفون کے لے لیں تو آپ دیکھیں جناب سپیکر، کہ 17 لاکھ روپے ان کے ٹیلیفون کیلئے رکھے گئے لیکن ان کے سیکرٹریٹ نے 44 لاکھ روپے کے ٹیلیفون کر دیئے، اب چار لاکھ روپے مہینہ ٹیلیفون کا بل، جناب سپیکر، اس غریب صوبے کا کیا ہوگا؟ اگر واقعی ان کو 44 لاکھ کی ضرورت تھی تو 44 لاکھ رکھ لئے جاتے لیکن رکھے 17 لاکھ اور خرچ انہوں نے کیا 44 لاکھ اور آئندہ سال کیلئے 18 لاکھ، اب ہم یہ نہیں سمجھتے، یہ بھی ایک مذاق ہے کہ جب ہم بجٹ کی کتابیں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلاں سیکرٹریٹ کیلئے 18 لاکھ روپے، جس طرح میں نے شروع میں عرض کیا کہ جب وہ ڈیپارٹمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھتا ہے، Reconcile کرتا ہے۔ بجٹ سے پہلے اور پھر انکے ڈیمانڈ کے مطابق پیسے رکھے جاتے ہیں لیکن اگر انکے ڈیمانڈ پر پیسے جو رکھے جاتے ہیں، ان میں بھی ہر ایک یوٹیلٹی بلز میں اگر increase 100% ہو اور چھ کروڑ کی بجائے آٹھ کروڑ روپے کا خرچہ ہو تو جناب سپیکر، اس صوبے کا کیا ہوگا؟ اگر ہم Financial control اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے، ٹھیک ہے اگر چیف منسٹر کو آٹھ کروڑ کی ضرورت تھی تو آٹھ کروڑ رکھے جاتے۔ اسی طرح جناب سپیکر، اگر آپ منسٹرز کا بھی لے لیں۔ اب جناب سپیکر، Entertainment کی میں بات کرتا ہوں کہ چیف منسٹر کی Entertainment کیلئے 44 لاکھ روپے رکھے گئے تھے لیکن 91 لاکھ روپے صرف Entertainment پر خرچہ ہو گیا، جناب سپیکر، Entertainment پر 91 لاکھ روپے! (قہقہہ)

اب جناب سپیکر، یہ اتنی Wastage اور اتنی زیادتی؟ ہم اگر پھر کہتے ہیں کہ جی Special assistance کیلئے 90 لاکھ روپے رکھے گئے تھے اور انہوں نے ایک کروڑ تیرہ، لاکھ روپے Special assistance میں جناب سپیکر، خرچ کر دیئے تو میں نہیں سمجھتا کہ جب ایک طرف آپ کی پراونشل اسمبلی ڈیڑھ کروڑ روپے کی بچت کرتی ہے اور دوسری طرف جو ہے ناں وہ سیکرٹریٹ، جہاں پر Highiest executive offices ہیں، گورنر ہاؤس ہے، چیف منسٹرز سیکرٹریٹ ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ بھی کچھ کفایت شعاری سے کام لیتے اور چھ کروڑ کی بجائے پانچ کروڑ روپے خرچ کرتے لیکن انہوں نے چھ کروڑ کی بجائے آٹھ کروڑ اور گورنر ہاؤس نے تین کروڑ کی بجائے پانچ کروڑ روپے خرچ کئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

اس کیلئے کوئی Justificationان کے پاس نہیں ہے۔اسلئے میری یہ تجویز ہے کہ جو میں نے پانچ کروڑ کی کٹ موشن پیش کی ہے، اس کو یہ ہاؤس منظور کرلے تو مہربانی ہوگی۔
(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! عبدالاکبر خان خبرے اوکړے ، زیات تفصیل کښې خو نه ځمه خو دا چونکه-------

جناب سپیکر: چه په تفصیل کښې نه ځے نو کښینه کنه------

جناب پیر محمد خان: نه لږه دا خبره کومه--------

جناب سپیکر: د دے نه زیات تفصیل نه شی کولے۔

جناب پیر محمد خان: چه په دے کښې په گفتنونو باندے څومره خرچه شوی ده؟ او په دے کښې سرپلس کسان دی، سرپلس، چه دوئ نوی پوستونه غواړی، هغه سرپلس ناست دی غریبانان، هغوی ته تنخواه خو ځی نو هغوی ولے نه په دے ځایونو باندے په ځائے کوی؟ په 46 صفحه باندے تاسو اوگوری جی چه په دے کښې د سرپلس کسانانو د پاره دوئ ډیمانډز نمبر 42028, 4150, 4157, 4764 کړی دی، چه په لکھونو روپئ زمونږه د میاشتے میاشتے ځی او خرچ کیږی په پوستونو او ډیوټی د هغوی نه وی، سرپلس وی، په هغه ځایونو باندے دا کسان دوئ لگوی ولے نه چه خپله ډیوټی صحیح اوکړی؟ بیا د چیف منسټر په سیکرټریټ باندے عبدالاکبر خان چه اووئیل تقریباً دوه کروړه روپئ اضافی خرچه شوے ده او د منسټرانو په سیکرټریټ باندے هم تقریباً دوه کروړه روپئ اضافی خرچه شوے ده نو دا خو د فقیرانو حکومت دے نو پکار خو دا وه چه کم شوے وے لکه عبدالاکبر خان چه مثال پیش کړو چه زمونږه اسمبلی چه دا ځان له

لویه اداره ده، تقریباً څه د پاسه چارسو په دے کښې ملازمین دی او ایک سو چوبیس پکښې ممبران دی نو چه دا اسمبلی یو نیم کروړ روپئ بچت کوی او هلته دوه کروړه روپئ زمونږه یو یو سیکرټریټ خساره کوی نو دا خو بے انصافی ده۔ څنګه چه دلته کفایت شعاری کیدے شی نو ولے هلته کښې نه شی کیدے ؟ نو هلته کښې دوئ کفایت شعاری نه ده کړے بلکه الټا ئے زیاته خرچه راوستے ده۔ د انټی کرپشن محکمے د پاره تین کروړ، سوله لاکھ روپئ، نو دا خو انټی کرپشن نه ده، ملټی کرپشن ده۔ دا خو د ټولو نه بیا پیسے اخلی، دوئ خو د هرے محکمے نه رشوتونه اخلی، دوئ د ایجوکیشن نه رشوتونه اخلی، دوئ د هلیتھ نه رشوتونه اخلی، دوئ د سی این ډبلیو نه رشوتونه اخلی، دا خو د سره دے محکمے ته هډو ضرورت نشته دے۔ په دے باندے عبث پیسے چه لګی، د دے په ځائے که د پولیس تعداد لږ سوا شوی او دا پیسے هغوی ته اوځی، دا به زیاته ښه وی په ځائے د دے چه دوئ دا هم د محکمو نه اخلی او هم ورته زمونږه د بجټ نه پیسے ځی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پیر محمد خان: په دے کښې د فقیرانو حکومت دے خو تاسو چه په هره صفحه باندے ګورئ نو فرنیچرے اغستے کیږی، په هره صفحه او په هره صفحه چه تاسو ګورئ نو مشینری، ګاډی اغستلے کیږی۔۔۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ آپ دس دفعہ یہ دہرا چکے ہیں، اگر کوئی نئی بات ہے تو کر لیں ورنہ بات تو آپ نے کر لی ہے۔

جناب پیر محمد خان: نوئ ګاډی وائی نه اخلو او په ګاډو باقاعده ښه په دے بجټ کښې، هم دا کتاب دے، په دے کښې دوئ هغه خرڅه پرے راوستے ده نو اوس په دے باندے نه پوهیږوچه دا بیا د ګیس خرڅه، بیا د بجلئ خرچه، بیا د بجلئ خرچه،

بیا Hot and cold weather charges نو د دے څه مطلب دے چه په یو ځائے کښ د بجلئ خرچه د ه ، بل ځائے کښ د گیس خرچه د ه ، بل ځائے کښ هم د بجلئ خرچه د ه ، بل ځائے کښ بیا ,Hot cold weather د اپکښ څه بل څه شے دے ؟ هم د غه د بجلئ ، د غه د گیس خرچے دی نو چه د هغے په یوځائے کښ بل ورکوی په یو رنگ کښ ،بل ځائے کښ په دے کښ بیاجداپکښ ورکوی۔ نوداپه کروړونو روپئ زمونږه اوداپه یو ډیپارټمنټ کښ نه ، دا تاسوچه گورئ ، په Page 49 باندے گورئ اوداسے د دے هر Page چه گورئ نوداچارجز پکښ راغلی دی۔بیادے کښ گورئ جی دا میډیکل ،یوکروړ روپئ په یوځائے کښ میډیکل دے ، بیامیډیکل ته گورئ ،چه په هر Pageباندے گورئ نو میډیکل پکښ شته۔ اوس په دے باندے نه پوهیږو چه دا څوک څوک دومره میډیکلے جوړوی او څوک ئے اخلی؟ دامشینری،چیف منسټرسپیشل،دوه نیم کروړه روپئ دهغے دی،داخدائے خبرچه په سپیشل کښ هغه څه ډیوټی راځی؟ په ډیر ځایونو کښ خو ما ډیر لږ مختصر پوائنټ راچت کړی دی۔ما وئیل چه یره که وخت کم وی -----

جناب سپیکر: ورک شوی دی درنه جوړے ؟

جناب پیر محمد خان: نه دا پاڼړے پکښ خو ما ډیرے ماتے کړے وے خو زه ئے شارټ کومه۔ ټرانسپورټ ، دا تاسو گورئ جی په Page 64باندے گورئ ټرانسپورټ دے ، بیا لاندے گورئ نو فرنیچر او --------

جناب سپیکر: پروسکال خو د د بل چا نه شے وهلے وو۔

جناب پیر محمد خان: فرنیچر دے ، بیا فرنیچر دے ، بیا ټرانسپورټ دے ----

(تالیاں)

جناب سپیکر: پروسکال ئے ټول د عبدالاکبر خان تقریر کړے وو۔

جناب پیر محمد خان: دا گورئ سپیکر صاحب، په دے کښ 09001 A بیا001 ټرانسپورټ دوه ځایه، بیا ورپسے لاندے گورئ فرنیچر، A09701، بیا001، بیا فرینچر، بیا فرنیچر، بیا A13001 ټرانسپورټ، بیا مشینری گورئ، فرنیچر گورئ، دا خو د فقیرانو حکومت دے چه دا فرنیچرے، دا ټرانسپورټے، دا مونږه گورو نو زما خیال دے چه دومره خرچه خو به مخکښے چرته نه وه شوے-------

محترمه نگهت یاسمین اورکزئ: جناب سپیکر صاحب! د پورا کتاب په ځائے چه په دوه لفظونو کښ خبره اوکړی چه څه وئیل غواړی، هغه به--------

جناب پیر محمد خان: جناب سپییکر! بیا تاسو میډیکل ته گورئ جی، په دے کښ بیا نو کروړ روپئ دی--------

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! یہ کتاب سب کے پاس ہے، سب کو یہ پتہ ہے-یہ صرف پوائنٹ بتادیں- یہ اگر کتاب پوری پڑھ کر سنائیں گے تو یہ تو شام تک تو صرف یہ ایک ڈیمانڈ نمٹ جائیگا-

جناب پیر محمد خان: یہ منسٹر مجھے یہ وضاحت کریں-----

جناب کاشف اعظم (وزیر برائے بہبود خواتین): هسے جناب سپیکر، یو سیکنډ جی، زمونږه دا غلطی دومره وړے دی کنه چه ده ته د Magnifying glass حاجت پریوتو او د زړو حکومتونو غلطئ او گناهونه دومره غټے وے چه خلقو ته به د ورځے د نمر په شان ښکاریدے-

جناب پیر محمد خان: د منسټرانو په سیکرټریټ دوه کروړه اضافی خرچه راغلے ده او د چیف منسټر په هغه هم، دوئ د د دے وضاحت اوکړی چه دا خرچه دوئ په څه چل کړے ده چه اضافی خرچه ئے په څه څیز باندے راوستے ده؟ د دے لږ وضاحت پکار دے- په دے کښ دا د بجلئ بلونه، د گیس بلونه چه درے څلور ځائے په یو دغه کښ راغلی دی----------

جناب سپیکر: ستا د دے ټول تقریر خلاصه دا ده چه درے کروړه روپئ د د دے ډیمانډ نه کټ کړے شی۔

جناب پیر محمد خان: دا زیاتے خرچ شوی دی۔

جناب سپیکر: ښه بس کښینه۔ بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب! په دے باندےخو تفصیلی خبرے اوشوے خو زه به صرف دا عرض اوکړم چه تاسو اوګورئ چه91لاکھ روپئ د چیف منسټر هاؤس خرچه کیږی دEntertainment دپاره نو چه تاسو حساب اوکړئ نو تقریباً تیس هزار روپئ Daily، نو دا په کوم دنیا کښ ده؟ غریبانان خلق د لوږے نه مړه کیږی، نن د خلقو دا حال دے چه روټئ نه پیدا کیږی او دا نوے لاکھ روپئ تاسو په یو کال کښ په خپل Entertainment باندے خرچه کوئ۔ سپیکر صاحب! د بجلئ بل دوه کروړه روپئ یا چه څومره دوئ غواړی، دومره زیاتے پیسے د څه د پاره دوئ اخلی؟ سپیکر صاحب! یو خو غیر Elected خلقو ته، مشیر وغیره ته موټرے ملاؤ شوی دی، د هغوی پیټرول د حکومت په خزانه باندے راځی، داکوم خلق چه ایم پی اے صاحبان دی، دوئ ته ګاډی ملاؤ شوی دی، هغه هم غیر آئینی طور باندے، دا په هیڅ رولز کښ نشته دے چه ایم پی اے ته ګاډے ملاؤ شی، د هغوی ټول اخراجات دے کښ دی۔ سپیکر صاحب! د اتلس وزیران دوئ ډیمانډ کوی، په هغه اتلس وزیرانو کښ دوه وزیرانو صاحبانو استعفے هم ورکړے دی، د هغوی ټول سټاف هم هغه شانتے اتلس دی، دے کښ شته دے، تاسو ګورئ۔ اتلس چه هغه کوم پرائیویټ سیکرټریان دی، هم هغه شانتے دی۔ پکار دی چه هغه بل ډیپارټمنټ ته ورکړی چه د هغوی پیسے خو بچ شی۔خو سپیکر صاحب، هډو څوک پرواه نه ساتی چه دا پیسه د قام پیسه ده او پکار ده چه مونږه خپل اخراجات کم کړو۔

سپیکر صاحب! نوی نوی ګاډئ، تاسو نن زمونږه د چیف منسټر صاحب ګاډے اوګورئ، ما خو پرون اوکتو، زماخیال دے چه زمونږه په صوبه کښې خو چا سره دومره لوئے ګاډے نشته دے۔ زمونږه عاجزه او غریب صوبه ده، زمونږه د غریبانانو حکومت دے، مونږه د اسلام خبره کوؤ، مونږه د شریعت خبره کوؤ، کوم اسلام او په کوم شریعت کښې دا دی چه زه به د دوه کروړو په ګاډو کښې به ګرځمه او که غریب سړے دے نو هغه به په سائیکل ګرځی؟ نو سپیکر صاحب، دومره زیات اخراجات، چه هغه تاسو خالی Entertainment اوګورئ، تاسو خالی د بجلئ بل اوګورئ، تاسو د دے وزیرانو صاحبانو، دوئ خو وائی چه مونږه زر روپئ کمے اخلو، د پیټرولو حساب اوکړئ، د دوئ هغه د اتلسو وزیرانو تنخواه چه ده، اوس زه نه پوهیږم، اخبار کښې راغلی دی، I do not know چه اخبار ټهیک وئیلی دی که غلط، چه زمونږه وزیر صاحب استعفیٰ ورکړے ده خو بیا هم دوه لکهه روپئ د هغوی په نوم باندے چیک کټ شوے دے، استولے ئے دے۔ اخبار کښې راغلی وو، زه نه پوهیږم چه ټهیک دی که غلط دی۔ سپیکر صاحب! دا ولے داسے زیاتے کیږی؟ شپاړلس کسان وزیران دی او اتلس کسان چه دی، د هغوی پرائیویټ سیکرټریان، د هغوی پورا سیکرټریټ، د اتلسو کسانانو سیکرټریټ شته، د هغه دوه وزیرانو سیکرټریټ چه دے، هغه بل خوا ولے نه ټرانسفر کیږی؟ د هغوی ټول بوجه په دے خزانه باندے پریوځی۔ نو سپیکرصاحب، نوئ ګاډی، دا د بجلئ بل، دا Entertainment bill د وزیرانو صاحبانو، هغه اتلس وزیران په کتاب کښې دی، په هغے کښې دوه وزیرانو استعفیٰ ورکړے دی خو د اتلس وزیرانو پرائیویټ سیکرټریان او سیکرټریان هم هغه شانتے تنخواه اخلی نو دا ظلم دے۔ زما دا خواست دے سپیکر صاحب، چه دا مونږه خامخا، ما خو د ډیرو لږو پیسو کټ موشن پیش کړے دے، پکار ده چه پینځه کروړه روپئ کم از کم ـاو که هسے

سپیکر صاحب، بل عرض او کړم، اوس خو دوئ دلته تاسو نه څه غواړی، زه تاسو ته دا حلفیه وایم چه بیا به په ضمنی بجټ کښی د دے نه زیات غواړی څنګه چه عبدالاکبر خان هم پوائنټ آوټ کړل، دوئ روستو ځل اوولس کروړه غوښتی وو، بیا دوئ څلور څلویښت کروړه خرچ کړل، اوس بیا اتلس غواړی، بیا به په ضمنی بجټ کښی دوئ دا Increase کړی نو سپیکر صاحب، ما خو مخکښے هم دا ریکویسټ کړے وو چه هډو د بجټ د جوړولو ضرورت نشته ولے چه بیا دوئ دومره زیات په ضمنی بجټ کښی اخراجات اوکړی چه د هغے بیا فائده نه وی چه مونږه دلته کښی ځان هم مړ کړو، کتابونه هر څه اوګورو او فائده پکښی نه وی نو زما به دا خواست وی چه یو پینځه کروړه روپئ د دے ډیمانډ نه کټ کړے شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ستا خو خپلے ایک سو گیارہ روپئ کټ موشن راوستے دے۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: خو زه ئے سپورټ کوم چه پینځه کروړه د شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سراج الحق</u>: جناب سپیکر!

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر! یہ بعد میں کریں ناں وضاحت۔ بعد میں کریں ناں یہ وضاحت۔

<u>جناب سپیکر</u>: د دے نه روستو، د دے نه روستو۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر! میں زیادہ ٹائم نہیں لونگا، عبدالاکبر خان اور بشیر بلور صاحب نے جو باتیں کی ہیں، I fully agree with them. اور میں عبدالاکبر خان کی اس بات کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ Totally اپنے فرائض کی انجام دہی میں فیل ہو گیا ہے اور جو کٹ موشن انہوں نے دیا ہے، اسے Accept کیا جائے.

<u>جناب سپیکر</u>: جی، سراج الحق صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سراج الحق صاحب کو پھر اٹھنا ہوگا، میرے Personal explanation کے بعد Personal explanation کیلئے پھر اٹھیں گے، تو جب میں ابھی بات کرلوں تو پھر ایک ہی دفعہ دونوں کی بات کا جواب وہ دیں گے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیونکہ ان کیلئے بھی اور میرے لئے بھی وہ جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب! نگہت اورکزئی صاحبہ آپ پر ترس کھا رہی ہیں کہ دو دفعہ میں انکو تکلیف نہیں دونگی تو جب میں بات کرلوں تو ان کو ایک دفعہ مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔۔

جناب سراج الحق: جناب سپیکر صاحب! جب سے حقوق نسواں بل پاس ہوا ہے، ہمارا یہ حال ہوا ہے آپ کی مجلس میں اور میں یہ تجویز پیش کرونگا کہ کم از کم اس ایوان میں ایک حقوق مرداں بل پیش کیا جائے تاکہ ہمارا بھی کچھ استحقاق رہے۔۔۔۔۔۔۔

(قہقہے/ تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اس کیلئے سراج الحق صاحب کو جنرل مشرف صاحب کو دوبارہ ریکویسٹ کرنی پڑی گی کیونکہ حقوق نسواں بل انہی کی کوشش سے پاس ہوا ہے اور ہم اس کو کریڈٹ دیتے ہیں کہ حقوق نسواں بل پاس ہونے کے بعد ہمیں کم از کم کچھ آواز اٹھانے کا موقعہ ملا ہے تو یہ حقوق مرداں بل کیلئے جنرل پرویز مشرف صاحب سے رجوع کریں۔

جناب سراج الحق: جنرل صاحب ہمیں کیا دیں گے؟

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زما دا خواست دے چہ پرون او بلہ ورځ په کراچۍ کښې ډیر لوئے طوفان راغلے وو، درے سوہ کسان پکښې مړہ شوی دی، زہ مولانا صاحب تہ خواست کومہ چہ د هغوی د پارہ دعا اوکړی۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی سے درخواست ہے کہ وہ کراچی۔۔۔۔

جناب سراج الحق: سپیکر صاحب! زه ولاړ یمه جي۔

شهزاده محمد گستاسپ خان: جناب سپیکر! ساتھ ہی آج ایک بس کا۔۔۔۔

جناب سراج الحق: ما اجازت غوښتے دے تاسو نه۔ یو ځل مو فلور را کړے هم دے جي خو نگهت صاحبے زما هغه خبره کټ کړه۔

شهزاده محمد گستاسپ خان: فلور تو ابھی آپ نے دی نہیں ہے، سر۔

جناب سراج الحق: جناب سپیکر! زه دا عرض کومه جي۔ ستاسو خبره به آنر کړو جي، اول خو به خیر دعا اوکړو چه ځومره مړه شوی دی، خدائے پاک د په ټولو باندے رحم، کرم او فضل اوکړی او خدائے د دا باقی وطن هم د طوفانونو نه او دے آفتونو او مصیبتونو نه محفوظ کړی۔ جناب سپیکر صاحب! زه به یو ذاتی وضاحت دا اوکړمه، د بلور صاحب محترم خبره خو ما پورا وانه وریدله خو دا ده چه کله هم بجټ پاس کیږی، دے پخپله منسټر هم پاتے شوے دے او د دے بجټ د جوړیدو د ټول پراسس نه خبر دے۔ همیشه په بجټ کښې یو شے Allocate هم شی خو ضروری نه ده چه هغه پیسه د خزانے نه بیا بهر هم اوځی، د دے وجے نه په بجټ کښې که د اتلس وزیرانو د پاره تنخواګانے ایښودلے شوی هم دی ۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ یہ تو کٹ موشنز جب ختم ہو جائیں گی تو اس کے بعد حکومت جواب دے گی، پھر آپ دیں ناں جواب۔ جنہوں نے کٹ موشنز موو کی ہیں، وہ تو پھر پورا کریں۔

جناب سراج الحق: میں تو ایک۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو Personal explanation پر بات کر رہے ہیں۔

جناب سراج الحق: میں تو ذاتی وضاحت کی بنیاد پر بات کرنا چاہونگا، سرکار کے لوگ انشاء اللہ سرکار کی وضاحت کرینگے، منسٹر بیٹھے ہیں۔ میں صرف یہ عرض کرونگا کہ 'ایکسپریس' اخبار میں ایک خبر آئی تھی کہ

بجٹ میں دووزراء کے استعفیٰ کے بعد بھی ان کیلئے پیسہ رکھا گیا ہے اوراس کے اگلے دن خود انہوں نے اس کی تردید کردی اور معذرت کردی اور جب ظاہر ہے ایک بہت ذمہ دار ادارہ ایک تردید اور معذرت کرلیتا ہے، اس کو ہم قبول بھی کرلیتے ہیں شریف لوگوں کی طرح البتہ یہ ہے جناب سپیکر صاحب، 30 تاریخ کو میں نے استعفیٰ دیا اور یکم تاریخ کو گورنر نے استعفیٰ منظور کیا اور اگلے دن الحمدللہ جو گاڑی تھی یا میرے پاس ٹیلیفون تھا یا جو کچھ بھی تھا، وہ سب واپس کردیا۔ باقی جہاں تک سٹاف کی بات ہے تو سٹاف کسی فرد کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا ہے۔ یہ سٹاف جو ہوتا ہے، یہ سرکار کا ہے اور وہ ایک ریگولر سروس پر کام کرتا ہے اور اسلئے میرا سٹاف جب فارغ ہو گیا تو انتظامیہ نے اس کو ایک اور وزیر کے حوالے کر دیا اور ایک اور وزیر کے ساتھ وہ کام کرنے لگے، اسلئے یہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ کی وضاحت ہو گئی۔ ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ عرض کیا ہے، میں نے کہا ہے کہ یہ جو سٹاف ہے، وہ ابھی تک Ministerial کے حساب سے پیسے لے رہے ہیں، چاہیئے یہ کہ اس کو کسی جگہ پر ایڈجسٹ کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب! مطلب یہ ہے کہ وہ تو Permanent staff ہے، وہ اس کو ڈسمس تو نہیں کرسکتے ہیں۔

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> میں تو کہتا ہوں کہ وہ فارغ بیٹھے ہیں، ان کو کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں ایڈجسٹ کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، دوسرے کا مطلب ہے کہ وہ۔۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> ان کو کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں ایڈجسٹ کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں۔ جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سراج الحق:</u> میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سٹاف کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں ہے۔ بہر حال

جناب سپیکر صاحب، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں دو وزراء فارغ ہوگئے ہیں، وزارت سے فراغت کے بعد کسی سابق وزیر نے کوئی مراعات نہیں لی ہیں کسی بھی لحاظ سے۔

جناب سپیکر : جی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: میں نے آپ سے یہی عرض کیا ہے کہ میں سٹاف کا کہہ رہا ہوں کہ جو سٹاف ہے، وہ ابھی تک اسی طرح بیٹھا ہے، اس کو دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں ایڈجسٹ کیا جائے تاکہ یہ پیسہ جو حکومت کا ہے، وہ ضائع نہ ہو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس کا موقعہ دیا اور آپ کی وساطت سے۔۔۔

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! ستاسو دے پوائنٹ طرف ته توجه راګرځوم جی چه کوم مونږه سره ۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ تو اس کا سرکاری وہ ہے، یہ بعد میں وضاحتیں دیں، پہلے ہمارا کٹ موشن تو سن لے ناں۔۔۔

وزیر اطلاعات: میں وضاحت نہیں کر رہا، سر۔ ہمارے پاس کٹ موشن کی جو لسٹ ہے، اس میں میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ کا نام شامل نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر آپ کے پاس نہیں ہے تو آپ عینک لگا کر دیکھیں کہ اس میں پوری لسٹ میری موجود ہے۔

ایک معزز رکن: کٹ موشن کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر آپ لوگوں کے پاس نہیں ہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: ڈیمانڈ نمبر دو پر دیکھیں، ان کا نام نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے تو پیر محمد خان صاحب پر الزام لگایا دیا تھا کہ انکی نظر کام نہیں کرتی لیکن میرا خیال ہے پورے منسٹرز صاحبان کی نظر کام نہیں کرتی ہے کہ نگہت اورکزئی کا نام نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔

محترمہ صابرہ شاکر: جناب سپیکر صاحب! ہمارے پاس لسٹ میں نہیں ہیں یہ۔

جناب سپیکر: میرے پاس ہے۔

محترمہ صابرہ شاکر: لیکن وہ کہہ رہی ہیں کہ سب کے پاس ہے تو یہ دعویٰ غلط ہے، ہمارے پاس نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ لسٹ سب کے پاس موجود ہے، میرا خیال ہے کہ اگر آپ مجھے ڈسٹرب کرنا چاہتی ہیں تو وہ الگ بات ہے بہر حال جناب سپیکر صاحب، سینیئر منسٹر صاحب نے جو وضاحت کی ہے تو آپ کے پاس یہ بجٹ کی کاپی موجود ہے، میں زیادہ تفصیل میں اس کٹ موشن پہ نہیں جاونگی، درویشوں کی حکومت ہے، فقیروں کی حکومت ہے، اسلام اور کتاب کے نام پہ آئی ہوئی حکومت ہے اور جتنے اخراجات کا انہوں نے تخمینہ بتایا ہے، اس تفصیل میں بھی نہیں جاتی ہوں لیکن میں آپ کی وساطت سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ سینیئر منسٹر صاحب نے ابھی کہا کہ یہ ایکسپریس اخبار میں خبر آئی ہے جس کی تردید کر دی ہے تو جناب سپیکر صاحب، اگر آپ یہ بجٹ کی کتاب کھولیں اور اس میں صفحہ 61 دیکھیں اور اس میں یہ دیکھیں کہ سینیئر منسٹر کیئے دو لاکھ اور Some thing جو ہے، وہ پیسے رکھے گئے ہیں اور اس کے علاوہ منسٹرز کی تنخواہیں پچھلے سال چھتیس لاکھ روپے تھیں جبکہ اس تہتر لاکھ روپے ہوئی ہیں۔آپ منسٹرز کا جو صفحہ نمبر 61 ہے، اس میں جائیں۔اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو درویش ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ہیں اور جو گورنر ہاؤس پر بھی ہم بات کر رہے ہیں کیونکہ وہ آپ سمجھتے ہیں ہم ان کے نمائندہ بھی ہیں لیکن اس کے باوجود یہ اخراجات جو ہیں، یہاں پر جب بات ہوتی ہے کہ اسلام آباد کی جو بجلی ہے،

وہاں سے تو ہمیں اپنے خون کی خوشبو آ رہی ہے کہ وہ ہمارا خون جو ہے، وہاں پر جل رہا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اس صوبے میں جو اتنی گرانٹس دی جاتی ہیں اعلیٰ اداروں کو، میں مبارکباد دیتی ہوں آپ کو کہ آپ نے بچت کی اور آپ کے ساتھ تعاون کیا تمام ایم پی ایز نے لیکن مجھے یہ بتائیں کہ چیف منسٹر اور سینیئر منسٹر الگ ہیں، اگر آپ دیکھیں تو سینیئر منسٹر کی کوئی پوسٹ ہے ہی نہیں، اس کے باوجود سینیئر منسٹر کو جو دولاکھ روپے اور some thing کی جو رقم دی گئی ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ کتاب میں یہ موجود ہے صفحہ نمبر 61 پر تو پھر کیسے یہ بات ہو رہی ہے؟ تو میں اس پر کہتی ہوں کہ میں پیر محمد صاحب کو بالکل، میں نے تو ایک سو پچاس روپے کی کٹوتی دی تھی لیکن پانچ کروڑ روپے اس سے کاٹے جائیں۔

جناب سراج الحق: جناب سپیکر صاحب! زه یو عرض کومه جی ------

جناب سپیکر: نه سراج صاحب، زما په خپل خیال-------

جناب سراج الحق: زه وایم چه تاسو د ظفر اعظم صاحب د راتلو پورے ملتوی کړی د دے دا جوابات، تر څو پورے چه هغه نه وی راغلے۔ دویم جی زه دا عرض کوم چه دا واحده صوبه ده چه د دلته د وزیرانو تنخواه د سکول د استاذ برابر ده ------

جناب سپیکر: او د ممبرانو؟

جناب سراج الحق: او د ممبرانو تنخواه هم په ټول پاکستان کښې کمه ده-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: د ممبرانو څه دی؟

جناب سراج الحق: دا د پنجاب او سندھ، بلوچستان د ممبرانو تنخواه هم کمه ده-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نه نه، د هغوی زیاته ده----------

جناب سراج الحق: او د وزیرانو تنخواه هم کمه ده------

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! د ټولو نه کمه تنخواه زمونږه د اسمبلئ د ممبرانو ده۔

جناب سپیکر: آرڈر، پلیز۔ جی آصف اقبال داودزئی صاحب، یہ جو نکات اٹھائے ہیں معزز اراکین اسمبلی نے کٹوتی کی تحاریک پر۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! عبدالاکبر خان، پیرمحمد خان، بشیر بلور صاحب، شهزاده گستاسپ خان صاحب او میډیم نگهت اورکزئی صاحبه چه کوم Points raise کړل، په هغے باندے د اضافی خرچے خبرے اوشوے ، د Entertainment/ gifts خبرے اوشوے ، د چیف منسټر هاؤس د ټیلیفون بل د Increase خبرے اوشوے ، د بجلئ بل۔ سپیکر صاحب! د الله کرم دے چه د صوبه سرحد دے حکومت ته دا اعزاز حاصل شو چه دا پنځم بجټ مونږه پیش کړواو پنځم بجټ سیشن د خیره روان دے۔ دے دوران د صوبائی حکومت د عوامو په خدمت کښ د ملک دننه هم او د ملک بهر چه څومره Missions دی یا Delegation دی، د هغوی راتګ دے صوبے ته کیږی۔ د دے ملک، د دے صوبے دعوامو خدمت په صله د هغوی سره د ترقئ او فائدے د پاره میټنګونه کیږی نو په دغه مد کښ چه Delegations راځی Foreign Missions راځی، هغوی ته ګفټ ورکول د صوبے یو روایت دے چونکه صوبه سرحد مشهور دے چه دا د مهمانوازئ کوم یو علامت دے نو چه څوک هم د بهر نه دے صوبے ته راځی، هغه د دے ځائے نه څه نه څه تحفه اوړی، دغه مد کښ چه کومه اضافه ده نو دا صرف د ګفټ په مد کښ ده۔ د دے نه علاوه د ټیلیفون بل، ظاهره خبره ده د سرکاری امورو انجام دهئ کښ د اسلام آباد سره یا نورو ایجنسیانو سره رابطے مسلسل دی نو چه کوم بجټ پیش کړے کیږی سپیکر صاحب، نو هغه خو یو تخمینه ده، یو اندازه ده، دغه اندازه کمه هم کیدے شی

ځنګه چه زمونږه د صوبائی اسمبلئ ممبرانو چه کومه اندازه وه، د هغے اندازے نه کمے پیسے خرچ شوے۔ دغه رنګ ضروری نه ده چه په هره محکمه کښ د پیسے کمے خرچ شی۔ د دغے متعلق چه کومه خرچه راځی نو هغه Actual بیا مخے ته راشی او هغه خرچه په ضمنی بجټ کښ بیا پاس کړلے کیږی۔ د پیرمحمد خان صاحب چه کوم پوائنټ وو د سرپلس پول متعلق نو زه ډیر په فخر سره دا یوه خبره کوم چه دا اعزاز زما دے حکومت ته حاصل دے چه سره د دے خبرے چه زمونږه حکومت ته نهه زره سرپلس ملازمین ملاؤ شوی وو په تخفه کښ چه د هغوی کار هیڅ نه وو بلکه د تیر حکومت دا خواهش وو چه هغه ئے بیخی کور ته لیږل، کله چه زمونږه حکومت راغلو نو د هر حکومت دا طره امتیاز وی چه هغوی راځی نو د خپلو ورکرانو او کوم چه د هغوی خپل تنان وی، د هغوی د کهپاؤلو او د ریکروټ کولو کوشش کوی، مونږه دغه فیصله اوکړه چه دا نهه زره کسان د دے صوبے اوسیدونکی دی، اول د هغوی ایډجسمنټ ضروری دے، زه ډیر په فخرسره دا خبره کومه چه په تیرو ځلور، ځلورنیم کالو کښ په دغه نهه زره کښ اوس صرف آته سوه کسان مونږه سره په سرپلس پول کښ پاتی دی او نور ټول کسان مونږ واپس محکمو ته لیږلی دی او سره د دے خبرے چه د الله کرم دے چه مونږه په لکهونو خلقو ته نوکریانے هم ورکړی دی۔ یو اصول موجود دے د دغے سرپلس پول چه په کومه محکمه کښ پوسټ راځی، اول به د اسټبلشمنټ نه این او سی اخلی چه که په سرپلس پول کښ یو تن موجود وی د هغے پوسټ مطابق، هغه تن به راځی، هلته کښ به ډیوټی هغه Join کوی۔ که این او سی ملاؤ شی، د هغے د ګریډ مطابق سړے نه وو نو بیا به په هغے باندے فریش بهرتی کیږی۔ نو دے وجے نه سپیکر صاحب، دا نهه زره کسان د الله کرم دے نن په خپلو محکمو کښ لګیا دی کار کوی، صرف آته سوه پاتی دی۔ مزید هم مونږه اوس دا کوشش اوکړو چه کوم د ضلعے، زه به یوه خبره اوکړم چه مونږه سره په

دے صوبے کبں مونږه ګورو د استاذانو کمے دے، بیا هم یوه ضلع داسے موجوده ده چه په هغے کبں مونږه سره ایک سو چهیانوے سرپلس استاذان دی نو دغه قسمه په ماضی کبں بهرتیانے شوی دی او محکمو ته نه دی کتلے شوے، ضرورت ته نه دی کتلے شوے، بهرتیانے شوی دی۔ سرپلس کسان مونږ سره تر اوسه پورے ناست دی نو دغه یو غټ بوجه په دے حکومت باندے وو چه هغه بوجه د الله کرم دے مونږه په مزه مزه باندے د سرنه کوز کړے دے او دغه خلق مونږه محکمو ته لیږلی دی۔ د ګاډو خبره ده، د نوی ګاډو خبره ده نو سپیکر صاحب، هسے منطق که مونږه اوګورو، لږ شانتے سوچ اوکړو چه کوم زوړ ګاډے دے، د هغه د انجن Performance، د هغه Wear and tear، د هغه د Repair، په هغے باندے د Maintenance خرچه، که هغه مونږه یو ځائے کړو او هغه که مونږه نوی ګاډی سره Compare کړو نو دا د زوړ ګاډی خرچه چه کومه ده، نو هغه د نوی ګاډی نه ډیر زیات ګنا زیاته پریوځی۔ هم په دغه وجه چه زمونږه ضرورت وو، زمونږه زاړه ګاډی وو چه هغے زیاته خرڅه کوله په نسبت د نوو ګاډو نو د بچت په هم دغه سوچ باندے دغه نوی ګاډی راغلی دی چه هغے ته د ورکشاپ ضرورت نه وی، هغے ته د Wear and tear ضرورت نه وی، په هغے کبں د نور مرمت ضرورت نه وی بلکه هغه بنه وی خپل کار کوی او د حکومت کارونه چه دی، هغه سر ته رسی۔ د دے نه علاوه بشیر بلور صاحب د پرائیویټ سیکرټریز خبره اوکړه او په بجټ بک کبں د سینیئر منسټر خبره اوشوه نو سینیئر حاضر وخت کبں Nominate نه دے خو د هغے د پاره پرویژن شته دے، Any time یو حکومت خپل منسټرز زیاتولے شی، Any time هغه کمولے شی۔ تر څو پورے د پرائیویټ سیکرټری خبره ده، دا پرائیویټ سیکرټری که د یو محکمے سره Attach دے, هم خپله تنخواه اخلی، که دے واپس خپلے محکمے ته ځی، هلته به هم تنخواه اخلی۔ هغه تنخوا ګانے په دوانړو مدو کبں Reflect

وی، که هغه دلته کښې د پرائیویټ سیکرټری طور باندے وی، که په خپل اسټبلشمنټ کښې وی، په ایډمنسټریشن کښې وی، هلته کښې به هم هغه تنخواه کیږی۔ نو د دوئ تنخواه هلته نه ده، دلته کښې د پرائیویټ سیکرټری په ځائے د منسټر سره Reflect شوے ده۔ د دے نه علاوه زه به دا ډیر په فخر سره یوه خبره اوکړم ،چه موجوده وخت کښې زمونږه د صوبے د وزیر اعلیٰ تنخواه او د وزیرانو تنخواه او ماشاء الله زمونږه د ایم پی اے گانو تنخواه د ملک د نورو ټولو صوبائی حکومتونو او د صوبائی اسمبلئ د مبمرانو نه ډیره زیاته کمه وی او د هغے وجه دغه ده چه مونږه د خپل ځادر مطابق د خپلو خپو د غځولو کوشش کړے دے۔ موجوده وخت زمونږه د صوبه سرحد د وزیر اعلیٰ صاحب تنخواه چه کومه ده جناب سپیکر، هغه انیس هزار روپئ ده، اکیس هزار روپئ وه، په ړومبی بجټ کښې زمونږه سراج الحق صاحب چه کوم بجټ Present کړے وو، په هغے کښې ئے دوه زره روپئ د هغوی کمے کړے وے۔ نن زما د وزیراعلیٰ صاحب چه کومه Pay ده نو هغه انیس هزار روپئ ده۔ د دے صوبے د صوبائی وزیر تنخواه مخکښے اټهاره هزار روپئ وه، هغه بجټ سپیچ کښې د هغے نه زر روپئ کمے شوے دی، نن صوبائی وزیر ستره هزار روپئ تنخواه اخلی۔ د دے په مقابله کښې د صوبه سندھ وزیر اعلیٰ پینتیس هزار روپئ ماهانه، صوبائی وزیر تیس هزار روپئ ماهانه، د صوبه پنجاب وزیراعلیٰ انتالیس هزار روپئ ماهانه، صوبائی وزیر پینتیس هزار روپئ ماهانه، د صوبه بلوچستان وزیر اعلیٰ پنتیس هزار روپئ ماهانه او صوبائی وزیر تیس هزار روپئ ماهانه اخلی۔ دا Comparison دے ۔ که د نور الاؤنسز خبره کیږی، د Official residence خبره ده، چه کوم منسټر په سرکاری کور کښې نه دے ، هغه ته الاؤنس ملاؤیږی۔ د صوبه سرحد زمونږه د وزیرانو سوله هزارروپئ ماهانه ده، د دے په مقابله کښې د صوبه سندھ انتالیس هزار روپئ ماهانه ده، د پنجاب تیس هزار ماهانه ده او

بلوچستان پچیس هزار روپئ ماهانه ده۔ یوه بله خبره چه Equipment allowance ورته وئیلی شی چه هغه زمونږه په دے صوبه کښں بالکل نیشته، نه وزیر ته، نه چیف منسټر ته، په صوبه سندھ کښں وزیر اعلیٰ صاحب ته پندره هزار روپئ ملاؤیږی، صوبائی وزیر ته پانچ هزار روپئ ملاؤیږی، په صوبه پنجاب کښں وزیراعلیٰ ته پندره هزار روپئ ملاؤیږی، صوبائی وزیر ته پانچ هزار روپئ ملاؤیږی، دغه رنګSumptuary allowance د آفس الاؤنس چه کوم دے ، هغه زمونږه د صوبے د وزیراعلیٰ دس هزار دے ، د صوبائی وزیر چھ هزار دے ، د دے په مقابله کښں د صوبه سندھ د وزیر اعلیٰ تیره هزار روپئ دے ، د صوبائی وزیر نو هزار روپئ دے او دغه رنګ د پنجاب د وزیرا علیٰ دس هزار روپئ دے او د صوبائی وزیر چھ هزار روپئ دے۔ نو جناب سپیکر، دا خبره ما ایوان مخے ته ځکه راوړه چه مونږه چه کوم عوامی نمائندګان یو، مونږه کوشش کړے دے چه مونږه په خپل ځان باندے خرچه کم نه کم کړو چه مونږه کم از کم سبا قوم له جواب ورکولے شو چه د قوم خزانه مونږه بے ځایه خرچ کړے نه ده۔ دے خبرو سره زما ریکویسټ دے د اپوزیشن ټولو رونړو ته چه هغوی خپل کټ موشنز واپس واخلی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب بشیراحمد بلور: سپیکر صاحب! زه یو عرض کومه۔

جناب سپیکر: One by one بشیر بلور صاحب، One by one مطلب دا دے-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ما خو په دے باندے خبرے نورے ځکه چه Already کړے دی خو ما ډیرے خبرے نه کولے او ډیر ځیزونه ما ته معلوم وو، ما هغه نه کول خو لکه منسټر صاحب پخپله باندے مونږه مجبور کړو چه هغه لږه خبره مونږه اوکړو۔ دا اوس جناب سپیکر، دوئ اووئیل چه د چیف منسټر

صاحب تنخواہ انیس ہزار روپئ دہ، د ھغے پہ حساب باندے تقریباً دو لاکھ، چالیس ہزار روپئ سالانہ جوڑیږی۔ اوس جناب سپیکر، زہ ستاسو توجہ Page 54 تہ راګرځول غواړم۔ مہربانی تاسو اوکړئ۔

Mr. Speaker: Fifty-four.

جناب عبدالاکبر خان: دے کښی جی تاسو اوګورئ، Chief Minister Special-1، دو لاکھ، باون ہزار روپئ Salary، ٹھیک شوہ جی، ورسرہ مخکښے Revised کہ اوګورئ اکتالیس لاکھ۔ د دو لاکھ چہ د دوئ پہ حساب باندے بیس ہزار روپئ میاشت واچوئ نو د کال دو لاکھ، چالیس ہزار روپئ جوړیږی۔ دا اکتالیس لاکھ روپئ چہ Salary راغلہ پہ Revised کښی، دا څو زرہ روپئ میاشت دہ؟ دا اوس ما تہ تاسو پخپلہ باندے اووایئ جی۔ دغہ شان ستاسو د اتھارہ منسٹرز تنخواہ چھتیس لاکھ روپئ پہ بجٹ کښی ښودلے شوے دہ، چھتیس لاکھ بہ مونږہ دا راوالو چہ اتھارہ دونی چھتیس، دو لاکھ روپئ سالانہ، تقریباً څہ اتھارہ، سترہ ہزار روپئ میاشت خو پہ بجٹ کښی خو 73 لاکھ روپئ ښودلے شوے دہ، Revised کښی 73 لاکھ ښودلے شوے دہ جناب سپیکر۔ زہ دا خبرہ کوم ھم دغہ شان Discretionary Grant د ہر یو آفس کہ ھغہ منسٹر دے، کہ سپیکر دے، کہ ډپٹی سپیکر دے، کہ چیف منسٹر دے، ھغہ فکس وی۔ د منسٹر 3 لاکھ روپئ زما پہ خیال چہ سالانہ Discretionary Grant دے۔ دغہ شان د چیف منسٹر دو کروړ روپئ Discretionary Grant دے، چلو مونږ یو منټ د پارہ بہ اووایو چہ څہ خیر دے چیف منسٹر دے، د صوبے چیف ایګزیکٹیو دے، دا ډھائی کروړ روپئ Revised کښی دہ څنګہ واخستے؟ Discretionary Grant خو فکسډ وی، Discretionary Grant خو زیاتے دے نہ شی خو دلتہ کښی دوئ پخپلہ پہ Revised کښی ښودلی دی چہ د ھغہDiscretionary Grant دو کروړ دے خو دے تیر شوی کال کښی Actual ھغہ ډھائی کروړ روپئ

Discretionary Grant اختے دے۔ جناب سپیکر! مونږ دا نه وایو نور چه کم ډیپارټمنټس دی جنرل ایډمنسټریشن کښ، هغوی هم دغه شان، خو مونږ دا خبره کوؤ چه کله په Top باندے Financial discipline نه وی نو د هغے هغه اثر لاندے لاړ شی په نور Departments باندے، General Administration د لاندے چه کم نور Departments دی، تاسو که د هغوی او ګورئ، هغوی هم دغه حالت کړے دے چه کومے پیسے ورته تاسو ایښی دی، ګورئ تر څو پورے چه اعلان نه وی شوے، تنخواه کښ خو سیواوالے نه شی راتلے، هغه خو به ستاسو یوه فکسډ تنخواه وه۔ دغه شان چه کوم دے، ځه دا ټهیک شوه نو مونږ به یوټیلیټی کښ واخلو چه یره ځه بجلئ به، اوس دے اتهاره منسټرانو 35 لاکه روپئ د بجلئ خرچه کړے ده او چیف منسټر سیکرټریټ یوازے 70 لاکه روپئ د بجلئ خرچه کړے ده۔ اوس ګورئ جی دا دغه شان، جناب سپیکر، تاسو اوګورئ ستاسو د اسمبلئ سیکرټریټ د چار سو نه سیوا سټاف دے، د چار سو نه سیوا سټاف دے، چار سو، ساړهے چار سو سټاف دے، ګورئ جی دا ټول ایم پی ایز ایک سو چوبیس دی، ځه منسټرز ترینه کټ کړئ نو ایک سو دس یا سو پاتے کیږی۔ جناب سپیکر! ستاسو سیکرټریټ Plus MPAs Plus Meetings Plus هر څه، Standing Committees وغیره نو هغه پندره کروړ روپئ خرچه کوی او چیف منسټر سیکرټریټ او منسټرز چه د هغوی Strength 204 دے، Half of your Strength هغوی پندره کروړ روپئ خرچه کوی۔ګورئ جی دا خو یو Institution دے، دا هم یو اداره ده۔ (تالیاں) نو آخر دا ولے؟ جناب سپیکر! زه خو خپل کټ موشن واپس نه اخلم په دے دغه سره چه یره۔---------

<u>جناب سپیکر:</u> جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر بلور صاحب: سپیکر صاحب! دے کښې دا سے ده چه مونږ همیشه چه پاڅو نو دوئ وائی چه زمونږ د وزیر اعلیٰ تنخواه 19هزارده، زمونږ د وزیر تنخواه 18هزار وه، مونږه 17هزار روپئ کړه نو په دے کښې مونږ له پکار دی چه څه داسے فیصله او کړو چه زمونږ چیف منسټر د درے لکهه روپئ میاشت تنخواه اخلی خو ټول خپل د پټرول، خپل د بجلئ پیسے د د جیب نه ورکوی۔ زما منسټر صاحب د یو لاکھ روپئ میاشت تنخواه واخلی خو خپل د پټرول، د ډیزل او خپل د بجلئ پیسے د پخپله ورکوی، Entertainment د پخپله ورکوی نو دا ټول چه حساب او کړئ نو دو کروړ، یو کروړ به هم نه جوړیږی نو دوئ چه دا کوم ډیمانډ کوی نو دا د 20 کروړ روپو ډیمانډ کوی۔ نو خالی په دے تنخواه خو نه ده چه بس داSymbol دے چه زه 17هزار اخلم، 18هزار اخلم یا 19 هزار اخلم او د میاشتے کروړونه روپئ دوئ په خپل په ذات خرچ کوی، په خپل ډیپارټمنټ، په خپلو خلقو خرچ کوی، په نوکرانو باندے خرچ کوی، پکار ده چه دوئ د خپل جیب نه د بجلئ پیسے ورکوی، خدائے ګو که بیا څوک ائر کنډیشن اوچلوی۔ د شپے ، د ورځے لاړ شئ دفترونو کښې ائر کنډیشن لګیدلے دی، ولے چه بجلئ حکومت باندے ده۔ د دوئ که هر یو منسټر صاحب یو لاکھ روپئ د میاشتے تنخواه او چیف منسټر صاحب درے لکهه روپئ د میاشتے تنخواه اخلی نو بیا به حساب اوکړو چه څومره پیسے لګی؟نو سپیکر صاحب،دا ظلم په دے کیږی چه مونږهر یو شے په حکومت اچوؤ خو صرف هغه یو Nominal مونږ دنیا ته اووایو چه مونږ19هزار د میاشت اخلو۔ 19 هزار روپئ څه شے دے؟ خالی د موټرو پټرول چه دی، تاسو کروړونه روپئ خرچ کوئ۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں موڑا ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی بھی محرک اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لینے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ Now I want to put the Demand for vote. I put to vote. Those who are in favour of it may say these cut motions

'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Abdul Akbar Khan: The 'Ayes' have it.

Mr. Speaker: No. (Laughter) The cut motions are defeated and Demand No. 2 is granted. Demand No. 3. The Honourable Minister for Finance, NWFP, to please move his Demand No. 3. On behalf of Finance Minister, Honourable Minister for Information to please move Demand No. 3. Honourable Minister for Information on behalf of Minister for Finance, please.

جناب آصف اقبال:(وزیر اطلاعات): Thank you, Mr. Speaker. میں وزیر برائے ماحولیات و خزانہ کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک بلین، پانچ سو سات ملین، چوبیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ شکریہ، سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one billion, five hundred and seven million, twenty four thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Finance, Treasuries in Local Fund Audit.

Cut motions on Demand No. 3. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں ڈیمانڈ نمبر 3 میں ایک ارب روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant

may be reduced by rupees one billion only, one 'arb' only. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move a cut motion of rupees ten crore in Demand No. 3.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten crore only. Mr. Ikramullah Shahid, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Absent, it lapses. Mr. Wajih-uz- Zaman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Absent, it lapses. Mr. Muhammad Tariq Khattak, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Absent, it lapses. Mr. Alamzeb Khan Umarzai, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں دو سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Bashid Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زہ ایک سو پچاس روپئ کٹ موشن کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and fifty only. Mst. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ڈیمانڈ نمبر 3 پہ ایک سو پچاس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant

may be reduced by rupees one hundred and fifty only. Mr. Atiqur Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No.3. Absent, lapsed. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب انور کمال: جناب! میں سو روپے کی کٹوتی پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Amanat Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب امانت شاہ: میں بیس روپے کی کٹوتی کی موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Jamshaid Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Syed Mureed Kazim, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب مرید کاظم شاہ: میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3. Absent, lapsed. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, please.

جناب پیر محمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زه مختصر غوندے خبره به اوکړم

چه دا محکمه خزانہ داسے عجیبه غونتے محکمه ده چه دوئ چه ځان له خپل ضرورت راشي نو بیا خو دوئ پیسے ډیرے غواړی خو که د صوبے ، د قوم په مفاد کښ وی نو بیا پیسه نه ورکوی۔ دے ته تاسو گورئ په Page 138 باندے دوئ سره 95 پوسټونه د کلاس فور دی، دوئ پینځه پوسټونه په دغه کښ مزید د ډرائیورانو غواړی۔---------

<u>جناب سپیکر:</u> په Page ؟

<u>جناب پیر محمد خان:</u> دوه پکښ---------

<u>Voices:</u> Page?
<u>Mr. Pir Muhammad Khan:</u> Page 138.
<u>Mr. Speaker:</u> 138?

<u>جناب پیر محمد خان:</u> او جی، Volume III نو کلاس فور خو دوئ خو ځان له پچانوے غواړی خو که چرته د سکول د پاره چه سکولونه جوړ شوی وی، بلډنگ جوړ شوے وی، هسپتال جوړ شوے وی، بلډنگ جوړ شوے وی او هغه ایس-ان-ای هغه محکمه وړی اور راوړی او دوئ ورته واپس کوی۔ کله ورته وائی چه دا کله جوړ شوے دے ؟ کله ورته وائی چہ دے کښ فرش شتے کہ نیشتے ؟کله ورته وائی چهت ئے شتے که نیشتے ؟ کله وائی چہ دا د زمکے انتقال شوے دے که نه؟ هغه بے ضرورته تپوسونه ترے کوی چه د هغے ضرورت هم نه وی۔ تاسو ته پته ده سپیکر صاحب زما خپل دا شانگلے انیس پرائمری سکولونه، زمونږ د دواړه حلقو د پینځو کالو نه په فنانس کښ پراته دی، هغه پوسټونه ورته نه ورکوی۔ سکولونه شتے ، پوسټونه ورته نه ورکوی۔ مډل سکولونه، د هائی لسټونه راغلی دی، پوسټونه ورته نه ورکوی او ځان د پاره دوئ بنه په آسانه ډرائیوران غواړی ځکہ چه دوئ به ډرائیوران خدائے خبر د بچو د پاره مقرروی ځکه چه دوئ سره خو شته خو بچو له به نور ایکسټرا گاډی ورکوی، هغوئ د پاره به

ډرائیور هم پکار وی، هغوی د پاره به کلاس فور هم پکار وی، سویپر ئے پکښ جدا هم غوښتلی دی، هغه به ورله هم پکار وی نو دا خو زوړ سیکرټریټ دے، دے کښ خپل زوړ سټاف شته چه شته نو دوئ نور څه له غواړی؟ بیا چه نور غواړی نو کوم چه دا سرپلس کسان دی، دغه سرپلس کسان د دے ته رااوباسی کنه، نور زمونږ نه څه له غواړی؟ نو په خپل ځان باندے کنټرول نه کوی۔ تاسو اوګورئ دوئ چه هر کال دوئ Payment نه کوی محکمو ته او ټهیکیدارانو ته۔ چه ایک کروړ روپئ وی نو دوئ به پکښ لږے لږے ورکوی، پانچ لاکھ به ورکوی، دو لاکھ به ورکوی، ایک لاکھ به ورکوی، تین لاکھ به ورکوی، رو رو به راځی راځی Pendency به جوړه کړی دے مئی، جون ته۔ نو بیا په جون کښ به دوئ شروع شی د ټهیکیدارانو نه پرے کمیشن اخلی۔

جناب سپیکر: که ستا دے انیس سکولونو له سټاف ورکړی نو بیا به دا Withdraw کړے؟

جناب پیر محمد خان: نه چه تاسو څه وایئ، زه خو ستاسو هره خبره منم۔

جناب سپیکر: ته--------

جناب پیر محمد خان: ستاسو هره خبره منم خو تاسو سوچ اوکړئ سپیکر صاحب، چه هم دغه ټهیکیداران وی چه ټول کال دا Pending پروت وی، پروت وی نو په دے جون کښ بیا په کروړونو روپئ Payment شروع شی۔ آخر دا ولے کیږی؟ دا په هغه ټائم ولے نه کیږی؟ دا شلور میاشتے، شپږ میاشتے مخکښ ولے نه کیږی؟ دا دے د پاره چه په دے وخت کښ په هغه ټهیکیدا او محکمے او سی اینډ ډبلیو هم تاؤ وی چه فنډ مے Lapse کیږی او مخکښنے کال له بیا نور درے شلور میاشتے لیټ کیږی نو بیا هغه مجبوره شی چه One Percent ترے دوئ اخلی۔ زمونږه د شانګلے د یونین کونسلو د ناظمینو تنخواګانے ئے نه ورکولے، هغه

ئے جمع کړے ، جمع کړے ، جمع کړے چه د هغوی ټائم پورا کیدو کښ شو نو د هغه دوو درے کالو باره هزار روپئ Per Nazim ئے ترے واخستے او د چوبیس یونین کونسلو دغه Payment ئے هغوی ته د تنخواګانو اوکړو۔ نو چه په تنخواګانو کښ هم د سړی نه دغه اخلی، دلته کښ که د پنشن کیس راشی نو دے محکمے والا په پنشن کښ، هغه سړے به ریټائر شوی وی یا به ئے شپیته کاله پورا شوے وی یا به نور بوډه شوے وی، د هغه په بچو، خدائے خبر چه بچی ئے شته که نیشته، مخکښے د هغه د مستقبل، د هغه پنشنیر، د هغه غریب نه به هم دوئ پیسے په هغه پنشن کښ اخلی او بوځی به ئے ، راولی به ئے او په میاشتو باندے د هغه کیس Clear کوی نه۔ سپیکر صاحب، ګفتې، دوئ یوه خبره اوکړه چه که چیف منسټر یا منسټران فرض کړه ګفتې ورکوی نو هغه خو بیله خبره ده خو دوئ خو په دے خپل دغه کښ هم ګفتې شو کړی دی چه دا محکمه هم ګفتونه چا ته ورکوی، دا خو په ایجوکیشن کښ هم شته، دا خو په دے نورو کښ هم شته، دوئ د څه شی ګفتې ورکوی؟ او په لکهونه روپئ ئے د هغے د پاره ایښی دی یعنی جناب سپیکر صاحب، دا شے د دوئ ټول، دا Irregularity د دوئ چه ده او دا کرپشن چه په دے محکمه چه کوم دے ، دا ډیر زیات دے او دا Delay پکښ چه دے ، پوستونه چه نه ورکوی، ځان له غواړی، اوس زمونږ نه دلته کښ منظوری غواړی، هلته به ئے بهرتی کړی او دے سکولونو او صحت ته نه ورکوی۔ دا انیس سکولونه، زه چه ئے یادوم سپیکر صاحب، که دے ته فرض کړه پینځه کاله مخکښے دوئ پوستونه ورکړے وے نو په دے پینځه کاله کښ چه د یو یو سکول نه سو سو کسان پاس کړی، تقریباً دوه زره کسان به د کال پاس کیدل نو په دے پینځه کاله کښ به دس هزار کسانو پرائمری پاس کړے وه یعنی تاسو سوچ او کړئ جی چه دا قوم ته فائده ده که نقصان؟ زما خو ذاتی پکښ غرض نیشته چه ماته ئے فائده ده۔ قوم ته فائده ده نو قوم له خو فائده نه ورکوی، قوم له خو

نقصان ورکوی او چه د ده خپل سیکرټریټ له راځے ، خپل دفتر له راځے نو ډرائیور هم د ده پکار دے ، د ده سویپر هم پکار دے ، سویپرئے هم غوښتے دے ، د ه نور کلاس فور هم غوښتلی دی۔ لهذا د دوئ نه دا۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

<u>جناب پیر محمد خان:</u> شکریہ، جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زما خیال دے ،پیر محمد خان نے بڑی تفصیل سے بات کی لیکن میری ایک گزارش ہے کہ جی یہ بجٹ اجلاس ہے اور پھر خاصکر یہ ڈیمانڈ فنانس ڈیپاٹمنٹ کے ساتھ متعلق ہے تو بجٹ اجلاس میں تو فنانس منسٹر کو موجود ہونا چاہیئے اور پھر خاصکر جب اس کا ڈیمانڈ آتا ہے، کیونکہ باقی ڈیمانڈز کا تو ٹھیک ہے، دوسرا منسٹر بھی جواب دے دے گا لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ تو Definitely اس کے ساتھ Concerned ہے۔جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ نے جو نکتہ اٹھایا ہے،اس کا میں نے Seriously نوٹس لیا ہے تو اگر میں نے اس کا Serious نوٹس لیا ہے (تالیاں) اور کل سے فنانس منسٹر کو موجود ہونا چاہیئے یعنی ان کو موجود ہونا چاہیئے Throughout the Budget Session ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Thank you very much.

<u>Mr. Speaker:</u> Throughout the Budget Session.

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> اور سارے منسٹرز کو ہونا چاہیئے۔جناب سپیکر!آپ اگر یہ بجٹ کی کتاب اٹھا کر دیکھیں تو فنانس ایک ڈیپارٹمنٹ ہے،اس کا ایک اپنا بجٹ ہے جناب سپیکر،اور میں نہیں سمجھتا کہ اس کا جواب مجھے منسٹر انفارمیشن کیسے دیں گے کیونکہ یہ تو Concerned ہی اس کے ساتھ نہیں ہیں۔اب فنانس ڈیپارٹمنٹ ایک ڈیپارٹمنٹ ہے جس کے سارے ڈسٹرکٹس میں Offices ہیں،یہاں پر بھی Offices ہیں اور کوئی اٹھائیس، تیس کروڑ روپے حکومت اس فنانس ڈیپارٹمنٹ پر خرچ کرتی ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ Financial جو Discipline ہے،اس کو برقرار رکھے

اگرچہ ہمارے ایم پی ایز کی بھی شکایات ہوتی ہیں کہ پوسٹیں نہیں ہوتیں یا کچھ ہوتا ہے لیکن اس کا کام یہ ہے کہ وہ Financial discipline کو قائم رکھے ہر ایک محکمے پر اور ان کو صرف اس کام کیلئے اٹھائیں، تیس کروڑ روپے سالانہ ملتے ہیں لیکن جناب سپیکر، آپ اگر یہ کتاب اٹھا کر دیکھیں تو بالکل وہ رنجیت سنگھ شاہی والی جو بات ہے کہ جی ایک Lump sum provision for increase in pay and allowances اب ایک ارب، تیس کروڑ فنانس ڈیپارٹمنٹ اپنی جیب میں رکھتا ہے، Lump sum ان کا سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیوں Anticipate نہیں کر رہے اور جب 6 تاریخ کو Federal Budget کا اعلان ہوتا ہے، 6 تاریخ کو فیڈرل گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم نے پندرہ پرسنٹ Salaries کا Increase کیا، تنخواہیں بڑھائیں تو ان کے ساتھ تو سارے محکموں کا ریکارڈ ہوتا ہے کہ کن کس محکمے میں کتنے کتنے Employees ہیں، ان کو کتنی کتنی تنخواہ ملتی ہے، صرف 15 Percent سے حساب لگانا ہے اور پھر اسی 15 Percent کے حساب سے اس محکمے میں Increase کرنی چاہیئے یعنی اگر ایک محکمہ ایک سو روپے لیتا تھا تنخواہ تو یہ 15 Percent increase کی وجہ سی وہ ایک سو پندرہ روپے ہو گیا۔ اب اس نے ایک ارب اور تیس کروڑ روپے اٹھا کہ اپنی جیب میں رکھے اور اس کی مرضی ہے کہ وہ کتنا اس سے خرچ کرتا ہے، کیسے خرچ کرتا ہے۔ دیکھیں جناب سپیکر، فنانس ڈیپارٹمنٹ کا Basic function یہی ہے، ان کو یہ تنخواہیں، یہ آفسر، یہ مراعات صرف اس مقصد کیلئے ملتی ہیں کہ وہ اس صوبے کا Financial جو طریقہ کار ہے، اس کو Maintain رکھے گا اور اس کو صحیح طریقے سے رکھے گا۔ اب جناب سپیکر، اگر ایک محکمہ ابھی آپ سے ڈیمانڈ کر رہا ہے ڈیڑھ ارب روپے کی، منسٹر صاحب ہم سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں ڈیڑھ ارب روپے کی تو یہ ڈیڑھ ارب روپے ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کو دے رہے ہیں اگرچہ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کا پیسہ نہیں ہے، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں جائے گا، یہ باقی محکموں میں تقسیم ہو گا تو آپ کا سارا بجٹ Imbalance ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر یہ ایک سو تیس کروڑ روپے آپ سارے محکموں پر تنخواہوں میں اضافے کیلئے تقسیم کریں گے تو اس محکمے کی تنخواہ زیادہ ہو جائے گی، اس محکمے کا بجٹ زیادہ ہو جائے گا تو اب اس محکمے کے بجٹ کو آپ نے کم رکھا۔ ادھر ایک ڈیپارٹمنٹ کو ایک سو تیس کروڑ روپے دے دیئے، اس کے

Disposal پر کہ اس کی مرضی ہے کہ وہ کس طرح خرچ کرے یا کس طرح خرچ نہ کرے اور باقی ڈیپارٹمنٹس اس کے طلب گار ہونگے کہ اس کے پاس جائیں گے اور ہر ایک ڈیپارٹمنٹ منت کرے گا کہ اب ہمیں اتنے پیسے دے دو، تو ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کے الگ الگ بجٹ میں یہ پندرہ پرسنٹ جو Increase تھی Salary میں، کیوں نہیں ڈالا گیا اور اسی لیے آپ کا بیلنس جو Actual اور Revised ہے، اس میں جو فرق آ رہا ہے، مطلب ہے کہ جو آپ بجٹ Allocation کرتے ہیں سال کے اور آپ کا جو Actual ہوتا ہے، اس میں Main جو سب سے بڑی Difference آ رہی ہے، وہ اسی لیے آ رہی ہے کہ آپ مانگتے ایک سو روپے ہیں، خرچہ ایک سو پندرہ روپے کا کرتے ہیں۔ اب ایک سو تیس کروڑ روپے اب سارے محکموں کے بجٹس میں اضافہ ہو گا تو Next Year جب ان کا Actual اور Revised بجٹ آئے گا تو اس میں یہ ایک سو تیس کروڑ روپے آپ Reflection کریں گے تو اس لیے میری درخواست ہے جناب سپیکر، اور ہم اس بجٹ کو اسلیے نہیں پاس کر سکتے کہ ایک تو جناب سپیکر، انہوں نے اپنے آپ کو بادشاہ بنایا ہوا ہے، وہ Already اس Legislature کو بالکل گھاس ہی نہیں ڈالتے، وہ اس اسمبلی کو گھاس ہی نہیں ڈالتے۔ وہ سالوں سال سے سکولز بنے ہوئے ہوتے ہیں، بلڈنگوں پر حکومت کا اربوں روپوں کا خرچہ ہوا ہوتا ہے، ہسپتالوں پر اربوں روپے کا خرچہ ہوا ہوتا ہے، یہ Loans سے بنائے جاتے ہیں، ان کا Interest اور Mark up ان پر چل رہا ہے اور یہ ان کا فنانس ڈیپارٹمنٹ جو دو دو چار چار مہینے سکول کی پوسٹ کی Sanction پر لیتا ہے تو جناب سپیکر، میں نے تو جو کٹ موشن پیش کی ہے، میں تو اس کو واپس نہیں لیتا۔ میں اس پر ووٹ کراؤں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر! عبدالاکبر خان نے تمام باتیں بڑی وضاحت سے کی ہیں، I fully support his contention اور میں بھی اس سے واقف ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: دے کبن دوئ دا خزانه او ماحولیات هم پکبن لیکلی دی خو پته نه لگی چه ماحولیات د پاره دوئ Exact څومره پیسے مختص کړی دی۔ تاسو د ماحول حالات اوګورئ چه نن د دنیا موسمونه بدل شول او زمونږ دلته صوبه او خاصکر زمونږ پیښور د ماحولیاتو نه بالکل تباه دے خو دے د پاره ئے هیڅ داسے بندوبست نه دے کړے۔ سپیکر صاحب! تاسو دا Page 131 اوګورئ، دے کبن دا Lump sum provision for increase in pay and allowances one billion, twenty seven crore, forty five lacs & sixty four thousand, او بیا دے کبن Revised، دا 2006-07 دے--------

جناب سپیکر: Revised پکبن نیشتے۔

جناب بشیر احمد بلور: هیڅ پکبن نیشته او بیا ډائریکټ دوئ تلی دی One billion, twenty nine thousand, eighty seven-------------

جناب سپیکر: خو که دا ټول Estimated اوګورئ نو په دے کبن بیا هغه Revised شتے-----

جناب بشیر احمد بلور: نو دوئ له دا پکار وو--------------

جناب سپیکر: نه نه، اکائی ته اوګورئ کنه، ایک بلین، چوراسی کروړ، چهتیس لاکھ، ستر----

جناب بشیر احمد بلور: نه جی، دا نه دی۔ دا زاړه د 2006-07 والا دی او د دوئ چه لاندے دی کنه، دے والا پکبن هیڅ هم نیشته۔ دا خو ئے هغه برنے ټوټل کړے دے، خو د دے Revised والا پکبن هیڅ هم نیشته۔ سپیکر صاحب! بد قسمتی دا ده چه ---------

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: بله دا ده چه د دے ډیپارټمنټ خو هډو ضرورت نیشته۔ تاسو ته به دا یاد وی، مونږ ته هم پته ده، دا مخکښ اسمبلو کښ به دا سے وو چه پی اینډ ډی به میټنګ راوغوښتو، پی اینډ ډی به ایم پی اے نه صلاح واخسته، پی اینډ ډی به کوشش کولو چه یره په کوم ځائے کښ ضرورت دے د ډیویلپمنټ، کوم ځائے کښ سکول پکار دے ،کوم ځائے کښ روډ پکار دے ، چرته هسپتال پکار دے ، اوس خو دوئ کښینی او Umbrella سکیمونه جوړ کړی نو دے د پاره د دے ډیپارټمنټ ضرورت څه پاتے شو چه تاسو Umbrella له تاسو سکیمونه ورکړئ چه دومره تین سو فټ روډ به وی، هغه خو ایرکنډیشنډ کمره کښ ناست دی، زمونږ چه کوم کسان دا بجټ جوړوی، هغوی اولیکی چه بهئی تین سو کلو میټر روډ For whole of the Province، شل، دیرش سکولونه ټول Province د پاره، لس هسپتالونه ټول Provinceد پاره، نو د پی اینډ ډی پکښ څه کار پاتے دے ؟ زما خو به دا ریکویسټ وی منسټر صاحب ته چه پکار دا ده چه دا پی اینډ ډی ډیپارټمنټ د ختم کړے شی او صرف یو کلرک د ناست وی، هغه د اولیکی چه او تین سو کلومیټر روډ، دا شل سکولونه، پنځوس کالجونه، پلیز، ما دا ریکویسټ کولو چه دا پی اینډ ډی ډیپارټمنټ چه دے او د فنانس ډیپارټمنټ سره د دوئ هیڅ کار نیشته اوس چه د دوئ کار پاتے وی، دوئ خو Lump sum umbrella جوړوی، دے کښ دوئ هیڅ تکلیف نه کوی، میټنګ نه کوی نو دا د فنانس والا له هم پکار دی کنه جی، دا فنانس له هم پکار دی چه خپل ایم پی ایز سره میټنګ اوکړی، فنانس سیکرټری د کښینی، پرابلم چه دے ، هغه دهم ډسکس کړی۔ پیسے خو فنانس ورکوی۔ اوسه پورے چرته فنانس سیکرټریMeeting نه دے راغوښتے ، اوسه پورے چرته فنانس منسټر Meeting نه دے راغوښتے نو دا بجټ چه دے ، دا خو سپیکر صاحب، چه یو فائل لاړ شی فنانس ډیپارټمنټ ته، کال کال هغه فائل پروت وی، د کلاس فور

لاړ شی، هغه کلاس فور چه کومه پورے ورسره منت اونکړی، منډه او نه وهی د هغه کلاس فور فائل نه اوځی۔ زمونږ د تعمیر وطن پروګرام پیسے چه دی، دا پکښ کالونه تیر شی، هغه فائلونه نه راوځی۔ نو سپیکر صاحب، زما خو دا خیال دے چه دا هسے پیسے ضائع کول دی، د غریب عوام پیسے دی، دا په دوئ ضائع کول دی، اربونه روپئ، ایک ارب، اړتیس کروړ روپئ، داسے دنیا ده سپیکر صاحب۔ نو زما دا خواست دے چه مهربانی د اوشی چه مونږ دا کوم کټ موشن پیش کړے دے، دا د Reduce کړے شی او بیا د دا بجټ مخکښے بوتلے شی۔

Mr. Speaker: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA. Absent. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA. Absent. Mr. Amanat Shah Haqqani, MPA.

جناب امانت شاہ: بس زه واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! اس میں اگر آپ Page 133 کو دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: 133.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: اس میں سر، انھوں نے واٹر، الیکٹرسٹی اور گیس کی مد میں پچھلے سال سو، سو روپے رکھے تھے، مطلب ہے بڑے Unrealistic figures ہیں اور اس سال کیلئے ایک، ایک ہزار مانگ رہے ہیں تو پورا فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے اور Revised میں اگر آپ دیکھیں تو اس میں اس نے Zero spending کی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ یا تو بالکل یہ دفتروں میں بیٹھتے نہیں ہیں کیونکہ نہ ان کو پانی کی ضرورت ہے، نہ گیس کی، نہ بجلی کی اور یا اگر یہ بیٹھتے ہیں اور یہ کام بھی کرتے ہیں اور یہ الیکٹرسٹی بھی استعمال کرتے ہیں تو پھر پیسکو کے ساتھ جو Reconciliation ہوتی ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ جو ہے، وہ صرف اپنے لیے پیسے ان سے لیتا ہے۔ مطلب ہے کہ اپنا جو بل ہوتا ہے، وہ Zero کروا دیتا ہے اور باقی آپ دیکھیں، جنرل ایڈمنسٹریشن میں تین کروڑ بل ہے، کسی میں چار کروڑ

بل ہے، کہیں پہ کچھ ہوتا ہے۔ابھی سر،اگر آپ دیکھیں تو مطلب ہے سو روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ کا بل اور اگلے سال کیلئے ایک ہزار مانگ رہے ہیں۔ اچھا سر، آگے چل کر آپ دیکھیں یہ 133--------------

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کہیں میٹر تو Reverse نہیں کرتا؟

<u>جناب اسرار اللہ گنڈاپور:</u> جی، سر!

<u>جناب سپیکر:</u> میٹر تو Reverse نہیں کیا ہوگا؟

<u>جناب اسرار اللہ گنڈاپور:</u> جو بھی ہے، مطلب ہے بڑے Unrealistic figure ہیں۔ (تالیاں) سر! اس کو آگے دیکھیں Page 134، اس میں انہوں نے لکھا ہے 'Payment to other for services rendered', تو اب یہ کس قسم کی سروسز ہیں جی جس کیلئے یہ پیسے مانگتے ہیں؟ اچھا نیچے ہے 'Other' اس کے Figure آپ دیکھیں، انہوں نے پچھلے سال اس میں بانوے لاکھ رکھے تھے، اس میں انہوں نے نو کروڑ تقریباً خرچ کیے ہیں---------

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کونسا Page ہے؟

<u>جناب اسرار اللہ گنڈاپور:</u> یہ سر، 134۔

<u>Mr. Speaker:</u> 134.

<u>جناب اسرار اللہ گنڈاپور:</u> سر! اس میں اوپر ہے 'Payment to others for services rendered' تو اس کا ہمیں یہ بتائیں یہ کس قسم کی سروسز ہیں جن کیلئے انہوں نے پچھلے سال تقریباً کوئی ڈیڑھ کروڑ رکھے تھے، ڈھائی کروڑ خرچ کیے ہیں، اس سال پھر یہ ڈیڑھ کروڑ مانگ رہے ہیں؟ اور اس کے ساتھ نیچے 'Other' ہے، 'Other' میں انہوں نے بانوے لاکھ رکھے تھے، اس میں تقریباً نو کروڑ خرچ کیے ہیں، تو 'Other' میں کیا ہے؟ ہمیں بتائیں تو سہی کہ یہ کس قسم کا بجٹ ہے اور پتہ بھی نہیں ہے کہ کن مدوں میں ان کو خرچ کر رہے ہیں؟ Thank you, Sir.

جناب سپیکر: جمشید خان، ایم پی اے۔

جناب جمشید خان: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکرا په فنانس باندے ډیرے خبرے اوشوے، ممبرانو صاحبانو خبرے اوکړے۔ دا ټول ممبران صاحبان د یو دفتر به هم دومره چکرے نه لګوی، څومره چه د فنانس ډیپارټمنټ چکر لګئ او یوازے ممبران صاحبان نه، ټول عوام ترے نالاں دی۔ دا تاسو پریږدئ دغه ته چه ووټنګ پرے اوشی۔

جناب سپیکر: جی، سید مرید کاظم شاہ، ایم پی اے۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سر! یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ ایک ایسا ڈیپارٹمنٹ ہے، میرا خیال ہے کہ اس سے کوئی محکمہ بھی مطمئن نہیں ہے۔ آپ جس دفتر میں جائیں گے، جن سیکرٹریوں کے ساتھ کام ہو اور اس کا فنانس کے ساتھ Related کام ہو تو وہ کہیں گے جی میں تو کرتا ہوں، پہلے فنانس میں Try کریں۔ مقصد یہ ہے کہ اس محکمے کی ضرورت کیا ہے کہ ہر آدمی ہر سیکرٹری کے پاس جائے اور پھر اس سے وہ بھی Request کرے اور ہم بھی Request کریں؟ اس کی Efficiency میں آپ کو سر، ایک عرض کرتا ہوں Sugar Cane Research پہ میں ایک سال سے لگا ہوا ہوں اور Software ان سے وہ مانگ رہا ہوں کہ آپ کے پاس کتنے پیسے بقایا ہیں، کتنے آپ نے Release کئے ہیں، آج تک فنانس ڈیپارٹمنٹ مجھے اس کا جواب نہیں دے سکا اور ہم نے اس کو نوٹس بھی دیا ہے۔ اس بار تو ہم نے مجبوراً کہا ہے کہ سیکرٹری ہے Next meeting میں آئے گا تاکہ یہ پتہ چلے کہ ہماری پبلک کے پیسے ہیں جو کہ گورنمنٹ کے بھی نہیں ہیں اور فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کو دبا کر بیٹھا ہے، اسلیے کہ اس کے پاس خود حساب نہیں ہے کہ ڈی آئی خان کے پیسے اس نے مردان میں بھیجے ہوئے ہیں، مردان کے پیسے اس نے صوابی میں بھیجے ہوئے ہیں تو سر، اس ڈیپارٹمنٹ کا تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی فیصلہ نہیں ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ اپنے طور پر اگر اپنا بجٹ تیار کرے تو وہ بہتر ہوگا بہ نسبت کہ یہ فنانس کے اوپر بوجھ ہو۔

جناب سپیکر: جناب آصف اقبال داودزئی صاحب۔

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریه، سپیکر صاحب۔ پیر محمد خان صاحب، عبدالاکبر خان صاحب، بشیر بلور صاحب، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، مرید کاظم صاحب او گستاسپ خان صاحب د محکمے متعلق خپل Views ورکړل۔ سپیکر صاحب! محکمه فنانس، دا زمونږ ه، لکه د هر یو حکومت د ملا هډوکے وی ځکه چه Money makes the mare go او دے ټولو، د هر څه Affairs د پاره د پیسو بندوبست کول او د Resources پیدا کول، هغه Manage کول، د محکمه فنانس کار وی۔ دے لحاظ سره د دے محکمے اهمیت خو انتهائی مسلم دے، باقی دا Grievances خواه مخوا کیدے شی۔ هغه خو Day to day life کښې راځی خو د دے محکمے چه کوم په دے وخت کښې، دے زمونږه حکومت کښې خصوصاً څه کارکردگی ده نو هغه ماشاءالله ډیره تعریف وړ ده۔ خصوصاً دا چه کله مونږه بجټ پیش کولو ړومبے نو په هغه ټائم کښې زمونږه ټوټل چه کوم Volume وو، تقریباً 44 ارب روپئ وو، د اللہ کرم دے، دے ټائم کښې مونږه تقریباً ایک کهرب روپئ بجټ پیش کړے دے۔ د دے ټولو دا اوس Management، دا Resources پیدا کول، دا Increase، د دے ټولو ذمه داری د فنانس ډیپارټمنټ سره راځی۔ بل د پوسټونو خبره اوشوله نو دا مونږه یوه فیصله کړے ده، یو Policy decision دے چه PC-IV د هر یو پراجیکټ چه کله Complete شی، که هغه سکول دے، که هغه بی ایچ یو ده، که هغه آر ایچ سی ده، چه څنګه PC-IV submit کیږی نو ورسره به SNE submit کیږی د هغه پوسټونو Thrashing د پاره ځکه چه بیا کله پیسے Utilize شی او فنډز Utilize شی او د پبلک پیسه اولګیده نو پکار داده چه د هغے فوری طور Utilization شروع شی۔ خو پورے چه د پیر محمد خان صاحب د سکولونو خبره ده نو انشاء اللہ زه به Personally دا مسئله Take up کړم د فنانس ډیپارټمنټ سره ځکه چه حقیقت دے، دا مسئله یواځے د دوئ نه ده، دا د

شانګلے د عوامو ده، د شانګلے د هغه طالبعلمانو ده چه د چا د پاره چه سکولونه جوړ شوی دی۔ دا د هغه کمیونټی د پاره ده نو انشاء الله دغه مسئله به Resolve کړو۔ د دے نه علاوه د Lump sum خبره اوشوه چه هر کال کومه په Payment کښ اضافه کیږی، څنګه چه عبدالاکبر خان صاحب پخپله اعتراف اوکړو نو دا الاؤنس، دا پیسے په دے مد کښ د دے د پاره ایښودلے کیږی چه کوم Increases کیږی چه مونږه بیا د دے نه د هغے Payment اوکړو۔ بله د 'Others' خبره اوشوله چه زما رور، اسرار الله خان صاحب اووئیل چه 'Others'، دا پیسے کوم ځائے خرچ کیږی؟ نو چه د صوبے څومره Financial matters دی، زمونږه فنانس ډیپارټمنټ د هغے د پاره بندوبست کوی۔ په پیښور کښ د هغے دپاره بندوبستونه، میټنګز یا د هغے د پاره د Personal nomination، زه به د Net hydle profit خبره اوکړمه چه کومه د ټریبونل خبره وه، د هغے دپاره چه مونږه سروسز Acquire کړے وو نو په هغے باندے خواه مخوا خرچه راتله په هغے کسانو، دا ټول چه کوم په دے 'Others' کښ Include کړو چه د دے صوبے دپاره، د صوبے د حق د پاره چه کوم Fight کیږی نو د دغے نه بیا د هغوی مرسته کیږی او د هغوی Facilitation کیږی۔ د دے نه علاوه چه کوم الاؤنس دی یا نوره خبره کیږی نو په اسلام آباد کښ د دے صوبے د پاره د ECNIC اجلاس وی، نور د فنانس ډیپارټمنټ سره Related اجلاسونه وی، د هغے د پاره چه کوم زمونږه د دے صوبے نمائندګان او زمونږه آفیسر ځی نو د هغوی د Facilitation د پاره دغه نور الاؤنسز وغیره موجود وی۔ یوه خبره زمونږه مرید کاظم صاحب اوکړله د Sugar cane cess نو دغه مسئله چه کومه ده نو هغه حقیقت دے چه د دے انتهائی اهمیت دے ځکه چه زما په خپله علاقه کښ یو شوګر مل دے نو انشاء الله دغه کښ به هم زه Personally د مرید کاظم صاحب سره Coordination اوکړمه چه دغه پیسه چه

کومه ده چه هغه راوځی او د Welfare پیسه ده چه په پبلک باندے ئے اولګوؤ۔ دے سره زما دے رونړو ته ریکوسټ دے چه که مهربانی اوکړی چه خپل کټ موشنز Withdraw کړی چه مونږه مخکښے Proceed شو۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! څنګه مخکښے ئے چه اوویئیل که دا اوس منسټر صاحب وے ، ټهیک شوه، منسټر صاحب ته چټونه راځی د بهرنه، کوشش کیږی لګیا دے خو جناب سپیکر، خبره دا ده چه مونږه بیا بیا دا خبره کوو چه دا دومره غټ ډیپارټمنټ دے او د دوئ بنیادی کار Financial discipline ساتل دی خو هغه نه شی ساتلے ، په هغے کښې هغه فیل دے۔ هغه وائی چه ما له، دا خو لکه د رنجیت سنګه غوندے زمانه ده چه بهئی پینځه اربه روپئ زه په جیب کښې کیږدمه چه په کوم ځائے کښې پکار راځی نو په هغه ځائے کښې به زه ورکومه، یوه، او بله دویمه خبره چه پوائنټ د 'Others' raise شوے وو نو منسټر جواب ورکړو چه دا 'Others' مونږه د دے پاره ایښے دی چه During the course of year که د دے پیسو مونږه ته ضرورت راغے میټنګ دپاره یا د څه د پاره، ټهیک شوه چلو مونږه ئے د یو منټ دپاره منو، تاسو چه 'Others' په خپل بجټ کښې کیښودل خو چه تاسو بیا کله Revised او Actual راولئ، پکار ده چه هغه Details په هغے کښې راولئ چه تاسو دا 'Others' په کوم ځائے کښې خرچ کړے ؟ نو اوس د هغے نه خو مونږه هیڅ نه یو خبر۔ تاسو خو دس کروړ یا بیس کروړ روپئ په 'Others' کښې کیښودے نو پکار دا دی چه تاسو بیا Revised یا Actual بجټ کوم د Expenditure چه راوړئ په Next year کښې، په هغے کښې به تاسو ښایئ چه مونږه دا 'Others' پیسے په کوم ځائے کښې Utilize کړے۔ جناب سپیکر! زما په خیال

باندے مونږه د دے Reply نه مطمئن نه یو او مونږه د فنانس ډیپارټمنټ خلاف دا کټ موشن واپس نه شو اخستے۔

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! پچھلے سال پانی، بجلی اور گیس کیلئے انہوں نے سو روپے اس میں رکھے تھے اور کچھ بھی خرچ نہیں کیا، اگلے سال کے لئے صرف ایک ہزار ہے۔ یہ کس قسم کی بجٹ سازی ہے اور جہاں تک انہوں نے بات کی ہے کہ کانفرسز وغیرہ ہوتی ہیں تو کانفرسز کا اگر آپ Page 133 پر دیکھیں، اپنا ہیڈ ہے۔ " کانفرسز، سیمینار، ورکشاپس، سمپوزیا"، اسکا اپنا ہیڈ ہے سر، یہ تو 'Others' میں نہیں ہے۔ اس میں چھتر ہزار انہوں نے رکھے تھے، اس سال وہ ایک ہزار مانگ رہے ہیں۔ اس میں 'Law charges' اگر سر، آپ دیکھیں تو وہ 'Law charges' علیحدہ ہے۔ اگر کسی کو انہوں نے Hire کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Law charges جی۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، یہ بالکل End پہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو سر، بات یہ ہے نا، کہ مطلب ہے اگر ان کو پتہ نہیں ہے تو ہمیں بتادیں کہ میں نہیں جانتا۔ Minister concerned ہیں نہیں کیونکہ اس قسم کے جوابات فلور آف دی ہاؤس پہ، میرے خیال میں سارے فلور کی توہین ہے کہ اگر ہم کانفرنسز کو دیکھتے ہیں تو کانفرنسز کا علیحدہ ایک ہیڈ ہے۔ الیکٹرسٹی کے متعلق سر، کوئی جواب نہیں ہے، وہاں پر ان کا بل نہیں آتا۔ گیس کا ان کا بل نہیں آتا۔ اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ اپنے لئے سیونگ کرتا ہے تو پھر تو مطلب ہے سر، یہ کس قسم کی بجٹ سازی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! د ے 'Others' کښې چه دوئ کومه خبره کوی چه مونږه میټنګونه کوؤ نو هائیډل پاؤر باندے مونږه پیسے اولګولے، تپوس کوؤ چه هغے باندے مو څومره پیسے اولګولے، وکیلانو له مو څومره پیسے ورکړلے، د هغے آمدن تاسو مونږه ته څه اوښودلو؟ هم هغه شپږ اربه روپئ دی نو هغه نن نه شل کاله مخکښے مونږه چه کوم کړی وو، هم هغه شانتے کښې دی نو هغه بیا ټولے پیسے ضائع شوے نو دا ولے ضائع شوے؟ سپیکر صاحب! دوئ په شریعت بل باندے سیمنار اوکړل دلته، میټنګونه اوکړل، په هغے باندے پیسے اولګیدلے، هغه د راته اوښائی چه څومره پیسے پرے اولګیدلے یا حسبه بل ئے پیش کړو، د حسبه بل دپاره دوئ د دنیا نه خلق راوستل، په دے نشتر هال کښې پرے میټنګونه اوشول، د دے دپاره وکیلان راغلل، سپریم کورټ ته ئے کسان اولیږل، په هغے باندے څومره پیسه خرچه شوه؟ خو دا ټولے پیسے خرچے شو او Result nil خو سپیکر صاحب، دا د قام پیسے دی، دا د چا خپل د ذات پیسے نه دی، دا پیسے دوئ ولے داسے ناجائزه خرچ کوی؟ پکار ده چه په اسمبلئ کښې ټولے خبرے اوکړی۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! یہ جو سو روپیہ یا ہزار روپے ہیں، یہ آپکو پتہ ہے کہ اکاونٹ کو Retain کرنے کیلئے تاکہ اکاونٹ Close نہ ہو جائے، وہ اس کے Against------

جناب عبدالاکبر خان: تو اس کا مطلب ہے کہ ایجوکیشن زیرو۔ جب آپ ایک طرف کروڑوں روپے۔

وزیر بلدیات: بات یہ ہے، پلیز، آپ کر لیں۔ اس کیلئے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ---------

جناب سپیکر: ووٹنگ کیلئے، اچھا۔ چونکہ کوئی بھی محرک اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لینے کیلئے تیار نہیں ہے، لہذا میں ہاؤس کے سامنے کتوٹی کی تحریک ووٹنگ کیلئے پیش کرتا ہوں۔ Now I put these cut motions to vote. Those who are in fovour of it, may say 'Aye' and those against,

it may say 'No' .

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The cut motions are defeated and Demand No. 3 is granted. Demand No. 4. The honourable Minister for P&D, NWFP, to please move Demand No. 4.

جناب عبدالاکبر خان: میری درخواست ہے کہ ڈیمانڈ آپ نے ووٹ کیلئے نہیں ڈالا تھا کیونکہ آپ نے کٹ موشن پر ووٹنگ کرائی ہے، آپ مہربانی کر کے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔ Sorry, thank you for correection. ڈیمانڈ میں نے Put up نہیں کیا تھا؟

آوازیں: نہیں۔

Mr. Speaker: Now I put these cut motions to vote for Demand No. 3.

آوازیں: کٹ موشنز نہیں، ڈیمانڈ۔

جناب سپیکر: ہاں؟

آوازیں: ڈیمانڈ نمبر 3۔

Mr. Speaker: Now the question is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favoure of it, may say "Aye' and those who are against it, may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Demand No. 4.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان:ان تاروں میں کرنٹ ہے۔

جناب سپیکر:اچھا،وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ حکومت کی سازش ہے یا ہماری حکومت ۔۔۔۔۔۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں، انشاء اللہ صوبہ سرحد میں اسکو ایسا کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔یہ کسی اور جگہ ہو سکتا ہے، یہاں پر نہیں ہوگا۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک بات ہے۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker. Demand No. 4.The honourable Minister for P&D, NWFP, to please move his Demand No. 4. Honourable Minister For ….

ایک معزز رکن: کہیں آپ کی وجہ سے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو جی اس کی فیملی میں، رشتہ داروں میں Death ہوئی ہے۔ Honourable Minister for Information, NWFP, Mr. Asif Iqbal Daudzai, on behalf of honourable Minister for P&D, please.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات) : شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقی کے Behalf پر تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو کہ مبلغ 60 ملین،881 ہزار روپے سے متجاویز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ تیس جون 2008 کو ختم ہونے سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی و ترقی، و شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ شکریہ سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.60,881,000/- may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of

payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Planning and Development and Statistics.

Cut motions on Demand No. 4. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, please.

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ڈیمانڈ نمبر 4 میں چھ کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion------------------------

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ آنریبل ممبر نے جوکٹ موشن پیش کی ہے تو سارا ڈیمانڈ چھ کروڑ روپے کا ہے توکٹ موشن میں چھ کروڑ روپے کی کٹوتی، تو یہ دینا کیا چاہتا ہے؟ یعنی چھ کروڑ روپے سارے ڈیپارٹمنٹ کا ڈیمانڈ ہے اور وہ کٹ موشن چھ کروڑ روپے کی پیش کر رہا ہے، تو کتنا، صرف اٹھاسی ہزار روپے دینا چاہتا ہے انکو؟

جناب بشیر احمد بلور: یہ جو چھ کروڑ کا لکھا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، اسکی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب پیر محمد خان: یہ چھ کروڑ سے زیادہ ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: یہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، اسکی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب پیر محمد خان: 60.881 ملین، چھ کروڑ نہ زیات دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!----

Mr. Speaker: Mr.Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! چونکہ محکمے سے لوگ تنگ ہیں، اسلئے میں دو کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two crore only. Mr. Ikramullah Khan

Shahid, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4. Absent. It lapses. Engineer Muhammad Tariq Khattak, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4. Absent, lapsed. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

Mr. Sikandar Hayat Khan. Sir, I beg to move a cut of Rs. 1000 on Demand No. 4.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں تین سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. Mr. Attiqur Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4. Absent, lapsed. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

جناب بشیر احمد بلور: زہ د سلو روپو کٹ موشن پیش کومہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Shaukat Habib, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

جناب شوکت حبیب: جناب! میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

جناب محمد ارشد خان : زہ د پچاس روپو کٹ موشن پیش کومہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4. Absent, lapsed. Syed Mureed Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

<u>سید مرید کاظم شاہ:</u> میں بیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 4. Absent, lapsed. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

<u>جناب جمشید خان:</u> زه په ډیمانډ باندے د دس روپو کټوتی پیش کومه۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 4.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, please.

<u>جناب پیر محمد خان:</u> شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زه په دے نه پوهیږیم چه د پی اینډ ډی مقصد پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ دے او که نه د دے څه بل څه مقصد کیدے شی ځکه چه پلاننگ خو دے ته وائی چه د صوبے د پاره، د خپل قوم د پاره یو پلاننگ اوکړی چه قوم ته فائده په دے کښ رسی او په دے کښ نقصان دے نو د فائدے هغه کار کوی او د نقصان هغه نه کوی۔ خو دوئ په بندو کمرو کښ ناست وی او دلته کښ په خپله طبع باندے کتابونه چهاپ کوی، لگیا دی او د صوبے فیصلے

دوئ کوی ـ دوئ لکه بلور صاحب چه هغه خبره اوکړله، شارټ کټ خو به هغے خبرے لره راځو چه د دے محکمے ضرورت خو اوس نه دے پاتے ځکه چه پلاننگ خو نشته، ټوله اے ډی پی 'امبریلا' ده، "دوسو پرائمری سکولز،امبریلا،دوسو گرلز پرائمری سکول،امبریلا، سوماڈل سکول امبریلا،چار سو اور سات سو کلو میٹر سڑکیں،امبریلا" چه دا ټول څیزونه دوئ چیف منسټر ته ورکوی نو بیا خو د دوئ دا خبره چه په یوه پانړه باندے دا ټول بجټ پاس کیدے شی او په دے محکمے باندے د فضول خرچے ته بیا ضرورت څه دے، د پی اینډ ډی کښې بیا څه کار دے چه دا دومره کتابونه چهاپ کوی، دا دومره پیسې مونږه اوړو راوړو ؟ نو بیا خو د دے پلاننگ محکمے ضرورت نه دے پاتے۔ دوئ ته ئے مخکښے جی Problematic department وائیلو،(P and D)،مونږه په دغه نه پوهیدو چه دا پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ دے خو مونږ به وائیل چه دا Problematic department دے، دوئ صرف مشکلات هلته پیدا کوی۔ د دوئ کارکردگی تر اوسه پورے مونږه معلومه نه کړه۔ سپیشل گرانټ په کروړنو روپو ورکوی او بغیر د اے ډی پی نه، چه اے ډی پی دوئ جوړوی نو دلته کښې مونږه ته راغلے نه وی او د صوبائی اسمبلئ نه منظوری پرے نه وی شوے او بیا په ضمنی بجټ کښې به اوس راځی او په اربونو روپئ خرچه اوشی یعنی دا کومه طریقه ده چه سکیم باندے په کروړنو روپئ لگوی، په اربونو پرے خرچ کوی او هغه به په ضمنی کښې مونږه ته پیش کیږی او مونږه ته به ئے په On going کښې اوښائی؟ دا مونږه ته ډیر سکیمونه دوئ په On going کښې ښودلی دی ـ تقریباً پینځه ارب روپو نه څه دپاسه دوئ په On going کښې اچولی دی او هغه دوئ په ضمنی کښې۔ نو د دوئ ټول هغه طریقه کار چه دے نو هغه ډیر غلط روان دے او د دے محکمے هیڅ فائده نیشته۔ په دے صوبه کښې، که شمالی علاقه جات دی، که ملاکنډ

دویژن دے ، کہ ھزارہ، په دے کښ د اوبو زمونږ څومره Sources دی چه په هغے ترا وسه پورے دوئ جوړولے دس دس میګا واټ، بیس بیس میګاواټ، د دے پاره ئے څه پلاننګ کولے نو په هغے باندے به ئے د شیډو په ذریعه تر اوسه پورے په زرګونو میګاواټ بجلی مونږه پیدا کړے وه چه د واپډے د کھیل نه به خلاص وو او چه هغه به زمونږه د دے صوبے په اختیار کښ به وو، نو هغه پلاننګ نیشته۔Feasibility به یو یو څیز د پاره ځی او راځی، په هغے باندے په لکھونو او په کروړنو روپو به خرچ کیږی هر کال اوFeasibilityبه ښکته ځی او Feasibility به بره ځی او عملی کار پکښ نه کیږی، نو شارټ کټ خبره هم دغه ده چه۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شارټ کټ خبرے لره راشه۔

جناب پیر محمد خان: او اصلی خبره هم دغه ده چه دا محکمه د ختمه شی، چیف منسټر پوره دے۔

جناب سپیکر: تاسو خو د ختمیدو نه دی وائیلی۔

جناب پیر محمد خان: نو دا پسے ترینه کټ کړی نو بیا پکار داده چه پخپله د شرم نه بس کړی۔

جناب سپیکر: خه جی۔

جناب پیر محمد خان: چه دا ټوله اے ډی پی په یوه پانړه باندے جوړیدے شی نو بیا څه ضرورت دے د دومره کتابونو۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر عبدالاکبر خان،ایم پی اے۔

جناب پیر محمد خان: شکریه، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: مشکور ہوں جناب سپیکر، لیکن دو ڈیمانڈز پر ووٹنگ ہوئی ہے اور ہمیں ابھی شک ہے کہ پیر محمد خان نے ہمیں ووٹ دیا ہے کہ نہیں۔ جناب سپیکر! یہ ڈیپارٹمنٹ Basically جس طرح انہوں نے کہا کہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن میں تو کہتا ہوں کہ اسکو 'چٹی ڈیپارٹمنٹ'، یہ تو چٹوں پر کام کرتا ہے، اوپر سے چٹ آتی ہے اور وہ سکیمیں اے ڈی پی میں Include کی جاتی ہیں۔ ان میں چاروں کے پاس نہ کوئی پلاننگ ہے، نہ کوئی ڈیویلپمنٹ ہے۔ وہ اسلئے جناب سپیکر، کہ اگر آپ آج کی اے ڈی پی نکالیں اور آج سے دس سال پہلے کی اے ڈی پی نکالیں کہ جس وقت اے ڈی پی دو تین بلین روپوں کی ہوا کرتی تھی، اسکے سائز کو دیکھیں اور اب اے ڈی پی کے سائز کو دیکھیں، جناب سپیکر، پرسوں جب بجٹ میں، میں نے اسکو اس جیب میں ڈالا تھا، مجھے ڈر ہے کہ آئندہ سال اگر انکی حکومت رہی، خدا خیر کرے میرے خیال میں نہیں رہے گی لیکن اگر رہی تو وہ اے ڈی پی کا جو کاغذ ہوگا، وہ ہم جیب میں ڈالیں گے۔ اب جناب سپیکر، آسانی کی نہیں جی، دیکھیں جی یہ مذاق نہیں ہے، یہ ڈیویلپمنٹ اس صوبے کے ہر شہری کا حق ہے، خواہ وہ کہیں بھی رہتا ہو، خواہ کسی بھی ضلع میں ہو، یہ اسکا حق ہے کہ صوبے کے وسائل میں اسکو ترقی ملے اور اسلئے بنیادی ڈیوٹی اور یہاں جو بنیاد تھی اے ڈی پی کی، وہ Sectoral wise and population wise allocations تھیں۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے جو بھی اے ڈی پیز بنتی تھیں، وہ سارے جو Resources تھے صوبے کے، جو وہ ڈیویلپمنٹ کیلئے رکھتے تھے، اسکو پہلے سیکٹرز میں Divide کرتے تھے، Percentage کے حساب سے سیکٹرز کو دے دیتے تھے، ایجوکیشن یا ہیلتھ کو یا جس کو بھی جتنا Percentage دیتے ہیں اور جناب سپیکر، اسکے بعد پھر جب Percentage wise یا سیکٹرز وائز کرتے تھے تو پھر ڈسٹرکٹس کو بھی اسی Percentage کے حساب سے کہ جس جس ڈسٹرکٹس کی جتنی پاپولیشن تھی، فنڈز ملتے تھے اور کسی ڈسٹرکٹ کی Ten percent population, Fifteen percent of the total Province تھی۔ ایک طرف تو ہم مرکز سے آبادی کی بنیاد پر چیزیں مانگتے ہیں، ایک طرف تو ہم مرکز سے کہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کی پاپولیشن کے حساب ہمارا حصہ دو لیکن یہاں پر جب ہمارے پاس وہ پیسہ آتا ہے تو جناب سپیکر، ہم پھر نیچے ڈسٹرکٹس میں اسکو پاپولیشن کے حساب سے

تقسیم نہیں کرتے اور پی اینڈ ڈی کے پاس چٹیں آتی ہیں اور پی اینڈ ڈی کا سائز سکڑ سکڑ کے جو بلاک ایلو کیشن میں، آخر میں آپ دیکھیں گے جناب سپیکر، ------------

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: میں انکو بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، یہ حکومتیں آتی جاتی چیز ہیں، آج کوئی ایک حکومت میں ہوتا ہے، کل کوئی دوسرا حکومت میں ہوتا ہے۔ آج جو حکومت والے ہوتے ہیں، وہ کل ہو سکتا ہے کہ اپوزیشن میں ہوں، اپوزیشن والے ہو سکتا ہے کہ کل حکومت میں ہوں لیکن انہوں نے جو روایت ڈالی ہے جناب سپیکر، یہ انکے اپنے گلے پڑی گی۔ کیوں؟ اسلئے کہ اگر دوسری پارٹی حکومت میں آگئی اور انہوں نے یہ کام شروع کر دیا تو یہ چیخیں گے یہاں پر بیٹھ کے کہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہو گی اور پھر جو حکومت والے ہونگے اس طرف، وہ کہیں گے کہ جناب سپیکر، یہ تو آپ کا اپنا کیا دھرا ہے، یہ تو آپ نے خود اس طرح کیا ہے تو ہم بھی اس طرح کرتے رہیں گے اور ہو سکتا ہے، وہ ان سے زیادہ اسکو Block کریں اور پھر دو لائنز کی اے ڈی پی بن جائے گی کہ اتنا--------

جناب سپیکر: مختصراً یہ کہ جو بوؤ گے، سو کاٹو گے۔

جناب عبدالاکبر خان: سو کاٹو گے۔

جناب سپیکر: بس تو بیٹھ جائیں۔ جی، سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ دا یوه داسے محکمه ده جناب سپیکر، چه د هغے باره کښې د هر چا تحفظات شته او د هر چا خدشات هم شته او زما خیال دے چه اپوزیشن ممبران چه څومره خفه دی، دغه شان د هغه سائډ ممبران هم د دے محکمے نه کافی پریشانه دی، Specially خاصکر چه اوګورئ چه کله نه د امبریلا سکیم والا طریقه کار شروع شوے دے نو بیا خود دے ډیپارټمنټ هډو، زما نه مخکښے هم دا خبره اوشوله چه د دے هډو ضرورت نیشته او که اوګورئ جی نو د امبریلا سکیمز دا طریقه کار چه دے

نو هغے واقعی د دے ډیپارټمنټ افادیت ختم کړے دے ځکه چه دا خو چه کوم ځائے Needs وی، د کومے علاقے څه ضرورت وی، هغه شان د هغے مطابق هلته کښې ډیویلپمنټ اوشی۔ دلته کښې اوس دا طریقه کار دے چه جی ټول سکیمونه جوړ کړے شی، د امبریلا لاندے کیښودلے شی او د یو کس په دستخط باندے هغه سکیمونه مختلف خلقو ته، چه څوک د هغه منظور نظر راځی نو هغوی ته ورکړے شی او چه څوک د هغوی په نظر کښې نه وی نو هغه ته نه ورکړے کیږی او هغه شانتے د ټولے صوبے ډیویلپمنټ چه دے نو هغه Suffer کیږی لګیا دے۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، چه کله نه دا دغه شروع شوے دے چه اے ډی پی خو دوئ مونږ باندے پاس کړی، د هغے ټول سکیمونه مونږ باندے پاس کړی، بیا چه کله Re-appropriation کیږی، کله چه سکیمونه ډراپ کیږی، کله چه د هغے یو سکیمز Phase out کیږی، دا یوه نوے Terminology دوئ وستلے ده، نو د هغے نه بیا دا ممبران خبریږی، نه دا هاؤس خبریږی، نه څوک خبریږی، بس هغه یو څو کسان په خپلو کښینی او په دفتر کښې دننه د هغے حلقے هغه سکیم ختم کړے شی نو جناب سپیکر، په دغه لحاظ سره هم بیا خو ډېر ضرورت نشته چه د دے ډیپارټمنټ هلته کښې دغه وی۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، که تاسو اوګورئ، تیر په څلور، څلور نیم کالو کښې کوم لوئے ډیویلپمنټ پراجیکټس شروع شوی هم دی، په هغے باندے هغه شان چه کوم چیک ساتل پکار دی چه کوم د دے ډیپارټمنټ بنیادی Functions کښې راځی چه پلاننګ هم اوکړی او چه کوم Time period دوئ ورکړی چه د هغے مطابق هغه کار اوکړے شی او بل Quality او معیار باندے چیک اوساتلے شی، هغه که تاسو اوګوری نو د نیش برابر دے۔ که غټ پراجیکټس مونږه څومره ګورو نو څلور څلور، پینځه پینځه او شپږ شپږ کاله اوشو، اوس هغه نه Complete کیږی او هغه شان روان دی۔ زمونږه د ناګمان چارسده روډ به

مونږه یو واخلو، دا دے دولس کاله ئے اوشی جی، کار پرے روان دے، کله نه کله آصف اقبال صاحب پاځی، مونږه د دوئ مشکور یو، دا طمع را کړی چه په دولس هفتو کښې به پوره شی خو هغه کال تیر شو خو هغه دولس هفتے پوره نه شوے جناب سپیکر۔ دغه شان جناب سپیکر، په دے کښې که تاسو د دوئ دا Main demand دا دغه اوګورئ په Page 244 باندے------------

Mr. Speaker: Page?
Mr. Sikandar Hayat Khan: 244, Sir.
Mr. Speaker: Page 244.

جناب سکندر حیات خان: نو د 'Planning and Development Department Secretariat Level' بیل ډیمانډ دے، د 'Projects Planning and Implementation Cell' بیل دے جی او د 'Projects Director CSR Cell P&D Department' دا یو بیل اوس نوے جوړوی لګیا دی۔ جناب سپیکر! Already د دے محکمے کار کم شوے دے، Already مونږه چه دا دغه تاسو ته کیښنودو چه هغه شان نه د پلاننګ کار کیږی او امبریلا دغه نه پس خو د دے بیا هډو څه ضرورت نیشته نو ولے نه یو دغه لاندے اوساتی او دا 'Projects Planning and Implementation Cell' له بیل راولی او دا بل نوے، پته نیشته چه دا کوم مقصد د پاره دوئ راولی لګیا دی نو جناب سپیکر، د دے هډو ضرورت ورته نیشته۔ بیا جناب سپیکر، په Page 251 باندے دوئ د POL Charges, Aeroplane, Helicopter, Special Cause for Generator، دا که اوګورئ نو دا تقریباً دس لاکھ، پچاس هزار، د دے Provision نه وو او دا ئے نور استعمال کړی وو۔ دا ډیپارټمنټ چه دے نو دا خو اوس کاغذی کارروائی ته پاتے دے جی۔ دوئ ته دومره د POL څه ضرورت دے او د هیلی کاپټر څه ضرورت دے او د Aeroplane څه ضرورت دے؟ مونږ خو چرته دا وا نه ریدل

چه زمونږه Planning department تلے وی او یو ځائے کښې یو پراجیکټ ئے چیک کړے وی او هغوی د هغے پاره هیلی کاپټر استعمال کړے وی یا جهاز استعمال کړے وی نو دا جناب سپیکر، دا به ئے دغه د مختلف ملکونو د دورو د پاره چه کوم افسران خپل ځان د پاره غیر ملکی دورے جوړوی چه څه نه څه نوے پراجیکټس راځی او په هغے کښې هغوی خپل چکرے اولګوی، دا د هغے د پاره دوئ استعمالوی لګیا دی، دا دے صوبے د خلقو د پاره نه، د دے صوبے د پراجیکټس د پاره نه۔ جناب سپیکر! زه په دے سلسله کښې دا عرض کومه چه دا یو اهم دغه دے او د دے محکمے کارکردګی ناقص ده۔ د دے پاره مونږه به دا خواست کوؤ چه په دے باندے د ووټنګ اوکړے شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب! بس آپ ان کے ساتھ اتفاق کریں۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر! میں اتفاق تو بالکل کرتا ہوں لیکن I have to say something about it, Sir. سر! یہ جو ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ بہت ہی اہمیت کا حامل ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کی جو ذمہ داریاں ہیں، وہ دوسرے محکموں سے نسبتاً زیادہ ہیں اسلئے کہ پورے صوبے کی ترقی کیلئے اس کو کام سونپا گیا ہے۔ سر! آپ بھی اس اسمبلی میں رہے ہیں، میں بھی اس اسمبلی میں رہا ہوں، اس محکمے کا کام تھا اور اسکا کام پلاننگ کرنے کا تھا اور یہ Planning کا Process all the year round چلتا تھا، محکمے کو تجویزیں آتی تھیں، Exercises ہوتی تھیں، بیٹھتے تھے اور Consultations ہوتی تھیں۔ افسران محکمہ جو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھتے تھے، وہ علاقوں سے بھی واقف ہوتے تھے، وہ علاقوں کے مسائل سے بھی واقف ہوتے تھے اسلئے کہ وہ Consultative process ہوتا تھا اس وقت، Members used to be invited in the review meetings, Members used to be invited in the consultative meetings. اور وہاں پر تبادلہ خیال ہوتا تھا۔ یہاں پرا لہلاموں کا زمانہ نہیں ہے، کوئی بھی اتنا ولی نہیں ہے محکمے میں بیٹھا ہوا آدمی کہ اسے الہام ہو جاتا ہے کہ ہزارہ ڈویژن میں یا ملاکنڈ ڈویژن میں کونسی جگہ کتنی مشکلات میں آبادی ہے اور اسے کیا ضرورت ہے؟ سر!

منسٹر لوکل گورنمنٹ کو ذرا آپ چیک فرمائیں کیونکہ یہ Interruption ہو رہی ہے بات میں، سر! یہ محکمہ اسلئے بنایا گیا تھا کہ یہ Information collect کرے، Data collect کرے، لوگوں کے مسائل معلوم کرے اور پھر اپنی پلاننگ کرے۔ کسی بھی ملک میں، سر، آپ انڈیا تشریف لے گئے، آپ بیرون ملک جاتے ہیں، بڑے بڑے قابل لوگ Doctorates کئے ہوئے ہیں، اپنے شعبوں کے Experts، وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں اپنے محکموں پر لیکن وہاں پر ایک ڈویلپمنٹ کا Process ہے وہ کیوں ایسے اختیار نہیں دے دیتے کہ ایک آدمی خود ساری Development کا پروگرام چلائے؟ وہ اگر اس پروگرام کو اچھا سمجھتے کہ ایک ہی آدمی نے سارا کام کرنا ہے تو پھر تو جمہوریت کی بھی ضرورت نہیں ہے، پھر اس ہاؤس کی بھی ضرورت نہیں ہے تو کسی بھی بات کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میری سر، درخواست ہے کہ یہ کوئی Prejudiced بات نہیں ہے، آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب ممبر کی یہ ڈیمانڈ آئی کہ ہمیں شامل کیا جائے اپنے علاقوں کی ترقی میں، تو پھر آپ نے دیکھا کہ اس وقت کی حکومت نے ایک Process کے ذریعے ایک قانونی تقاضہ پورے کرنے کے بعد ممبران اسمبلی کو بھی Planning process کے Process میں شامل کیا اور انہیں اختیار دیا کہ وہ اپنے علاقوں کے بارے میں بات کریں۔ انہیں فورم فراہم کیا۔ انہیں اختیار یہ نہیں دیا گیا کہ وہ جو کچھ آئے، وہ کرلیں۔ ایک فورم فراہم ہوا، جسکا نام تھا District Development Advisory Committee اسکو وسعت دی، اسکو Extend کیا اور ممبرز وہاں پر بیٹھ کے اپنی بات کرتے تھے۔ Planning and Development کے جو Responsible لوگ ہوتے تھے، ان کو تجویزیں جاتی تھیں، پھر صوبے میں میٹنگز ہوتی تھیں Presided over by the Chief Minister. The Chief Minister was never ایسا نہیں کیا کہ چیف منسٹر کو Process سے باہر رکھا۔ Planning Ministers تھے، پہلے وہ میٹنگز کرتے تھے، پھر Over all، آپکو یاد ہو گا کہ چیف منسٹر Preside کرتے تھے اور سب کو موقع ملتا تھا کہ وہ اپنی ڈویژن، ڈسٹرکٹس کی بات کریں تو ایک یونیفارم ڈویلپمنٹ پروگرام آتا تھا۔ اب جیسے یہاں پر کہا جاتا ہے، ہم یہ باتیں پہلے کرتے تھے جب سراج الحق صاحب ہمارے پلاننگ منسٹر تھے، سینیئر منسٹر تھے، خزانے کے وزیر تھے، خزانہ بھی

ان کے پاس تھا، کام بھی ان کے پاس تھا، اس وقت بھی اس پر شنوائی نہیں ہوئی۔ ہاؤس پورا، اس طرف کے لوگ، ہم مسئلہ اٹھاتے تھے اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے سامنے جو لوگ بیٹھے ہیں، جو ممبران ہیں، انکی بھی رائے ایسی ہی ہے لیکن پارٹی Affiliation کی وجہ سے وہ اس لائن کو Toe کرتے تھے لیکن ممبر کے، صوبے کے اور ڈیویلپمنٹ کے مفاد میں یہ تھا کہ وہ Consultative process جو ہے اور جو Exercises ہیں، وہ جاری رہتیں۔ تو اب یہ ٹھیک کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مختصر نہیں کر سکتے؟

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر! بس مختصر کرتا ہوں۔ اب یہ بات ٹھیک ہے، میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ میں خود بھی پلاننگ منسٹر رہا ہوں، اب چونکہ پلاننگ کا وہ معاملہ ہی نہیں رہا، اب اختیار صرف یہ ہے کہ جو ساتھ ہے، اسے سکیم دے دو، جو اکھٹی سکیمیں ڈالی گئی ہیں امبریلا کے نیچے اور جو نہیں ہے ساتھ، اسے مت دو، تو یہ ڈیویلپمنٹ کا معیار رہ گیا ہے۔ اسلئے اب ہم اس سلسلے میں اتفاق نہیں کرتے، ہم اسے صوبے کے، صوبے کے عوام کے مفاد میں نہیں سمجھتے۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر احمد بلور صاحب!

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ په دے ډیر تفصیلاً خبرے اوشوے۔ منسټر صاحب یوه خبره اوکړله چه کوم وخت کښې مونږ Take over کوؤ نو 44 Billion rupees وو او اوس مونږه د 100 Billion نه هم زیات بجټ جوړ کړو۔ سپیکر صاحب! منسټر صاحب په خپل تقریر کښې دا وئیلی وو چه مونږ خپل کوم ترګټ ایښے وو چه دومره ټیکسونه به اخلو، هغه ټیکسونه مونږ وانغستلے شو نو د دوئ خو څه کمال نه شو چه دا بجټ دومره زیات دے۔ دوئ خو خپل ټیکسونه هم نه دی پوره کړے۔ دا چه کوم زیات شو، دا د این ایف سی ایوارډ په وجه زیات شو کوم چه مونږ زور اوکړو، شرابے مو اوکړلے۔ بل بیا په دے زیات شو چه دا د ورلډ بینک نه Aided پروګرامونه راغلل، دا په دے

زیات شو چه د ایشیئن ډیویلپمنټ بینک نه به قرض اخلو۔ دا د دوئ څه کمال نه دے چه دا زیات شو۔ سپیکر صاحب! د پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ خبره کیږی، نو پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ چه څنګه ما مخکښ هم عرض اوکړو، دا شهزاده صاحب منسټر وو، یو وخت کښ زمونږه انورکمال صاحب هم منسټر وو د پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ،نو مونږ به کښیناستو، مونږ به پورا۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیا به خفه شی، دے هم منسټر وو۔

جناب بشیر احمد بلور: دے هم وو، هغه هم وو، دواړه وو یو وخت کښ، نو مونږ به کښیناستو، مونږ به خپل د سی اینډ ډبلیو خبرے اوکړے، خپلے د ایریګیشن خبرے به مونږ اوکړے، هره خبره به مونږ اوکړله، بیا Collective فیصلے به مو اوکړلے۔ ایم پی ایز صاحبان به مونږ اوغوښتل، هغوی سره به مو ډسکس کړله۔ سپیکر صاحب! زما حلقه کښ ما ته یوه ډسپنسری پکار ده او دلته کښ ډسپنسری پکښ بلے علاقے ته لاړه شی۔ زه وایمه دا کوم ډیپارټمنټ چه دے، دا خو صرف یو سیکشن افسر د کښینی، او دا د اووائی چه بهئی مونږ په امبریلا کښ دومره روډونه ورکړل، دومره پرائمری سکولونه مو ورکړل، دومره کالجونه مو ورکړل، باقی بیا د چیف منسټر صاحب خوښه، چه څوک به سلام له ورځی، هغوی ته به ملاویږی، څوک چه سلام نه کوی هغوی ته به نه ملاویږی۔ نو سپیکر صاحب، په دے افسوس کوؤ، دومره لوئے مشران ناست دی چه دا انصاف دے ته وائی؟ انصاف دے ته وائی؟ مونږ خو امیان خلق یو، نه پوهیږو څومره چه دوئ پوهیږی، مونږ خو چرته خپل حکومتونو کښ داسے نه دی کړی۔ تاسو او ستاسو خدائے، تاسو هم حکومت کښ مونږ سره پاتے شوی یئ، کله مونږ داسے امبریلا، مونږ خو امبریلا ټکے پهلا ځل ستاسو دے حکومت کښ واوریدو۔ سپیکر صاحب! دا پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ چه دے، د دے نه اهمه

محکمه بله نیشته دے صوبه کښې چه هغه صحیح طریقے سره کار اوکړی۔ دا ډیویلپمنټ اینډ پلاننګ داسے شے دے چه هغه پورا صوبے باندے نظر ساتی۔ د دے پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ نه پس چه کوم سکیمونه دوئ پاس کړی، فنانس ډیپارټمنټ خا مخا ورله هغه پیسے ورکوی نو دا دومره Important محکمه ده خو د دے هغه ټول اختیارات ئے ختم کړی دی۔ د دے پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ هیڅ حیثیت نیشته، صرف د خپلو خلقو د پاره د ا امبریلا سکیمونه دی۔ سپیکر صاحب! زما خو دا خواست دے تاسو ته چه پکار دا دی چه یا خو دا ډیپارټمنټ د صحیح Activate شی، دا د ټوله صوبه کښې، څنګه چه پکار داده چه دوئ دا، دا سینیئر منسټر صاحب ناست دے، دا پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ ډیپارټمنټ د ټول کال په دے باندے کار کوی چه چرته څه پرابلم وی چه هغے باندے لګیا وی، پلاننګ د کوی چه دا بجټ به راشی نو مونږ به دا کوؤ خو د دوئ هیڅ کار نیشته، بس یو امبریلا جوړ کړی او د هغے نه پس هر څه ختم شی، نو زما به دا خواست وی چه دا محکمه یا د Activate شی یا د دا محکمه ختم کړے شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شوکت حبیب خان۔

<u>جناب شوکت حبیب خان:</u> جناب والا! د دے محکمے هیڅ کارکردګی نیشته، نه ئے پلاننګ دے او نه ئے نور څه دی او کارکردګی ئے انتهائی غیر تسلی بخش ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> محمد ارشد خان صاحب۔

<u>جناب محمد ارشد خان:</u> زه دا وایم چه د دے محکمے دلته په صوبه کښې خو د سره ضرورت نیشته۔ دوئ چه څومره Statistics بنودلے دی، هغه ئے مرکزی ذرائع نه بنودلی دی چه مونږ هغه د نیشنل فنانس کمیشن نه او Bureau of Statisticsنه اغستی دی۔ نو د دے مطلب دا شو چه دلته دوئ سره خو هیڅ

داسې Statistics نیشته، بس هسې پیسې غواړی، د پیسو د پاره دلته ناست دی حالانکه داځنګه چه ګستاسپ صاحب اووئیل، زما خیال دے د ټولو نه اهم ډیپارټمنټ په دے صوبه کښې پکار وو چه دا وو ځکه چه د سبا هغه سوچ یواځې دوئ سره دے او زما خیال دے چه د سبا هغه سوچ په ځائے باندے دوئ هغه پرونے سوچ ئے هم زمونږ خراب کړے دے۔ چه د دوئ دے پلاننګ ته اوګورو نو زمونږه هغه پرونے سوچ ئے هم خراب کړے دے۔ څه پلاننګ چه کیږی، یواځې د هغه امبریلا د پاره کیږی نو د دے صوبے د پاره ، د صوبے د خلقو د پاره پلاننګ نه کیږی۔ یواځې د دغے امبریلا لاندے چه کوم خلق ولاړ دی، د هغوی د پاره کیږی یا صرف د امبریلا والا مالک د پاره کیږی۔ نو دا چه زمونږه هغه ټول پلاننګ چه څه وو، صرف د ایوب خان وخت کښې وو چه هغوی یو Five year plan ورکړے وو مخکښې نه، بیا Second five year plan ئے ورکړے وو چه دے راتلونکی پینځه کاله کښې به دا کار کیږی۔ هغه وخت کښې زمونږ پلاننګ ډیپارټمنټ وو، د دے صوبے پلاننګ ډیپارټمنټ وو ځکه چه دا صوبه ټوله شریکه وه او یو د ویسټ پاکستان په نوم باندے وه، نو هغه وخت کښې Second five year plan هم وو او ړومبےFive year plan وو او هر سړی ته پته وه چه زما په دے کلی وطن کښې، زما په دے ښاریه کښې به په دے راتلونکی کال کښې دا دا کارونه کیږی، بل کال له به پکښې دا دا کارونه کیږی۔ هر سړی ته به خپله پته وه۔ دا پکار وو چه اوس هم دا پلاننګ ډیپارټمنټ والو سره مونږه یو ځان له نشست کوؤ او تاسو ئے راغواړئ، ستاسو په Through باندے دا راغوښتے شی او مونږه ته مخکښې نه وائی چه دا څه څه علاقه، څه څه سکیمونه دی چه دوئ ئے سبا د پاره کوی۔ زما په خیال باندے د دے محکمے ضرورت نیشته، که دوئ څه پلاننګ نه شی کولے او مونږ ته ئے ښودلے نه شی نو د دے ضرورت نیشته۔

جناب سپیکر: سید مرید کاظم شاہ صاحب!

سید مرید کاظم شاہ : سر! تقریباً تمام ممبران صاحبان نے اس پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی۔ سر! بات یہ ہے کہ پلاننگ کا جو محکمہ تھا، بڑا فعال تھا جی اور اسی سے پورے صوبے کے ترقیاتی کام اور ہر چیز جو ہوتی تھی، وہ ایک پلاننگ کے ساتھ ہوتی تھی۔ ایسی چیز ہوتی کہ صوبائی اسمبلی کے ممبر کوئی غلط تجویز دیتے تو یہ اس پر Feasibility بناتے، Feasible سکیمیں لے لیتے اور Non-feasible کبھی بھی ان لوگوں نے نہیں لی تھیں اور ہر ڈسٹرکٹ سے ان کی سکیمز آتی تھی، اس کے ساتھ میٹنگز ہوتی تھی لیکن اب کہ جب امبریلا آیا ہے تو اب ضرورت نہیں ہے اور Feasibility کی بھی ضرورت تو اب رہ نہیں گئی کہ بھئی جہاں پسند ہو، وہاں چیز دے دو، جہاں پسند نہ ہو، وہاں نہ دو۔ تو پھر میرے خیال میں اتنا بوجھ، اتنا بڑا محکمہ رکھنا، میرے خیال میں اس سے بڑی اچھی بات ہو گی کہ ایک بجٹ بھی اس صوبے کو ہو جائیگی، اتنا پیسہ بچ جائیگا کہ ڈیویلپمنٹل کام میں لگ جائیگا اور میرے خیال میں یہ جو چیز ہے نا جی، ہر محکمے کو دی جائے کہ وہ اپنی خود پلاننگ کرے اور خود اس کو وہ کرے۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ اس کیلئے محکمے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مسٹر جمشید خان۔

جناب جمشید خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکرا! د پی اینډ ډی د محکمے نه خو به زما په خیال تاسو ته به هم پته لګی چه دے پیرے ئے بونیر بالکل هیر کړے دے۔ یو کامرس کالج ئے بونیر ته ورکړے دے، نور پی اینډ محکمے نه بونیر هیر شوے وو۔ نو چه داسے محکمه چه هغه روغه ضلع هیروی، د هغے کارکردګی به څه وی؟ نور زما حلقه کښې جی هسپتالونه جوړ دی، یو هسپتال ما ته په تیرو پینځو کالو کښې نه دے ملاؤ شوے، نه راته یوه ډ سپنسری ملاؤ شوے ده، نه یو اپ ګریډیشن شوے دے۔ آخر داسے محکمه چه روغه د دو لاکھ آبادئ د صحت غور ورسره نه وی، آخر د هغے نه به څه توقع کیدے شی جی؟ او ټول بیا هغه پریږدئ چه ټول بونیر کښې صرف د کامرس کالج نه علاوه څه شے ئے هم نه

دے ورکړے، ددے کارکردګئ نه مونږ مطمئن نه یو او دا د ووټ ته واچولے شي۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میرا نمبر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Thank you, Sir. سر! اس محکمے کے متعلق جیسے بات ہوئی ہے کہ بلاک ایلوکیشن اگر ہے تو پھر اس محکمے کی کیا ضرورت ہے، نان اے ڈی پی سکیمیں ہیں تو پھر محکمے کی کیا ضرورت ہے، اگر امبریلا اے ڈی پی ہے تو پھر محکمے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے جواب میں سر، منسٹر صاحب نے اپنی Concluding speech میں، آپ کو یاد ہوگا، یہی کہا تھا کہ یہ ورلڈ بینک کی کچھ ایسی ہمارے اوپر ذمہ داریاں تھیں جن کی وجہ سے ہم امبریلا اے ڈی پی بھی بناتے ہیں اور بلاک ایلوکیشن بھی کرتے ہیں۔ سر! اگر ورلڈ بینک کے ساتھ ان کا قرضہ بھی چل رہا ہے اور انہوں نے ان پر ایک ذمہ داری بھی ڈالی ہے تو پھر جیسے تمام ممبران نے کہا، میں بھی یہی کہونگا کہ اس محکمے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور دوسرا سر، جو پوائنٹ میں نے پہلے Mention کیا تھا، ابھی پھر وہی کہونگا کہ الیکٹرسٹی کے متعلق ہمیں بتایا جائے، مطلب یہ ہے کہ اس چیز کو ایم ایم اے حکومت نے بڑا Highlight کیا ہے کہ سالانہ ہم ایک ارب روپے کی سیونگ کرتے ہیں، اگر ایک ارب روپے کی سیونگ ایک محکمہ پی اینڈ ڈی اور فنانس کیلئے ہے تو پھر کیا یہ باقی محکمے جو ہیں، وہ اس صوبے کے نہیں ہیں؟ اور اگر سر، یہ انہوں نے صرف اپنے لئے سیونگ کرنی ہے کہ اپنا بل جو ہے، وہ سو روپے آئے، تو ہمیں یہ بتائیں کہ یہ ایک ارب روپے جو باقی ہیں، یہ سیونگ کس طریقے سے ہوتی ہے؟ کیا چھ ارب کی بجائے وہ سات ارب دیتے ہیں؟ سر! یہ طریقہ کار کیا ہے؟ ہمیں ذرا اس کے متعلق Kindly بتادیں۔

جناب سپیکر: آصف اقبال داؤدزئی صاحب! کٹوتی کی جو تحاریک ہیں اور جن محرکین نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے، مجھے یقین ہے کہ آپ ان کے تحفظات کو دور کرنے کی پوری پوری کوشش کرینگے۔

جناب آصف اقبال: انشاء اللہ کوشش کرینگے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ سپیکر صاحب!

پیر محمد خان صاحب، سکندر خان شیر پاؤ صاحب، عبد الاکبر خان صاحب، گستاسپ خان صاحب او نورو زما آنر یبل ممبرز، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، جمشیدخان رور، ارشد خان رور، دوئ د محکمے متعلق خپل ذکر اوکړو۔ سپیکر صاحب، څو پورے چې د پلاننګ اینډ ډویلپمنټ خبره ده، هر حکومت خپل یو Vision، یو منشور سره راځی او د هغے مطابق د خپل د کمیونټی Needs چه کوم دی نو هغه بیا پلان کوی۔ زه به مثال درکړم، بلکه ټول ایوان ته په دے وخت کښ زه بہ دعوت ورکوم چه زما په علاقه کښ زه به تاسو ته یو داسے سکول Identifyکړم چه سکول بلډنګ جوړ دے او که تاسو تاؤ راتاؤ آبادی اوګورئ نو په یو کلو میټر ریډیس کښ به هلته کښ مونږ ته آبادی ملاؤ نه شی او سکول بلډنګ چه کوم دے نو هغه موجود دے لکه دا چه کوم مخکښ زمونږه هغهPriorities fixشوی وو نو هغه دغه وو چه سکولونه جوړ دی، د خوشو پټو د پاره او د بنجر زمکو د پاره جوړ دی۔ زمونږه حکومت چه کله راغے نو دا هر څه مونږه Need baseباندے کړل چه یره زمونږه علاقے ته د کوم څیز ضرورت دے، مونږه هغے ته اوګورو۔ که د امبریلا سکیم جوړیږی نو دے د پاره چه یره په تیر وخت کښ د یو علاقے یوه حصه مکمل طور Develop شوے ده، هم دغے سره Adjacent بله علاقه ده، هغه مکمل طور Ignore شوے ده نو ځکه دا Need base باندے مونږه دا خپل سکیمز پلان کړی دی په دے خپله محکمه کښ او بیا مونږه دلته کښ Present کوؤ۔ دے نه علاوه Need base چه کوم د کمیونټی Need دے، چه کوم د علاقے Need دے، ما مثال درکړو چه په یوه محله کښ دوه سکولونه موجود دی، ورسره خوا کښ محله ده یا کلے دے په هغے کښ هیڅ نیشته نو اوس دغه په خوا کښ کلے هم ضرورتمند دے، هغه ته هم پکار دی چه دا هر څه ورته ملاؤ شی۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! دا Need base صرف په یوه ضلع دوه کښ

دے ؟

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: ہمیں یہ بھی وضاحت کی جائے۔۔۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: یہ، میری اگر بات سن لیں تو پھر فلور آپ کے پاس ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: ان کی تقریر سے ہم بالکل مستفید ہونگے، صرف ہمیں یہ Need base کا انہوں نے بتایا ہے، اب ہمیں بتادیں کہ ہمارے علاقوں کی Needs کون کون سی ہیں جن پر پلان ہو رہا ہے ؟

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: بل جناب سپیکر، دا اسمبلی چه ده، دا د Public representatives یو فورم دے او هم دیکښ پکار ده چه بیا دوئ دلته کښ راولی او په دے کښ د ټول ډسکشن کیږی او د دے ځائے په Consultation باندے د کیږی۔ بیا یو کس ته ولے حواله کوی چه ټول سکیمونه د ورکوی، امبریلا دغه کښ د ورکوی؟ ټهیک ده، بیا دے هاؤس ته د راولی، هر یو دغه باندے ډسکشن د کیږی او بیا به هغه شان هر شے مخامخ راځی۔ دوئ چه وائی Need bases باندے دے دا، نو Need bases خو بیا پکار ده چه مونږه د یو علاقے ایم پی ایز یو، د یو علاقے Representatives یو، مونږه ته به د خپلے علاقے پته وی که نه دلته کښ ناست خلقو ته به پته وی ؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی!

<u>جناب پیر محمد خان</u>: سپیکر صاحب! د دے Need base که لږ وضاحت اوکړی ۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: سپیکر صاحب! زما خیال دے که لږ شانتے زما د Speech نه پس بیا باقاعده دوئ ته ټائم ورکیدے شی۔۔۔۔۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: په Need base باندے چیف منسټر صاحب زیات ښه پوهیږی چه په بونیر کښ د کوم شی زیات ضرورت دے، په سوات کښ د کوم شی ضرورت دے، په شانګله کښ یا که د هغه ځائے مقامی ایم پی اے ته به زیاته

پته لگی؟ نو دے خبرے خو دا مطلب شو چه مقامی ایم پی اے ته هیڅ پته نشته، هغه غلطے فیصلے کوی او دے چیف منسټر ته د ټولے صوبے هر ګوټ معلوم دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا د Broad vision خبره ده، کښینه۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: سپیکر صاحب! آنر یبل ممبرز ښه خپل ټائم واغستو، خبرے ئے اوکړے، زما چه څه Explanation دے، د هغے نه پس که دوئ Satisfied وی نو Well & good، که نه وی خپل Reservations هغوی Show کولے شی۔ 'Need' چه ما تاسو ته اووئیل چه Need هغه د علاقے Need دے، د کمیونټی Need دے، د هغه متعلق، او بیا هم دا ټول پراسیس چه کوم دے، شکر دے الحمد لله څلور نیم کاله اوشو، په دے کښې دا Continuousیو Consultative process روان دے او د هغے مطابق د هرے علاقے Priorities زمونږه Public Reps. فکس کوی، دا سے نه چه هغه ډیپارټمنټ فکس کوی۔ زه به د ډیپارټمنټ خبره اوکړمه چه په 2001-02 کښې زمونږه د اے ډی پی ټوټل سائز آټھ بلین روپئ وو، د الله کرم دے چه هغه دے وخت کښې چالیس بلین ته Raise شوے دے۔ دا ټول، د هغه Sources manage کول، Financial discipline قائم کول او بیا هرے علاقے ته ده ترقئ لحاظ سره پام کول، څکه نن د الله کرم دے چه د صوبے په هره ضلع کښې دا ټول کار چه کوم شومره پلاننګ دے، که اے ډی پی ده، که بلاک ایلوکیشن دے، دا په دے صوبه کښې کیږی، صوبے نه بهر نه کیږی۔ د صوبے د عوامو د پاره دے او دا ټوله هغه پیسه، دا ټول ترقیاتی کارونه هم هغه علاقه کښې شروع دی چه کوم په دے صوبه کښې دی۔ زما رونړه په خپلو علاقو کښې خپل کارونه کوی۔ د بلاک ایلوکیشن خبره ده، (*مداخلت*) زما خبرے نه پس بیا۔ زمونږه پیښور کښې، زه خو اکثر څه نه څه خبره کوم چه

مونږه همیشه تقسیم کوؤ، د دے متعلق کوؤ یعنی زما درے ایم پی ایز د اپوزیشن رونړه دی، بشیر بلور صاحب دے، افتخار جهګړا صاحب دے، ظاهر علی شاه صاحب دے چه کوم سکیم ما ته ملاویږی، درے سکولونه ملاویږی، دوه سکولونه ملاویږی پرائمری، هغه زه خپل تقسیم کوم، باقی دوئ ته خپل ملاویږی۔ ټول تقسیم چه کوم دے، هغه مونږه Equal کوؤ نو دا ټول، هرے ضلع کښ چه څومره شیئرز رائحی ــ عبد الاکبر خان، معذرت سره، ما ستاسو سپیچ ښه صبر سره اوریدلے دے جی ــ دے نه علاوه د محکمے خپل اهمیت په خپل ځائے دے، د دے صوبے ترقی او د هغے پلاننګ ټول دے محکمے سره تړلے دے، د دے اهمیت په خپل ځائے دے، هاں که څه کمے بیشے وی نو هغه دے ممبرانو ته زه وایم چه یره بالکل دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په آسانه یو دوه لفظونو کښ ولے نه کوئ چه انشاء الله آئنده به احتیاط کوؤ۔ وزیر اطلاعات: انشاء الله جی۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دوئ یوه خبره اوکړله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:۔ بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: دوئ یوه خبره اوکړله چه دا څومره ډیویلپمنټ چه دے، په دے صوبه کښ کیږی، بهر نه کیږی نو د صوبے نه بهر خو ډیویلپمنټ کیدے نه شی چه دا زمونږ د صوبے بجټ دے۔ بل داده چه سپیکر صاحب، تاسو اوګورئ 80% چه دے، هغه ټول Ongoing سکیمونو ته لاړل، نو بیا پی اینډ ډی دے ټول کال کښ څه کار اوکړو؟ 20% چه کوم هغه نوے سکیمونه دی، هغه 20% کښ هغه Deficit budget، نو هغه Budget deficit دے پینځه بلین روپئ، نو هغه چه دی، هغه به ختم شی نو بیا د پی اینډ ډی هډو ټول کال کښ هیڅ کار هم نه دے پاتے شوے۔ پکار ده چه مونږ دا محکمه ختم کړو۔

جناب سپیکر: هیڅ نه شئ کولے ، ما نړئ خو کولے شئ جو لکه ورغورځوم دغه ته کنه۔ بس شاد محمد خان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس پوهه شومه۔

جناب شاد محمد خان: پوهه شوے ؟

جناب سپیکر: پوهه شوم او پوهه شوم۔ جیسا کہ موڈ سے پتہ چل رہا ہے اپوزیشن کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان۔ سر! آنریبل منسٹر جو ہیں، وہ انفارمیشن کے منسٹر ہے، پریس بھی اس کو کافی کوریج دیگا، اس کا اپنا پی آر او بھی کریگا لیکن جناب سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ ہم Need bases پر کر رہے ہیں کہ جس ضلع کے جو Needs ہیں۔ ایک ضلع میں 10 billion & 76 crore آج On going ہیں، Out of 40 billion ADP یعنی دس ارب اور چھتر کروڑ روپے ایک ضلع میں، یہ Need base ہے؟ یہ انصاف پر مبنی ہے؟

Mr. Speaker: Now I put these cut motions to vote.Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' ….

جناب عبدالاکبر خان: سر! میری ایک Request ہے۔ آپ کے جو تین رولنگز آ گئے، ہم نے مان لئے، اس پر ہم ووٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، جو کٹ موشنز کے حق میں ہیں، تو وہ اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! پیر محمد نے اپنی کٹ موشن واپس نہیں لی۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ: واپس نہیں لیا، Withdraw بھی نہیں کیا ہے۔ (قہقہے)

جناب پیر محمد خان: ما Withdraw کړے دے۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The cut motions are defeated. Now the question is that Demand may be granted? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those who are against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 4 is granted.

جناب عبد الاکبر خان: ان کا ووٹ ’Aye‘ میں ہمارے ساتھ ہوگا کہ ادھر ہوگا؟ہاں وہ بتا دیں نا سر۔

جناب پیر محمد خان: میں نے Withdraw کیا تھا۔ (تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، ایک ایک۔۔۔۔

جناب سپیکر:۔اجلاس کو چائے کے وقفے کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(ایون کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔

جناب سپیکر: ھاؤس کښې شوک شته دے نه نو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ھاؤس کښې به خلق راشي خو دا زمونږه یو صحافي دے، شاہد حمید صاحب، د هغوی والد وفات شوے دے، ھاؤس کښې چه خلق راشي نو د هغوی د پاره دعا چه اوشي۔

جناب سپیکر: بالکل۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ ایک ہمارے صحافی بھائی، شاہد حمید صاحب کے والد محترم وفات پاچکے ہیں تو جناب مولانا مشمر شاہ صاحب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔ جناب مشمر شاہ صاحب!

(اس مرحلے پر مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! میرے خیال میں ہر ایک ڈیمانڈ پر بہت زیادہ Controversies ہیں، اگراس کیلئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ ایک ایک ڈیمانڈز پہ اگر دو کٹ موشنز لی جائیں اور۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: مجھے آپ کی بات سے اتفاق ہے۔ اکثر اوقات ہماری جو کٹ موشنز ہیں، وہ اختتام تک نہیں پہنچتیں سارے ڈیمانڈز پر اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم پہلے ڈیمانڈز پر زیادہ وقت لے لیتے ہیں پھر باقی ڈیمانڈز کیلئے وقت نہیں ہوتا۔ تو میری توریکوئسٹ ہو گی کہ جتنا بھی کم ہو سکے یا تو لے لیں بس کیونکہ اگر ہم نے بات کرنی ہے تو ایک یادو اگر بات کر لیں۔ ٹھیک ہے، دو پر میں بات نہیں کرونگا، دو پر شہزادہ بھی بات نہیں کرینگے، پیر محمد خان کو تو ہم گن نہیں لیتے جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا تو میرے خیال میں ابھی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں وہ ابھی کریں، وہ ختم کریں۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پیر محمد خان کو چاہیئے کہ وہ ساری اپنی کٹ موشنز Withdraw کریں، وہ واپس کریں۔ جب۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: واپس کریں نہیں یہ ڈرامہ۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے کہ ووٹنگ میں ہمارے ساتھ حصہ نہیں لیتے۔

جناب عبدالاکبر خان:۔ ہاں بالکل۔ جناب سپیکر! گورنمنٹ کی سائڈ سے صرف وہی کٹ موشن پیش کرتے ہیں اور پھر واپس لے لیتے ہیں۔ تو میری درخواست ہو گی کہ یہ ہمارا حصہ نہیں ہے۔

جناب پیر محمد خان: نہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔ یہ کٹ موشن پیش کرنا اور پھر واپس کرنا کوئی جرم نہیں ہے، ایسا ہوتا ہے، یہ رولز کا حصہ ہے۔ ویسے اگر یہ لوگ اپنی کٹ موشن بھی واپس کرنا چاہیں تو ٹھیک ہے سارے کے سارے واپس کریں گے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: اگر ہم بھی کوئی وہ کرتے ہیں کیونکہ ہم اپوزیشن ہیں تو پیر محمد خان صاحب، ہمارے بھائی ہیں، ہم ان کی ہر بات کا بھی Respect کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں اگر آپ شرافت سے اپنی ساری کٹ موشنز واپس لے لیں تو۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان:۔اور سر، یہ۔۔۔

Mr. Speaker: Withdrwan.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: چند Vital departments ہیں، ان کے۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Demand No. 5. The honourable Minister for Science & Information Technology NWFP, to please move his Demand No. 5. Honourable Minister for Science & Information Technology, please.

جناب حسین احمد (وزیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 19 ملین 40 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دیئے جائیں۔ جو 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کیلئے محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the sum not exceeding Rupees 19 Million & 40 thousand only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2008 in respect of Information Technology Department.

Cut motions on Demand No. 5. Mr. Pir Muhammad Khan has withdrawn his cut motion. Mr. Ikramullah Shahid. Absent, it lapses. Mrs. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 5.

میرے خیال میں اگر۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ڈیمانڈ نمبر 5 پر کٹ موشن پیش تو کرتی ہوں لیکن اس پہ بات نہیں کرونگی کیونکہ جس نے بھی بولنا ہوگا تو وہ بول لیں گے اور اسکے بعد جو فیصلہ ہوگا، تو اس پہ فیصلہ کر لیں گے۔ ٹھیک ہے جی؟

جناب سپیکر: آپ نے Withdraw کر لیا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:۔ جی میں Withdraw نہیں کرتی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Bashir Ahmad Bilour Sahib, MPA. Lapsed. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA. Lapsed. Mr. Atiqur Rehman, MPA, to please his cut motion on Demand No. 5.

جناب عتیق الرحمن: مہربانی۔ زه د سلو روپو کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the grant may be reduced by rupees 100 only. Shehzada Muhammad Gustasip Khan, MPA…..

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! اس میں میں یہ گزارش کرونگا کہ جو Vital Departments ہیں، ان پہ ہم کٹ موشن لیتے ہیں۔ میں ریکوئسٹ کرونگا اپوزیشن کے ارکان کو بھی کہ یہ جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، Which are not of vital importance ان پہ ہم واپس لے لیں کیونکہ ہمیں ٹائم بچ جائیگا اس سے۔ I withdraw Sir.

جناب سپیکر: اچھا۔ Saeed Gul, MPA, to please move _ Lapsed. اچھا، تمام معزز اراکین نے چونکہ اپنی کٹوتی کی تحاریک واپس لے لی ہیں، Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore the question before the House is that Demand No.5 may be granted? Those who are in favour of it, may 'Aye' and those who are against it may No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 6. The honourable Minister for Revenue, NWFP, to please move his Demand No. 6. Honourable Minister for Revenue, NWFP, please.

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر! آج صبح سے ہر ڈیمانڈ جو پیش ہو رہا ہے، اس کا منسٹر اس ہاؤس میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو ڈیمانڈ ہے۔ یہ میرے خیال میں بالکل۔۔۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: بیمار ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا ہے؟

جناب سپیکر: بیمار ہے، بیمار ہے۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! Really منسٹر بیمار دے۔ I, on behalf of Revenue Minister, تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 257 ملین، 575 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے سال کے دوران محکمہ مالگزاری واملاک کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 257 Million, 575 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Revenue in Eestate Department. Cut motions on Demand No. 6. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں اس ڈیمانڈ میں دس کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant

may be reduced by rupees 10 crore only. Mr. Pir Muhammad Khan has withdrawn his cut motion. Mr. Ikramullah Shahid. Absent it lapses. Engineer Muhammad Tariq Khattak, MPA. Absent, it lapses. Mr. Shaukat Habib Khan, MPA. Absent. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 6.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: میں چار سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees 400 only. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 6. Absent. Mr. Alamzeb Khan Umarzai, MPA to please move his cut motion on Demand No. 6. Absent. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 6. Absent, it lapses. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA. Absent, it lapses. Syed Zahir Ali Shah, MPA. Absent, it lapses. Mst. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ڈیمانڈ نمبر 6 پہ ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees 100 only. Mr. Atiqur Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب عتیق الرحمن: ساٹھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees 60 only. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Saeed Gul. Absent, it lapses. Syed Murid Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 6.

سید مرید کاظم شاہ: سر! میں پندرہ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees 15 only. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees 10 only.-------------

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما نوم هم---------

جناب سپیکر: هغه خو دغه شو خو دا سے چل دے------

جناب بشیر احمد بلور: که ما ته اجازت را کړئ نو زه به هم پیش کړم۔

جناب عبدالاکبر خان: هغه Lapseشوے دے۔

جناب بشیر احمد بلور: نه، نه، Lapseما وئیل چه یره دوه خبرے پکښ او کړو۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: اجازت دے جی؟

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زه دیکښ دوه سوه روپو د کټوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only.

خو تنه پرے تقریرونه کوئ؟ عبدالاکبر خان، تاسو؟ اسرار اللّٰه خان گنډاپور؟ مرید کاظم صاحب، تاسو؟ جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ Concerned

منسٹر صاحب ہیں نہیں اور اگر میں اس پر بولوں تو جواب اگر ربانی صاحب دینگے تو یہ تو بس روایتی جواب ہو گا لیکن ایک چیز جو بنیادی ہے، وہ یہ ہے کہ پچھلے سال انہوں نے ریلیف کیلئے۔۔۔۔۔۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Page, page?

جناب عبدالاکبر خان: یہ Page ہے 291۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کا کل خرچہ 10 کروڑ ہے اور ریلیف کیلئے انہوں نے 10 کروڑ رکھے تھے پچھلے سال تو سارے 20 کروڑ روپے ہو گئے لیکن جناب سپیکر، ان کا خرچہ 10 کروڑ کی بجائے 78 کروڑ ہو گیا۔ اب جناب سپیکر، اگر یہ زلزلہ کی بات ہے تو وہ تو اس سے پہلے۔۔۔۔۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): ناگہانی آفات کے واسطے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میرا مطلب ہے ناگہانی آفات تو پچھلے سال 78 کروڑ روپے آپ نے کہاں تقسیم کئے؟ اگر زلزلہ والی بات ہے تو وہ تو اس سے پچھلے بجٹ میں اس پر خرچہ ہوا تھا لیکن یہ ریلیف 78 کروڑ روپے آپ نے خرچہ کیا 10 کروڑ کی بجائے، یہ تقریباً 68 کروڑ روپے آپ نے Access میں خرچہ کیا اور پھر آئندہ سال کیلئے آپ نے 13 کروڑ روپے رکھے لیکن یہی چیز ہے جو اس بجٹ کو، سارے سسٹم کو خراب کر رہی ہے۔ ہم نہیں کہتے، قدرتی آفات آ سکتے ہیں، کسی وقت بھی آ سکتے ہیں، یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہے لیکن پچھلے سال میں وہ کون سی آفت تھی جس پر 68 کروڑ روپے Access میں آپ نے خرچ کر دیے؟

جناب سپیکر: جی، شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں مختصر سی یہاں پر بات کرونگا۔ وہ جو عبدالاکبر خان صاحب نے بات کی ہے، اس کا منسٹر صاحب اس طرف سے نہیں ہے لیکن میں یہاں آپ سے ایک گزارش کروں کہ آپ نے ایک موقع دیا تھا اور ہم نے یہ پوچھنے کی کوشش کی تھی ہاؤس سے کہ ریلیف کے ساتھ بہت ساری باتیں Concerned ہیں۔ جس طرح سے کہ ہاؤس میں بڑی ڈسکشن ہوئی، یہاں پر جب زلزلہ آیا تو یہاں پر بڑی بحث و تمحیص ہوئی۔ یہاں پر چند ریزولیوشنز پاس کی گئیں ۔ سر، اگر یہ منسٹرز صاحبان توجہ دیں ادھر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں متوجہ ہیں، اگر آپ خود متوجہ ہو جائیں تو۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! جب زلزلہ ہوا تو آپ نے مہربانی کی، یہاں پر بڑی ریزولیوشنز آئیں، ممبرز نے انہیں سپورٹ کیا، Unanimously بھی پاس کیں ہاؤس نے اور جو Unanimous resolutions ہوتی ہیں جس ہاؤس میں پاس ہوں تو They are binding on the Government تو ریلیف منسٹر کا یہ کام ہے کہ وہ انہیں Follow up کریں، وہ ان پر معلومات لیں، ہاؤس کو Inform کریں اور جن محرکین نے وہ پیش کی ہوتی ہیں، انہیں تحریری طور پر بھی وہ Inform کریں لیکن اس کے باوجود کہ آپ نے دوبارہ بھی موقع دیا لیکن آج تک ان ریزولیوشنز کا Fate اس ہاؤس میں جو ہے، اس کا پتہ نہیں لگ سکا۔ تو سر، یہ ہاؤس کی کارروائی میں سمجھتا ہوں، کوئی مذاق نہیں ہے، یہ ایک سیریس معاملہ ہے، ایک بہت بڑا واقعہ، ایک بہت بڑا سانحہ ہوا جس میں ہم لوگوں نے ان لوگوں کی نمائندگی یہاں پر کی اور ان ریزولیوشنز میں مختلف مدوں میں مختلف طریقوں سے ریلیف دینے کو کہا گیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک محکمے کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی تھیں لیکن ریلیف کا جو منسٹر ہے He was first to see over all کہ جو ہاؤس نے فیصلے کئے، کیونکہ جواب بھی انہوں نے دیا تھا اور انہوں نے اسکے بعد ہمیں کوئی انفارمیشن نہیں دی، وہ اب بیمار ہیں، ہمیں افسوس ہے اور ہمیں ان کے ساتھ ہمدردی ہے لیکن۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحت یابی کیلئے آپ دعا بھی کریں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: Cabinet is collectively responsible. دعا تو سر، ہم ضرور کریں گے ان کیلئے، اپنی جگہ کرتے ہیں، ویسے بھی وہ خود بھی بڑے عالم فاضل ہیں، خدا ان پر مہربانی کرے۔ تو میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ ہمیں ان کے بارے میں بتایا جائے۔ سروسز کے بارے میں ایم ایم اے کی ممبر، ہماری بہن محترمہ نے بات کی، کچھ ہماری دوسری بہنیں بقہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں، پھر میں نے کچھ کی اور مجھے یاد ہے کہ بشیر بلور صاحب نے یہاں پر کھڑے ہو کر کہا کہ سارے ٹیکس، ڈیوٹیز جو صوبائی ہیں، وہ Binding ہیں گورنمنٹ پر کہ وہ معاف کرے لیکن آج تک ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ We would like to know about the fate of those resolutions اور وہ زلزلہ زدگان

لوگ آبیانہ دے رہے ہیں، وہ لوگ ٹیکسز دے رہے ہیں، ان کے پاس بچوں کی تعلیم کیلئے گنجائش نہیں ہے لیکن وہ مختلف جگہوں پر ڈیوٹیز دے رہے ہیں اور انہیں کوئی گورنمنٹ کی طرف سے، سراج الحق صاحب فنانس منسٹر تھے، قرضوں کیلئے معافی کا کہا گیا۔ لوگوں نے چھوٹے چھوٹے پلاٹس میں چائے کاشت کی ہوئی تھی، خیبر بینک نے ایک ایک لاکھ کی حد تک قرضہ دیا ہوا تھا، وہ بھی Binding ہے اس بینک پر کہ وہ معاف کرے لیکن آج تک اس سلسلے میں کچھ نہیں ہوا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! څنګه چه شهزاده صاحب خبره اوکړه، هم دغه شانتے ده چه دا 68 کروړ روپئ دوئ فالتو خرچ کړے دی په دے چه دا هلته خلقو ته به _ زه دا افسوس کوم چه هلته لاړ شئ پخپله تاسو نو خلقو ته هغه شانتے Facilities نه دی ملاؤ شوے۔ پکار ده چه هغه تفصیل د مونږ ته اوښودلے شی چه دا پیسے چرته اولګیدے او چا چا ته ئے ورکړلے او څنګه ئے ورکړلے؟ بل سپیکر صاحب، دلته یو آرډر پاس کړے دے، زما خیال دے چه دا انتقال چه دے سپیکر صاحب، هغه انتقال به نه کیږی او ډائریکټ به رجسټری کیږی۔ دیکښې د دوئ دا خیال وو چه دا پټواریان پیسے اخلی او رجسټریشن کښې به پیسے نه لګی۔ ما د دے باره کښې یو تحریک التواء هم تاسو ته درکړے ده۔ دیکښې دا ده سپیکر صاحب، چه پټواری ته به ځی، فرد نمبر به پټواری نه اخلی۔ چه فرد نمبر اخلی نو هغه به خامخا هغه هومره پیسے اخلی او بیا چه کوم رجسټرار دفتر ته ځی نو هلته یو پراسس کښې تقریباً لس کسانو ته هغه فائل ځی نو زما خیال دے چه دا هم عوامو سره، قوم سره او دے خلقو سره زیاتے دے چه هغه پیسے هم زیاتے لګی، څومره چه د ګورنمنټ ټائرونه زیاتیږی، هغه هومره رشوت هم زیاتیږی۔ نو زما دا ریکوئسټ دے چه دے باندے د هم منسټر صاحب خبره اوکړی او ورسره دا چه کوم شهزاده صاحب خبره اوکړه، اوس بیا دا

سیلابونه راروان دی، دا حالات داسے دی نو زه وایم چه د هغے د پاره هم زمونږه حکومت د زیات د مخکښ نه تحفظات اوکړی۔ بدقسمتی ده چه کله سیلاب راشی نو مونږه فټا فټ خیمے اولیږو او د هغے نه مخکښ مونږه هیڅ انتظام نه کوؤ چه سیلاب د پاره چرته بند اوتړو، څه حالات داسے جوړ کړو۔ ایریگیشن منسټر صاحب ناست دے، دا یو ځل نه دے او هر کال سیلاب راځی، هر کال خلق پکښ تباه کیږی، هر کال کروړونه روپئ پرے لگی خو د هغے د پاره Precautionary measuresنه کیږی چه هغه خلقو ته مونږه تحفظ ورکړو۔

جناب سپیکر: جی، عتیق الرحمان صاحب۔

جناب سراج الحق: جناب سپیکر صاحب! ستاسو په خصوصی اجازت باندے زه صرف یو تجویز پیش کوم۔ هغه ورځ هم جی تاسو خبره اوکړه خو هغه مجلس برخاست شو۔ جناب شهزاده صاحب هم د دغے هزارے سره تعلق لری او سردار ادریس صاحب هم د دغے علاقے سره تعلق لری او نور دلته ممبران هم ناست دی۔ جناب سپیکر صاحب! د تاریخ بدترین زلزله راغلے ده او تقریباً د هغے دا دوئم کال اوشو۔ هغه ورځ چه کوم تاسو تجویز پیش کړے وو، زه نن هم د هغے سپورټ کوم۔ چه کله هم د زلزلے د حوالے سره یو خبره اوشی نو سطحی غوندے خبره او جواب اوشی خو هغه خبره ختمه شی۔ تاسو تجویز پیش کړے وو که چرته ځان له ورځ مونږه د دے د پاره مختص کړو او په هغے باندے، بے شک زمونږه د یو Indoor اجلاس اوشی، Formally یا Informally، خو زه به دا مناسب گنړمه چه زمونږه محکه صحت، محکمه تعلیم، محکمه ورکس اینډ سروسز، دا ټول او په هغه تجایزو باندے هم چه کوم دوئ ورکړے دی او عملدرآمد او دوئم دا چه مستقبل د پاره کوم پلاننگ دے او دا کوئسچن چه 66 کروړ روپئ دی، څومره خرچ شوے دی، د دے ټولو سوالاتو احاطه په هغه سیشن کښ مونږه اوکړو چه دوئ ته هم یو کامل اطمینان راشی او مونږه ته هم یو کامل اطمینان

اوشی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ بڑی اچھی تجویز ہے۔ ہمیں یہ پہلے بھی جب یہ سینیئر منسٹر تھے، انہوں نے کہا تھا کہ ہم ضرور اس پر بات کریں گے، ہم ایک کمیٹی بنائیں گے جو آپس میں یہ Coordinate کرے گی لیکن وہ نہیں ہوا۔ تو اب سر، ان کی جو تجویز ہے، اگر آپ باضابطہ اس مقصد کیلئے اور نہ صرف اس کیلئے بلکہ تمام فلڈ سے متعلق، تمام قدرتی آفات جو آتی ہیں، ان سے متعلق احتیاطی تدابیر اور جو گزر گیا ہے، اس پر بحث کیلئے ایک دن رکھ دیں۔ یہ بجٹ سیشن کے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں نے تو پہلے، ٹھیک ہے، رکھیں گے ہم۔ اچھا اس کا Fate کیا ہوگا؟ یہ تو جی ____ نہیں، نہیں، ابھی محرک باقی ہیں۔ جی، اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اس کے متعلق تو میں یہ کہونگا کہ جیسے نہ تو منسٹر صاحب ہیں اور نہ اوپر سیکرٹری صاحبان ہیں تو کیا ہمارے اجلاس کا کوئی فائدہ ہے؟ سر! نہ منسٹر صاحب ہیں، مطلب پہلے ایک روایت ہوتی تھی، کم از کم سیکرٹری وغیرہ تو بیٹھے ہوتے تھے کوئی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔

جناب سپیکر: ابھی جو ____ سیکرٹری تو ہونگے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! آپ دیکھ لیں، ساری کرسیاں فارغ پڑی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری ادھر ہے، ادھر ہے۔۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں تو کہتا ہوں کہ ان کی یہ جگہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ آفیسرز گیلری ہے، تمام ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز کو ادھر ہی ہونا چاہیئے کل سے بلکہ مطلب ہے آج سے۔ آج اگر یہاں پر ہوں تو ان کو ادھر ہی آنا چاہیئے، سامنے گیلری میں آنا چاہیئے۔ اگر نہیں

ہیں تو صبح سے ان کو یہاں پر ہونا چاہیئے۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: As leader of the Opposition سر، میں یہ سمجھتا ہوں، یہ ساری اپوزیشن کی طرف سے بات کرتا ہوں، جس دن سے اجلاس شروع ہوا ہے، ہم بول رہے ہیں، کوئی نوٹس لے گا، کوئی وہ کرے گا۔ ہم بے معنی یہاں پر آکر نہیں بیٹھتے ہیں اور سیکرٹریز اگر بیٹھیں گے تو اب ہمارے سامنے بیٹھیں گے، They will not sit in the room of the Secretary to Provincial Assembly یا آپ کے چیمبر میں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کی جو جگہ ہے، وہاں پر بیٹھنا چاہیئے۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: وہاں پر بیٹھیں گے اور تب ہم اجلاس میں آئیں گے۔ If a single Secretary is missing, we will not attend the session, Sir. (تالیاں)

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر! میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>حافظ حشمت (وزیر زکواۃ)</u>: سپیکر صاحب! تاسو توجه تهیک ده، راغلے دی خو هلته ناست دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: عتیق الرحمان صاحب آپ نے Withdraw کیا؟

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر! میں As a protest withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی؟

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: As a protest withdraw کرتا ہوں کہ کوئی ہے نہیں، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا۔

<u>جناب عتیق الرحمان</u>: زما هم دا حال دے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: مرید کاظم صاحب۔

جناب مرید کاظم شاہ: سر! یہ بشیر خان نے بھی بات کی ہے جی، ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ رجسٹری والی جو بات انہوں نے کی ہے، یہ بہت ہی زیادتی ہو رہی ہے عوام پر۔ جس وقت میں منسٹر تھا، اس وقت بھی یہ قانون لایا گیا تھا لیکن بری طرح ناکام ہوا کیونکہ اس سے دو تین نقصان ہوتے ہیں۔ ایک تو دس جگہ پر ایک زمیندار کو جانا پڑتا ہے اور پٹواری پھر بھی Involve ہوتا ہے جس کو یہ بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سب سے جو بڑا نقصان ہے کہ ریونیو ریکارڈ میں یہ چیز نہیں آئے گی، رجسٹریز پر رجسٹری ہوتی جائے گی اور ریونیو ریکارڈ میں کوئی چیز بھی Black and white میں نہیں آئے گی جس سے پبلک کو بہت زیادہ نقصان ہوگا اور اس سے گورنمنٹ کی Income بھی کم ہو گی۔ تو اسلئے یہ ضروری ہے، میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس آرڈر کو واپس کیا جائے تاکہ عوام کو اس تکلیف سے نجات مل سکے۔ دوسرا سر، جس طرح شہزادہ صاحب نے فرمایا فلڈ کے بارے میں تو میرے ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان میں پچھلے ایک دو سال سے ژالہ باری ہوئی ہے اور جس سے لوگوں کی فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھیں اور Announce بھی ہوا تھا کہ اس پر مالیہ آبیانہ معاف ہے لیکن اب لوگوں کی بدقسمتی سے جب فصل ہوئی ہی نہیں، ٹوٹلی نقصان ہو گیا، رپورٹ بھی آئی ہوئی ہے کہ ڈی آئی خان میں جو نقصان ہوا ہے اس میں بہت سے موضع ایسے تھے جن میں بالکل کوئی فصل نہیں ہوئی اور اگر کوئی کوئی فصل پکی بھی تو وہ کھانے کے قابل بھی نہیں ہے، مویشی بھی اس گندم کو نہیں کھا رہے تھے لیکن ابھی ان کے پاس ڈالباشیں پہنچ چکی ہیں اور اس پر مالیہ اور آبیانہ لگ چکا ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی جی کہ ایک دفعہ اعلان ہوتا ہے کہ معاف ہو گیا ہے لیکن انہوں نے معاف کی بجائے اس کو التوا میں کر دیا۔ سر! ایک چیز جب وہاں نہیں رہی تو اس پر آبیانہ یا مالیہ کا فائدہ کیا ہے؟ تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ منسٹر صاحب ضرور یہ حکم کریں گے کہ جن علاقوں میں نقصان ہوا ہے اور چاہیئے بھی کہ ان کو آپ اس کا ریلیف دیں اور اگر ریلیف نہیں دے رہے ہیں تو کم از کم مالیہ اور آبیانہ تو اس پر معاف کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر!.......

جناب سپیکر: آپ نے تو کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یہ، نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت اور کزئی صاحبہ۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! وہ ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمان: سپیکر صاحب!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے تو Withdraw کیا تھا۔

جناب عتیق الرحمان: نہیں جی، میں صرف اتنا کہنا چاہ رہا ہوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: اسرار صاحب نے سر، As a protest withdraw کیا ہے تو ہم اسے Follow کرتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے Withdraw کیا ہے، ہم سارے اس کو Withdraw کرتے ہیں۔

جناب عتیق الرحمان: سر! ادھر۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں میں، Since all the Hon'able Members have withdrawn as a protest, as a protest their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 7. The Hon' able Minister for Food, Excise and Taxation, NWFP, to please move his Demand No. 7. Hon'able Minister for Excise and Taxation, NWFP, please.

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت

کوایک ایسی رقم جو مبلغ 22,189,000 سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 22,189,000 (Twenty million, one hundred eighty nine thousand) only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2008, in respect of Excise and Taxation.

Cut motions on Demand No. 7. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA. Withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب عبدالاکبر خان: میرا ڈیمانڈ تو سر، وہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا ہے کہ As a protest ہم سب، تو میں نے کہا کہ As a protest اس نے Withdraw کیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، لیکن بس میری ایک درخواست اس میں ہے کہ کیا حکومتی اراکین محکمہ مال سے مطمئن ہیں؟ (قہقہے) بس صرف یہ اس کا جواب دیدیں کہ یہ محکمہ مال۔ اچھا سر، جناب سپیکر، میں اس میں دس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lacs only. Mr. Ikram ullah Shahid, MPA. Absent, it lapses. Mr. Shaukat Habib Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.7. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں 800 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant

may be reduced by rupees eight hundred only. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA, to please move his cut moiton on Demand No. 7. Absent, it lapses. Mst. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 7.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! 300روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زہ د 111روپو کٹ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and eleven only. Mr. Alamzeb Khan Umarzai, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7. Absent, it lapses. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7. Absent, lapsed. Syed Muhammad Ali Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7. Absent, lapsed. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7. Absent, lapsed. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA. Absent, lapsed. Mr. Attiq ur Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب عتیق الرحمان: د اتیا روپو د کٹوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eighty only. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 7. Absent, lapsed. Syed Mureed Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب مرید کاظم شاہ: سر! میں منسٹر صاحب کی وجہ سے اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Tajul Amin Jabbal, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7. Absent, lapsed. Mr. Jamshaid Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب جمشید خان: ډیمانډ نمبر 7 باندے د 15 روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifteen only. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! میں 10روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, please.

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: I withdraw it, Sir.

جناب سپیکر: نہیں، اب عبدالاکبر خان رہ گیا۔ مسٹر عبدالاکبر خان، ایم پی اے، ،پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بس میں صرف، منسٹر صاحب بہت اچھے آدمی ہیں لیکن ایک دو کوئسچنز کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ میں یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے Disposal پر پچاس لاکھ روپے آپ کسلئے رکھ رہے ہیں؟ سر، ایک یہ کوئسچن ہے۔ بس Simple ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر، کہ دو کروڑ، اناسی لاکھ روپے، دیکھیں جی یہ Revenue expenditures ہیں انکے ایکسائز کے، دو کروڑ، اناسی لاکھ کی بجائے اس سال یہ ایک کروڑ کیسے خرچ کرینگے؟ یا وہ غلط ہے یا یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی شہزادہ صاحب، آپ نے Withdraw کیا؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جی۔

جناب سپیکر: جی Withdrawn۔ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ نے Protest کی وہ ایک عادت، ایک روایت

ڈال دی ہے تو چونکہ میں اس، محکمہ تو ایسا ہے کہ جو صحت کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے اور کرپشن اور تمام ان کے ساتھ منسلک ہے لیکن As protest میں اسلئے Withdraw کرنا چاہتی ہوں کیونکہ ربانی صاحب نے اس دن نیلوفر بختیار صاحبہ کے خلاف جو بات کی ہے تو چونکہ وہ میری لیڈر بھی ہیں، بہن بھی ہیں اور معزز سینیٹر بھی ہیں، اسلئے میں اس محکمے پر بات ہی نہیں کرنا چاہتی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر صاحب! کیا بات کی تھی، اس نے تو صرف نام لیا تھا۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میری بات سنیں، میں اس کو As a protest withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ Withdraw کرتی ہے بس۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: نہیں منسٹر صاحب نے کوئی بات ہی نہیں کی کیوں اس پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بس۔ مسٹر بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دا تنخواګانے خو دوئ ډیرے واخلی خو هغه خپل ټیکسسز کوم چه دوئ لګوی، هغه هم دوئ نه شی پوره کولے۔ پکار دا ده چه منسټر صاحب د په دے کوشش اوکړی چه کوم ټیکسونه لګی، اسمبلی لګوی نو هغے باندے د عملدرآمد اوشی۔ تنخواګانے خلق اخلی نو پکار ده چه هغه ټیکس هم د وصول کړی۔

جناب سپیکر: دے به په اشعارو کښ جواب ورکړی۔

جناب بشیر احمد بلور: نو بیا به زه دا کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Mr. Attiq-ur Reman, MPA, withdrawn. Mr. Jamshed Khan, MPA, please.

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! ایکسائز اینډ ټیکسیشن جی زمونږه د بونیر د زمیندارو نه د تمباکو په مد کښ سیلز ټیکس اخلی د څو کالو نه او دا سیلز ټیکس

به په څه باندے لګی؟ د صوبائی اسمبلئ د ایکټ-------

جناب سپیکر: دا به د ربانی صاحب په قبر باندے۔ (قہقہے)

جناب جمشید خان: مونږه خو وایو جی چه زمونږه د بونیر په هغه کنډراتو سړکونو باندے اولګیدے، زمونږه د جنګلاتو په ترقئ باندے اولګیدے۔ ربانی صاحب د راله دا جواب راکړی چه دا پیسے به د دغے خزانے نه، پته نیشته چه دا کومه خزانه ده، یو خزانه داسے وه چه هغے باندے ډیر عمر به دغه پروت وو، چه د دغه خزانے نه به دا کله دے عوامو ته راوځی او عوامو ته به ریلیف ملاویږی؟ ربانی صاحب د د دے جواب راکړی۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): په دے جناب، د سپیکر صاحب رولنګ راغے نو که دا قبر زما په ژوند جوړ شی نو---------------

جناب جمشید خان: نه دے راوباسی خو نه جی زمونږه په پیسو د نه جوړوی-------

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں بھی صرف یہی پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ Lump- sum provision اور اس کا استعمال کیا ہو گا؟

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! په دے مینه کښ دا حساب کتاب مزه نه کوی (قہقہے) کومه مظاهره چه نګهت اورکزئ صاحبه اوکړه نو خدائے شته زما زړه خو غواړی چه یره د هغه پیرا شوټ نه د را دنګلو په نتیجه کښ زه یو شیلډ جوړ کړم او یو شیلډ ورکړم ځکه چه دا خو دے هغه خپل تحریک واپس واغستو۔ عبدالاکبر خان-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: او که ماته موقع ملاؤ شی نو زه به هم د هغه پیرا شوټ

نه۔۔۔۔۔۔

(اوہو،اوہو/ قہقہے)

وزیر خوراک: نگہت اورکزئی خو ډیره قابله ده خو په دیکښ صرف یو، انسان خو کامل نه وی کنه، چه دا خبرے کوی نو مونږه ئے اورو او چه زمونږه نمبر راشی نو دا برداشت نه کوی نو چه دا لږه اوری خبره نو ښه به وی۔ نور خو انشاءالله خبره کلیر ده۔ دغه خو څه د لږو لږو پیسو حساب کتاب دے نو هغه عبدالاکبر خان هم دا دے ناست دے، دا خندا ئے د دے خبرے علامت دے چه دے څه نه وائی۔ زمونږه دینی مسئله ده چه په نکاح کښ دا خاموشی چه ده، دا مثبت جواب ورکوی۔ (قہقہے) نو دا رضا ده انشاء الله۔ زه د دے ملګرو ډیره شکریه ادا کوم۔ مهربانی۔

جناب جمشید خان: دا خو ختم نه دے جناب سپیکر۔ لږه یقین دهانی خو د راکړی کنه جناب سپیکر۔

وزیر خوراک: د آخری بجټ شعرونه دی که دا دے وخت کښ اووایم نو ټول ماحول به خراب شی۔ په دے کیدے شی دلته ډیر لوئے ماحول خراب هم شی ځکه چه۔۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: نه خرابیږی۔

جناب جمشید خان: څه یقین دهانی د راکړی چه دے کال کښ به ئے رااوباسی او که بل کال کښ؟ څه یقین دهانی خو د راکړی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یقین دہانی۔

وزیر خوراک: ستاسو په خبره خو جی د سپیکر صاحب رولنګ راغلو او زه ډیر خوشحاله شوم چه دا تقریباً یو ارب روپئ دی او په یو ارب روپو چه ماله قبر

جوړوی او په ژوند ئے جوړوی نو دے سره به خامخا کمرے هم وی، دے سره به هال وی، ائیرکنډیشنے ، هغے سره چمن، نو زه ډیر خوشحاله شوم۔ په ژوند به ورته کډه راوړم او په مرګ به مے پکښې ښخ کړی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر خوراک: نو په دے هم مطمئن نه شوے ؟

جناب جمشید خان: دا خبره ډیره سیریس وه او دا ګپ ته لاړه ټوله جی۔

جناب سپیکر: دا ربانی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب جمشید خان: دا د شپږو لکهو عوامو خبره ده جی۔۔۔۔ (شور/قطع کلامیاں)

وزیر خوراک: صاحبه، په خبره پوهه شه، په اشاره پوهه شه۔

جناب جمشید خان: بیا خو دا خبره ټهیک ده، دا خو ټهیک زه کښینم۔

وزیر خوراک: جی ته د بونیر سره تعلق ساتے او هغه بره، که ستاسو خپل مینځ کښې څه خبره وی د بونیر، هغه ماته اوکړئ (قہقہے) نور خو د سپیکر صاحب پرے رولنګ راغے، چه رولنګ پرے راغے نو زه پکښې څه یم؟

جناب جمشید خان: خیر دے هغه به لږ مونږه ریکویسټ ورته اوکړو۔۔۔۔۔۔

وزیر خوراک: هغه تاسو جی اول خپل رولنګ واپس واخلئ نو بیا به زه خبره اوکړم۔ (قہقہے) هسے خو جی صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ یو خو دا یقین دهانی ده چه مطلب دا دے ته به دا کوشش کوے چه کرپشن که ختم نه کړے خو چه Minimum level ته ئے راولے۔

وزیر خوراک: یره خدائے شته، دا آخری آخری ورځے دی نو په دیکښ رابانده دروغ مه وایه۔ (قہقہے) ځکه چه یو د رابانده د محکمه مال هغه څیز پیش کړو، او تحصیلدار او تهانړیدار او حوالدار او مالدار او دلدار، (قہقہے) دا پټ څیزونه دی، پټواری دے۔ اکبر بادشاه ترے ویریدو، ایوب ترے ویریدو الله د اوبخښی، نو یو رابانده دغه شے مه وایه او دیکښ خدائے شته، کوشش به کوؤ خو داسے کنه، (قہقہے) داسے د شونډو په سر۔ لکه څنګه چه پیر محمد خان وختی وئیل چه یره انتهی کرپشن، زمونږه یو دوست ئے لګولے وو نو هغه ته ما وئیل چه یره ستا دا نوم ډیر غټ دے او دا انتهی به ترے لر کړو او ته انسپکټر کرپشن شوے۔ (قہقہے) نو دغے کښ به کوشش کوؤ انشاء الله۔

جناب سپیکر: څه مو خیال دے د ده په دے یقین دهانئ باندے دا......

جناب جمشید خان: یره د وزیر صاحب خبرے ډیرے ښائسته دی خو دا د شپږو لکهو عوامو خبره ده او دے سره صوابئ هم Attach ده، دے سره چارسده هم ده، دے سره مردان هم دے، دے سره ملاکنډ ایجنسی هم ده، دے سره دیر هم دے جی، دا یو ارب روپئ د قارون په خزانه کښ خو نه دی پرتے، دا خو د مسلمانانو په خزانه کښ پرتے دی۔ دا رااوباسئ او دے خلقو باندے ئے اولګوئ چه خلقو ته ریلیف اورسیږی۔

وزیر خوراک: خبره د صحیح ده خو زه د دغے محکمے وزیر یم، که زما علاقے ته پکښ یو روپئ ملاؤ شوی وو خو دلته ئے پیش کړه۔ دا اوګوره د عبدالاکبر خان زما دے خبرے سره دا طبیعت خراب شو۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: ویسے ہم تو بڑے محظوظ ہو رہے ہیں منسٹر صاحب کی بات سے اور خان صاحب

نے ابھی تک Withdraw نہیں کیا۔ وہ یہ کہ ایک سیریس بات ہے ٹوبیکو سسں کے بارے میں، یہ اس کو حقائق بتادیں تو وہ مطمئن ہو جائیں گے بجائے اس کے کہ مطلب یہ ہے کہ Beating around the bush-----

وزیر خوراک: دا توبیکو سس د صوبے نه جمع شوے دے ، د هغه اضلاع نه چه د کوم ځائے نه تمباکو کیږی او هغه تقریباً د نوے کروړ روپو پورے توبیکو ډیویلپمنټ سس جمع دے او-------

جناب سپیکر: پروت دے ؟

وزیر خوراک: زه د هغے منسټر یمه او مونږه ئے جمع کوؤ او مونږه ئے فنانس ته ورکوؤ۔ زما هم دا مطالبه ده لکه چه څنګه چوهدری فضل الهی په هغه دغه به ئے لیکل چه "چوہدری فضل الہی کو رہا کرو" زما هم دا مطالبه ده چه روره دا شے د لګولو دے ، هسے ئے ایږدئ مه، خرابیږی، ماله هم پکښ راکړئ او دوئ له هم پکښ ورکړئ چه کومے ضلعے دی چه هغوی ته ملاؤ شی۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! -------

جناب سپیکر: سعید خان صاحب خبره کوی۔ سعید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: پته نه لګی چه څوک به دا لګوی۔

جناب سپیکر: سعید خان خبره شروع کوی۔

جناب محمد سعید خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ دا توبیکو سس جی، دا زمونږه څوارلس ضلعے دی، په دیکښ تقریباً د پینځو ضلعو نه راځی۔ د ایریګیشن هم مخکښ کله چه د انګریزانو هغه وخت کښ تاسو دا اوګورئ جی نو په هغے باندے به د ایریګیشن پیسے واپس لګیدے چه د کوم ځائے نه به دا راغونډے

دے۔ ټھیک شوله جی، نو اصولاً د دنیا نظام هم دغه شان چلیږی چه دا د سس پیسے هم په هغه ضلعو باندے لګیدل پکار وی چه د کوم نه راغونډیږی۔ نو دا پینځه ضلعے دی، پینځ نیمے ضلعے، نو اصولاً پکار دی چه په دوئ Basic اولګی او چه Lapse کیږی او زیاتی پرتے دی نو په هغے کښ مونږه ټول ځایږو۔ دوئ هم ځایږی، مونږه به هم ځایږو، مردان هم ځایږی، دا زرعی ضلعے دی۔ نو که دا تجویز دوئ اومنی نو زما په خیال که په دے فلور باندے Commitment ورکړی چه او څه ټولے د دے پینځو ضلعو نه د نه اوباسی، نیمے نه زیاتے د دے پینځو ضلعو له شی، نورے د باقی باندے تقسیم کړی خو څه Surety د په فلور باندے راکړی چه او د کومو ضلعو نه راغونډ شوے دی، د هغوی به پکښ Major وی۔

<u>جناب سپیکر</u>: سعید خان صاحب د هغه ملنګ خبره کوی، وائی چه زه پخپله په دے کور کښ د ورځے څه نه مومم او وائی چه ته پکښ د شپے ګرځے، څه پکښ ګورے؟ هغه وائی زه پکښ پخپله نه مومم۔---------

<u>جناب محمد سعید خان</u>: جناب سپیکر صاحب!--------- (شور)

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر! ضلعوں میں بھی------

<u>جناب سپیکر</u>: حبیب الرحمان خبره کوی۔

<u>جناب حبیب الرحمان</u>: دا جی یو ایکټ دے او د بدبختئ نه بغیر د دغے ټوبیکو هغه Growing area نه په بل ځائے هغه پیسے نه شی لګیدے۔ زما خو دا خیال دے فوری طور دے اسمبلئ ته یو امنډمنټ بل راوړئ او بنوں پکښ شامل کړئ نو دا پیسے به بیا اولګی ځکه چه بنوں ته ترے قانونی طور نه شی تلے۔ نو دغه اووؤ ضلعو سره اتمه ضلع به پکښ شامل کړو، Amendment به اوکړو نو د هغے سره په بل کښ بیا به مطلب دا دے، دا اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! فنانس منسٹر جو بھی ہو اور بجٹ کے دوران فنانس بل لاتا ہے، کوئی Taxation کرتا ہے تو حکومت کافی غور و خوض کے بعد کابینہ سے پاس ہو تو وہ Taxation کرتی ہے لیکن جناب سپیکر، جب آپ ٹیکس لگاتے ہیں کہ ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سس، اس کا مطلب ہے اور آپ جو Reason دیتے ہیں، جس وقت یہ بل پاس ہو رہا تھا تو آپ نے جو Reasons دیے تھے کہ ہم یہ پیسہ زمینداروں سے Collect کرکے ان علاقوں پر لگائیں گے، ان کی ترقی پر لگائیں گے جہاں پر ٹوبیکو پیدا ہوتا ہے۔ اب جناب سپیکر، اسی طرح آپ نے Mineral پر کر دیا۔ اس طرح آپ نے شوگر کین پر کر دیا۔ یہ Specific taxes ہیں، تو اس کا مقصد ہی صرف یہی ہے کہ جن ایریا میں یہ پیدا ہوتے ہیں، ان لوگوں سے یہ پیسہ اکٹھا ہو گا اور وہاں پر یہ لگے گا۔ اب جناب سپیکر، دس بارہ سال سے یہ پیسہ اکٹھا ہو رہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ حکومت اس بات کی کریڈٹ لے رہی ہے کہ جن علاقوں میں گیس اور تیل پیدا ہو رہا ہے تو ہم رائلٹی میں پانچ پرسنٹ جس طرح، دیکھیں میاں نثار گل صاحب کا موڈ جو ہے، یعنی ان کی پیشانی بالکل کھل گئی اس بات پر کہ وہ اس علاقے میں لگے گا تو جو Tobacco growing areas ہیں، اس کے لئے یہ ہے تو پھر کیا Hurdle ہے اس میں؟ منسٹر صاحب کیا مشکلات ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، اس میں آپ نے بات کی لیکن وہ تو Provincial taxes ہوتے ہیں، یہ تو Specific purpose اور Specific item پر اور جو Reasons دیے جاتے ہیں، ان میں یہ لکھا ہوتا ہے اور اس کے بعد ہاؤس اس کو پاس کرتی ہے کہ یہ پیسہ ان جگہوں پر لگے گا جہاں پر ٹوبیکو پیدا ہوتا ہے۔ تو آپ نے اس کو Confine کر دیا کہ وہ صرف اسی جگہ پر لگے گا۔ وہ جو گیس اور آئل کی مثال جو آپ دے رہے ہیں، وہ تو الگ ہے لیکن یہ تو Specific۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، وہ بھی Specific ہے اور یہ بھی Specific ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، یہ بالکل جہاں ٹوبیکو پیدا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب! دا یو ایکټ دے ۔ گورئ د هغے الفاظ دا دی۔ "Assets of the tobacco cess shall be utilized in the tobacco growing areas"--

جناب سپیکر: آپ مطلب ہے اس-------- (شور)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما-----

جناب حبیب الرحمان: یہ ایکٹ ہے، اس سے کوئی تجاوز نہیں کر سکتا، اسلئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ چونکہ------

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دا یو ایکټ دے، یو قانون دے او په دے باندے عمل نه کیږی-----

جناب حبیب الرحمان: یہ تو قانون ہے، اس میں ایسے تو کوئی ردوبدل نہیں کر سکتا۔

جناب بشیر احمد بلور: او منسټر صاحب دا وائی چه زه هم د دے په حق کښ یم، پکار ده چه اوشی، نو بیا کوم داسے Hindrance پاتے دے، د Cabinet collective responsibility ده، منسټر صاحب د فلور آف دی هاؤس دا خبره اوکړی چه دا کومے پیسے دی، دا به مونږه دے کال کښ، دے میاشت کښ د لته لګوؤ۔

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! ایک Clarification چاہیئے، ضروری ہے کہ حبیب الرحمان خان صاحب نے ایک بات کی ہے کہ Specific taxation ہے لیکن Tobacco growing areas کا بھی With in the districts----

جناب سپیکر: وہ، یہی بات ہے نا-------

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یہاں پر اب ایک Confusion آ گئی ہے کہ ان اضلاع میں لگایا جائے گا جن

اضلاع میں وہ ہے، اضلاع میں سر، نہیں ہے۔ یہ وہ ایریاز ہیں، اضلاع کے اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار تم بات کو Complicated مت بناؤ۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں سر، ہم نہیں بناتے Complicated اب ہمارے علاقے میں مانسہرے میں۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میرے ہاتھ کو کیوں باندھ رہے ہیں ان کے سامنے، حبیب الرحمان خان کے سامنے؟

جناب عبدالاکبر خان: پیسہ تو پہلے لے آئیں نا، پھر اس کے بعد دیکھیں گے کہ کون سے ایریاز میں لگاتے ہیں۔ پہلے تو رقم نکالیں نا۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! قانون ہے "Tobacco growing area", it's not the tobacco growing districts, Tobacco growing area تو Cess پر ہم کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔ فی الحال ځان خلاص کړه۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! زمونږ د ټولو نه زیاته حصه د صوابئ ده، په دے باندے مونږ او منسټر صاحب ډیر میټنگونه کړی دی، دوئ ډیر محنت کړے دے خو هغه د منږکانو هغه پروګرام به وو کنه، منږکانو به خپل میټنګ اوکړو خو چه پیشو به راغله نو هر څه به ختم شو۔ منسټر صاحب مونږ سره خپله کړے ده خو د دوئ ډیوټی خو دا نه ده چه دوئ ئے اولګوی کنه۔ د دوئ ډیوټی خو ټیکس جمع کول دی او ټیکس دوئ جمع کړو نو اوس نوره مسئله خو د بل چا لاس کښې ده، د وزیر اعلیٰ صاحب لاس کښې ده۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا Collective responsibility of the Cabinet ده۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نو پکار ده چه مونږ هغوی ته هم منت اوکړو چه دا ټیکس مونږ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا سلیم خان خو Confusionپیدا کوی۔ دا خو د دوئCollective responsibility دہ۔ دوئ د اعلان اوکڑی چہ دا میاشت پس پہ دے تہول ....

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! ان کا اختیار نہیں ہے تو اس سلسلے میں یہ میٹنگز کیوں کر رہے ہیں؟ پھر تو فنانس ڈیپارٹمنٹ میٹنگ کرے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ فنانس کو کیوں دے رہے ہیں؟ یہ اپنا 'Head' کیوں نہیں کھولتے کہ یہ پیسہ ادھر جمع کریں۔ جناب سپیکر !یہ اپنا 'Head' کیوں نہیں کھولتے کہ یہ پیسہ Collectہو کر اس 'Head' میں جمع ہو اور پھر ان ایریاز پر لگے جہاں پر ٹوبیکو پیدا ہو؟ یہ فنانس کے اس کھاتے میں ڈال لیتے ہیں پھر ان سے نکالنا، کیونکہ وہ تو پھر کسی اور جگہ چلا جاتا ہے نا جی۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میری ایک ریکویسٹ ہے۔ سر! یہ جس طرح شوگر کا Cess ضلع کو جاتا ہے جی، جس ضلع کا جتنا Shareہوتا ہے، اسی ضلع کو جاتا ہے اور وہ پھر ادھر ڈسٹرکٹ کی اپنی کمیٹی ہے جو اسی علاقے میں خرچ کرتی ہے جہاں گنا کاشت ہوتا ہے تو اس میں سر کیا حرج ہے کہ یہ تمبا کو بورڈ والا بھی انہی ضلعوں کو جائے اور وہاں کی ایک کمیٹی ہو جو اسی علاقے میں جا کر صحیح طریقے سے کرے؟

جناب عبدالاکبر خان: پہلے تو پیسہ نکالیں تو پھر لگائیں۔

جناب سپیکر: جی ربانی صاحب۔

میاں نثار گل: سر! اگر آپ ایک منٹ مجھے دیں، جو الفاظ آپ نے کہے، میں اس کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں آپ نے کہا کہ جس علاقے سے تیل اور گیس نکلتی ہے، اس کو 5% رائلٹی ملتی ہے لیکن میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ شکر الحمد للہ آج ضلع کرک دو ارب روپے رائلٹی میں اس صوبے کو زیادہ دیتا ہے۔ Thank you so much.

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر آبکاری و محصولات) : جناب سپیکر صاحب! د TDC خبره چه راغله، دے ملګرو پکښې ډیره دلچسپی اوښوده او دا د هغے علاقو، د Tobacco growing areas د سړکونو پیسے دی او چه هغه مشران وائی چه سر مے پرے خلاص شو نو زما دا امید دے چه دا به انشاء الله مونږه Expedite کړو او ډیر زر تر زره به انشاء الله دا پیسے ضلعو ته اورسی۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Member have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

اب یہ ہے کہ یا تو After یعنی سیکنڈ ٹائم کیلئے ہم اجلاس رکھیں گے یا پھر کل کیلئے آپ Strategy بنالیں، جو آپ فیصلہ کرینگے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آج جو ایجنڈا ہمیں موصول ہوا ہے، اس میں آپ نے فنانس بل کو بھی کل کیلئے رکھا ہے۔ اگر ابھی سیکنڈ ٹائم نہیں کرتے تو کل سارا دن کٹ موشنز کیلئے رکھیں اور فنانس بل تو ایک دس منٹ میں پاس ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں کل سیکنڈ ٹائم کیلئے بھی دیکھیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں میرا مقصد یہ ہے کہ اگر فنانس بل کو آپ، صرف یہ کہ، کیونکہ اس میں تو کوئی خاص چیز ہے نہیں لیکن مطلب یہ ہے کہ چونکہ اس میں ایک اہم امینڈمینٹ ہے اور کل میں چھٹی لینا چاہتا ہوں تو اگر آپ اس کو پرسوں کر لیں۔

جناب سپیکر: چه عبدالاکبر خان-----------------------

جناب آصف اقبال داؤدزئی (وزیر اطلاعات) : سپیکر صاحب! زمایو تجویز دے ، زمایو

تجویز دے کہ دے کبن هغه محکمے مونږ سلیکټ کړو چه دے محکمو باندے کټ موشن راشی او باقی باندے Withdraw شی نو بهتره به وی چه باقیمانده کومے محکمے دی؟

<u>جناب سپیکر</u>: اجلاس کو کل صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 26 جون 2007 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا گیا۔)